NOV-DEC-1995

UP LOADBYSALIMSALKHAN

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

دیوبند کی کالی بلا

خوفناک حویلی میں خون کی بارش

ولتمند بننے کا فن

لکیریں بولتی ہیں

salimsalkhan

Rs40/-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معاون ایڈیٹر

مریم صدیقی

خصوصی مشاورت — نسیم فاطمہ شیخ صدیقی

تصویرات } ابوسفیان عثمانی —
سلیم عرشی —
تسویدات } رابعہ بانو شیریں —

طلسماتی دنیا

جلد نمبر ۳ — شمارہ ۱۱

نومبر دسمبر — ۱۹۹۶ء

فی شمارہ — [redacted]

سالانہ — ایک سو پچاس روپے سالانہ (ڈاک خرچ)

دوسو پچاس روپے — (رجسٹرڈ ڈاک سے)

پاکستان سے سالانہ — پانچ سو روپے

غیر ممالک — ۲۵ ڈالر (امریکی)

تاحیات ممبری — تین ہزار روپے

معاونین سے سالانہ — ایک ہزار روپے

محسنین سے سالانہ — پانچ ہزار روپے

ایڈیٹر حسن الہاشمی

سرپرست: حضرت الحاج مولانا سید خلیل حسین میاں صاحب مدظلہ

معاون ایڈیٹر زینب ناہید عثمانی

نگراں — عمر فاروق عاصم عثمانی

سرکولیشن منیجر — دانش عامری

فون نمبر ایڈیٹر — ۲۲۶۸۲

دیوبند فون کرنے کیلئے اسٹینڈ ٹی کوڈ نمبر ۰۱۳۳۶

Tilismati Dunya

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ روحانی مرکز کی ملک ہے۔ اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے روحانی مرکز سے رابطہ قائم کرنا ضروری ہے۔ (منیجر)

اس ◎ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی مدت خریداری اس پرچے کے ساتھ ختم ہو جائیگی۔ لہٰذا اب آپ فوراً فیصلہ فرمالیں کہ آئندہ آپ طلسماتی دنیا مطالعہ جاری رکھیں گے یا نہیں ہمیں یقین ہے کہ اس مدت میں آپ نے طلسماتی دنیا کو اپنے لئے اپنے گھروالوں اور دوستوں کیلئے بیحد مفید پایا ہوگا۔ لہٰذا سرخ نشان دیکھتے ہی آپ بذریعہ منی آرڈر زر چندہ روانہ کریں اور رسالہ بند کرنے کی اطلاع دیں۔ خاموش رہنے کی صورت میں رسالہ وی پی سے نہیں بھیجا جائیگا بلکہ رسالے کی ترسیل روک دی جائے گی (منیجر)

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو حاصل ہوگا۔ (منیجر)

طلسماتی دنیا، روحانی مرکز کے ذریعہ لاچاروں، غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔ جو صاحب آخرت کے اجر و ثواب کے لئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے رابطہ قائم کریں۔ یا روحانی مرکز کے نام اپنی رقم بھیجکر عنداللہ ماجور ہوں۔ معاونین ملے الگ انفرادی رقومات کیلئے پوری پوری وضاحت کردینا ضروری ہے — تاکہ رقومات صحیح مصرف میں خرچ کی جاسکیں۔

—— (منیجر) ——

ROOHANI MARKAZ
ABULMALI DEOBAND-247554

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ۲۴۷۵۵۴

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے جے کے آفسیٹ دہلی سے چھپواکر روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا

UP LOAD BY SALIMSALKHAN

کیا اور کہاں

نورھدایت ۵
مختلف باغوں کے پھول ۶
کڑوا سچ ۹
غزلیں ۱۰
صنم خانۂ عملیات ۱۱
روحانی ڈاک ۱۹
درسِ عملیات ۲۷
علم الاعداد ۲۹
اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ علاج ۳۱
نبیونکی شریکِ حیات ۳۵
رنگ اور روشنی سے علاج ۴۱
حضرتِ انسان کا تعارف ۴۵
نادیدہ حصار ۵۱
حیدرآباد کا سفر ۵۷
نزلہ اور زکام ۶۷
روشن ضمیری ۶۹
پتھر اور انسانی زندگی ۷۲
پنجہ بولتا ہے ۷۷
حسنِ انتخاب ۸۲
کعبے سے بُتخانے تک ۸۳
خوفناک حویلی ۸۹

نورِ ھدایت

اے ایمان والو! ـــــ ڈرتے رہو اللہ سے اور تلاش کرو اس تک پہنچنے کا وسیلہ اور جہاد کرو اس کی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اور جن لوگوں نے کفر اور نافرمانی کی راہ اختیار کی۔ ان کے پاس جو کچھ بھی زمین میں ہے وہ سارا کا سارا اور اتنا ہی اور بھی اگر وہ مہیا کر کے عذاب سے بچنے کیلئے پیش کریں گے تو ان کی یہ پیشکش عذابِ قیامت کو دور کرنے کیلئے قبول نہ کی جائے گی۔ اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ چاہیں گے کہ نکل جائیں اس عذاب سے لیکن وہ اس سے نکل نہ پائیں گے ـــ اور اُن کا عذاب دائمی ہوگا۔ یعنی دوزخ کا یہ عذاب کبھی ختم نہ ہوگا ـــــ اور کبھی انہیں نارِ جہنم سے نجات عطا نہ ہوگی۔

(القرآن، سورۂ مائدہ)

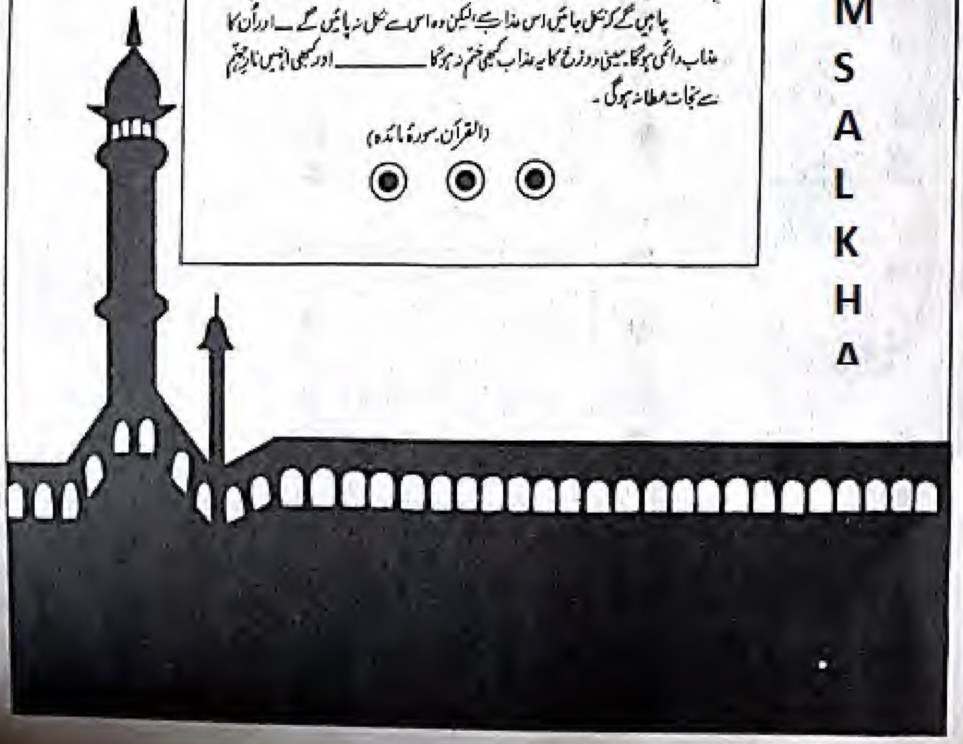

UP LOAD BY SALIM SALKHA

مختلف باغوں

پانچ چیزیں

- پانچ چیزوں سے پرہیز کریں۔
چغلی، شرک، جھوٹ، غیبت، بداخلاق۔
- پانچ چیزوں پر عمل کریں۔
اللہ کے فرمان پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر، قرآن پاک پر، احادیث پر، بزرگوں کی نصیحت پر۔
- پانچ فرض چیزیں۔
جہاد، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔
- پانچ چیزوں کی حسرت۔
دولت، عزت، شہرت، شہادت، دوست۔
- پانچ چیزوں کا خیال۔
ماں باپ کا، بہن بھائیوں کا، اولاد کا، دوستوں کا، رشتہ داروں کا۔

عذاب قبر سے محفوظ رہیگا

- طاعون کی بیماری میں مرنے والا۔
- ماہ رمضان میں مرنے والا۔
- جام شہادت پینے والا۔
- مرض الموت میں سورۂ اخلاص پڑھنے والا۔
- والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا۔
- ہمیشہ باوضو رہنے والا۔
- امر بالمعروف پر چلنے والا۔
- اللہ کے خوف سے رونے والا۔
- صلہ رحمی کرنے والا۔
- علم سیکھنے والا۔
- عادل بادشاہ۔
- بیواؤں، یتیموں پر رحم کرنے والا۔

نماز

- جنہوں نے نماز کو ضائع کیا وہ عنقریب جہنم کے ایک خاص طبقے میں ڈالدیے جائیں گے۔ (القرآن کریم)
- جس شخص نے جان بوجھ کر نماز ترک کی، گویا اس شخص نے کفر کیا۔ (حدیث پاک)
- جو شخص نماز نہیں پڑھتا۔ اس کی عمر میں برکت نہیں ہوتی۔ (حدیث پاک)
- بے نمازی کی دعا قبول نہیں ہوتی (حدیث شریف)
- بے نمازی جب مرے گا ذلیل ہو کے مرے گا۔ (حدیث پاک)
- اسلام میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں جو نماز نہیں پڑھتا۔ (حضرت عمر فاروق ؓ)
- جو شخص نماز نہیں پڑھتا۔ اسے قید میں ڈالا جائے تاکہ وہ یہ جرم پھر نہ کرے۔ (امام اعظم ؒ)
- بے نمازی واجب القتل ہے۔ (امام شافعی ؒ)
- اگر حکومت اسلامی ہو تو اس حکومت کا سلطان بے نمازی کو قتل کرنے کا حکم دے (امام مالک ؒ)
- بے نمازی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرو۔ (غوث الاعظم ؒ)
- نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (نبی کریم ؐ)

یہ بھی حقیقت ہے

- کعبہ دنیا کی سب سے پہلی مسجد ہے۔
- آذان سب سے پہلے حضرت بلال ؓ نے دی۔
- جوتے سب سے پہلے حضرت ابراہیم ؑ نے پہنے
- صابن حضرت سلیمان ؑ نے ایجاد کیا۔
- کاغذ حضرت یوسف ؑ نے ایجاد کیا۔
- بیت المال سب سے پہلے حضرت عمر ؓ نے قائم کیا۔
- سوئی حضرت ادریس ؑ نے ایجاد کی۔
- زرہ حضرت داؤد ؑ نے بنائی۔
- حمام حضرت سلیمان ؑ نے ایجاد کیا۔

چار عدد

- مقرب فرشتے چار ہیں۔
حضرت جبرئیل ؑ، حضرت میکائیل ؑ، حضرت اسرافیل ؑ، حضرت عزرائیل ؑ،
- کتب ربانی چار ہیں۔
توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید۔
- صاحبان کتب چار ہیں۔
حضرت موسیٰ ؑ، حضرت داؤد ؑ، حضرت عیسیٰ ؑ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
- خلفائے راشدین چار ہیں۔
حضرت ابوبکر صدیق ؓ، حضرت عمر فاروق ؓ، حضرت عثمان غنی ؓ، حضرت علی ؓ۔
- مشہور ائمہ کرام چار ہیں۔
امام ابوحنیفہ ؒ، امام شافعی ؒ، امام مالک ؒ، امام احمد بن حنبل ؒ۔

مسکراہٹ

- مسکراہٹ محبت کی زبان ہے۔

کے پھول

گل چیں
مسز یوسف صدیقی

- مسکراہٹ پتھروں کو بھی موم کر دیتی ہے۔
- مسکراہٹ روح کو شگفتہ اور پائیدار رکھتی ہے۔
- مسکراہٹ ایک ایسا پردہ ہے، جس کے پیچھے ہر قسم کا راز پنہاں ہو سکتا ہے۔
- مسکراہٹ یہ یقین دلاتی ہے کہ مسکرانے والے کا دل ہر قسم کی کدورت سے پاک ہے۔
- مسکراہٹ شدت غم کو چھپا لیتی ہے۔
- مسکراہٹ محبت کا انمول خزانہ ہے۔
- مسکراہٹ ایک ایسا پھول ہے جس پر خزاں کے موسم میں بھی بہار رہتی ہے۔
- مسکراہٹ دلوں کو جیتنے کا واحد ذریعہ ہے۔
- مسکراہٹ کے بادلوں میں امید کی کرن ہے۔

کام کی باتیں

- آج کے انسان کو موت سے زیادہ غریبی کا ڈر ہے۔ دنیا کی محبت نے انسان کو اندھا کر دیا ہے۔ انسان مال کی محبت میں گرفتار اپنی ذات کی گہرائیوں سے غافل ہے۔ دنیا کی خود غرضیوں اور تمناؤں کے مسلسل فریب کے بعد اس کی آنکھ اس وقت کھلتی ہے، جب آنکھ کے بند ہونے کا وقت بہت قریب آجاتا ہے۔
- ہم پر جب غربت نازل ہوتی ہے تو ہم اپنی زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ اور جب ہم پر مالداری ہوتی ہے۔ تو ہم دوسروں کو زندگی سے مایوس کر دینے کی ٹھان لیتے ہیں۔
- ہم بے وفائی کو بُرا سمجھتے ہیں جھوٹ سے ہمیں نفرت ہے۔ اگر کوئی شخص ہماری قربانی کی قدر نہیں کرتا تو ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔
لیکن وفا کے میدان میں ہم خود بے وفائی کا مظاہرہ کرنے سے نہیں چوکتے۔ جھوٹ سے اظہار بیزاری کرنے کے باوجود ہم جھوٹ بولنے سے کبھی باز نہیں آتے۔ اپنی قربانیوں کا صلہ چاہنے کی بھرپور خواہش کے باوجود ہم دوسروں کی قربانیوں کو اپنے پیروں سے روند ڈالتے ہیں۔
- کل میں بہو تھی تو میں ساس کے مظالم سے پریشان تھی ــــــ آج میں ساس ہوں تو میرے مظالم سے میری بہو پریشان ہے۔
- میں نے اپنی ساس کو کبھی دل سے اپنی ماں نہیں مانا، ہاں میری آرزو ہمیشہ یہ رہی کہ وہ مجھے دل سے اپنی بیٹی سمجھے۔

اندیشہ

- بیوی ــــــ اگر میں مرگئی تو کیا تم دوسری شادی کرلو گے۔؟
شوہر ــــــ میں تمہارے اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔؟
بیوی ــــــ آخر کیوں؟۔
شوہر ــــــ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر میں نے صحیح جواب دے دیا۔ تو تم مرنے کا پروگرام ملتوی کر دو گی۔

پرسکون زندگی

وہ شادی کے بعد پرسکون زندگی گزار رہا ہے۔
تو کیا اس کی بیوی اندھی اور بہری ہے۔؟

انجام

ہم دونوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ بجائے اصلاح ایک دوسرے کی کمزوریاں ایک دوسرے پر واضح کریں گے۔
خوب، لیکن پھر اس کا انجام
چار سال سے ہم دونوں کی بول چال بند ہے۔

اظہار تعلق

شادی کے موقع پر آئے ایک لفافہ ملا جس میں یہ عبارت تحریر تھی۔
پیارے، صبر کرنا، حوصلہ مت ہار، شادیاں تو ہوتی ہی رہتی ہیں، اور ہم شادی شدہ لوگ سب کے سب ایک دوسرے کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

بیک گراؤنڈ

شہر کے بدنام ترین بدمعاش نے اپنے ایک ساتھی کو بتایا، جب میں چھ سات سال کا تھا تو میرے ماں باپ گھر چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔

شادی شدہ لوگ

خدا کی پیدا کردہ ایک ایسی مخلوق جو پلنگ کی پٹی پر بھی سو سکتی ہیں۔

شادی

ایک ایسا ناول ہے جس کے ہیرو ہیروئن پہلا باب شروع ہونے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں۔

UP LOAD BY SALIMSALKHAN

مجھے یاد ہے ذرا ذرا

تیرے گھر کے سامنے سیٹی بجانا یاد ہے۔
دیکھ کر ابا کو تیرے بھاگ جانا یاد ہے۔
وہ تیرے بھائی سے پٹنا اور چلانا میرا۔
ہم کو اب تک عاشقی کا وہ زمانہ یاد ہے۔
چھین لینا وہ میرے ہاتھوں سے پرچہ رقعا۔
پھر تمہارے بھائی کا تھپڑ لگانا یاد ہے۔
عاشقی کے جرم میں تھانے وہ لے جانا میرا
اور سنتری سے وہ پٹنا پٹانا یاد ہے۔
ہاں لینا وہ تیرے والد کا شادی کیلئے۔
اور میرا وہ ڈر کر قاضی کو لانا یاد ہے۔
الغرض بیگم تمہارا عقد میں آنا میرے۔
اور یوں قسمت کا اپنی پھوٹ جانا یاد ہے۔

منتخب اشعار

درج ذیل اشعار کا انتخاب آپ کو کیسا لگا؟
اپنی رائے سے ایڈیٹر طلسماتی دنیا کو مطلع کردیں۔
ممنون ہوں گا۔ مرزا فاروق عاصم

غرور عجز بھی ہے بندگی کا ایک مقام
مگر غرور کرے وہ مقام آجائے ۔ ماہر شمائل

●

ایک ہی جرم ہو تو اس کا سزا کیسا مستحق
دل سلامت ہے تو امکان خطا اور بھی ہے ماہر مشتاق

●

اب اُن کا احترام کیا جن کے سامنے
الجھی ہوئی شعاع ابھی کل کی بات ہے مرزا فاروق عاصم

●

کل تک میں فلک بوس عمارت تھا مگر آج
لگتا ہے گرتی ہوئی دیوار ہوں جیسے شکیل عاصم

●

نشاط عمر و غم یکساں ہے روش لسکر و عمل
یہ گھر خراب ترے ذوق رنگ بو سے ہوا۔ ضیاء ابن فیضی

●

بیٹھے ہو تیرے در پر منہ موڑ کے دنیا سے
دوا کھا کے تیرے در سے جائے تو کہاں جائے۔ جاوید مسٹ

●

شفق، بہار، کرن، کنول، دھنک، کلی، چمن، صبا
انہی سے تیری رہگزر سجائے جا رہا ہوں میں۔ جاوید مسٹ

●

اندھی گلی کے موڑ پہ بیٹھا ہے گھات میں
دشمن عظیم ہے تو اجالے میں کیوں نہیں۔ اطہر نفیس

●

ٹوٹے رشتوں کو بھی رکھ لیں نگینوں کی طرح
جانے کب آکے کوئی اپنی امانت مانگے۔ ماہر القادری

●

میرے چہرے پہ نہ تھیں اتنی خراشیں یارو
تم نے ٹوٹا ہوا آئینہ دکھایا ہے مجھے — شمیم مشتاق

●

اَن پڑھ آدمی گھس پڑتا ہے تو چلے جاتے ہیں
آنسو آنا تعجب ہے مشکل کرنا ہے جو حاصل کیا — پرویز شاہدی

●

صرف درسی کتاب پڑھنے سے۔
آدمی دیدہ ور نہیں ہوتا — وکیل اختر

●

پھر شہر میں قربان کا موسم جیسے آیا ہے
مرے بچے کبھی بولیں ہیں پچکاری خرید لائے — منور رانا

●

میں شب کی پلکوں پہ آنسو کا ایک قطرہ ہوں
ملے ہوا کا بہانہ تو ٹوٹ جاؤں میں — فاروق شفق

●

میں قافلے سے چھوٹ گیا اتنی دیر میں
بھٹکا رہا ہوں پاؤں سے کانٹے نکال کے — تاجدار تاج

●

ہاتھوں کے زخم دیکھنے والا کوئی نہیں
شیشہ تراشنے کا ہنر دیکھتے ہیں لوگ — تاجدار تاج

●

بچھڑے بیں تو ہم بھرے ہیں کئی بار ہیں اب بھی
جو کام بھی کرتے ہیں ادھورا سا لگے ہے — منظور ہاشمی

اپنی ہستی پہ نہ اترائے کوئی کو خسرو دور
وقت نے پھینک دیئے ایسے ہزار کتنے — عقیل میرٹھی

●

جو دشمن ہوں مری خودداریوں کے
خدا اُن دوستوں سے دور کرے۔ — شمیم جے پوری

●

دنیا نے تجربات و حوادث کی شکل میں،
جو کچھ مجھے دیا تھا وہ لوٹا رہا ہوں میں۔ ساحر لدھیانوی

انتخاب ——— مرزا فاروق عاصم

نوشتۂ غم

فلک غمگین ہوا۔
جب سنا زمیں کا چاند۔
زمیں کی رک گئی گردش بھی اپنے محور پر۔
عیاں ہو گیا عالم پہ ایک سناٹا۔
نظر کے سامنے جیسے پہاڑ کا جل گا۔
کرے جیسے جنبش زنی۔
اور رگوں میں خون جما۔!
مبارزت پہ ہوا آمادہ خلق، ذہن پہ دل۔
کہ خلق و صورت بھی مبہوت۔
گم سماعت بھی۔
نہیں ہو تم یہ یقیں بھی نہیں ہے دل کو مگر
لو آج اپنا بھی رشتِ حیات ختم ہوا۔!!

انسان اور جن

افسانہ بھی ہے اور حقیقت بھی۔ دو صرف تین جملوں میں۔
دو مسافر ٹرین میں سفر کر رہے تھے آپس میں جن اور انسان پر گفتگو ہو رہی تھی۔ اچانک دونوں میں سے ایک غائب ہو گیا۔

یوسف غوری۔ ایم اے
حیدرآباد

کڑوا سچ

اداریہ — بقلم خاص

"طلسماتی دنیا" کا اجرا کرنے کے بعد صحیح طور پر اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ روحانی عملیات کے ذریعہ کاروبار کرنے والے لوگوں کی تعداد حد سے زیادہ ہے۔ ہر ہر گاؤں اور ہر شہر میں تعویذ گنڈے کرنے والے لوگ اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ اور بعض علاقوں میں عورتیں بھی اس میدان میں ڈگاری ہیں عامل بننے کا شوق ناجائز شوق نہیں ہے۔ اور عامل بننے کے بعد ضرورت کی حد تک ہدایا وصول کرنا بھی حرام نہیں ہے۔ حرام اور ناجائز تو یہ ہے کہ وہ لوگ جو الف کے نام بے نہیں جانتے وہ اس میدان کے شہسوار بنے ہوئے ہیں۔ اور دن دہاڑے لوٹ مار مچا رہے ہیں۔ اور خدا کی سیدھی سادی مخلوق کو اُلو بنا کر اپنا اُلو سیدھا کر رہے ہیں۔

دوسروں کو اُلو بنانا مذہبی نقطۂ نظر سے غلط اور غلط ہے ——— اُلو بنانے کا مطلب ہے کسی کو فریب دے کر اپنا مقصد پورا کرنا اور فریب دہی خواہ مقصد پورا کرنے کی غرض سے ہو یا کسی اور غرض سے بہرحال حرام ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جس نے فریب دیا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ یعنی اس کا مذہب اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

فریب دینا جرم سہی، لیکن فریب کھانا اور کھاتے رہنا بھی کوئی نیکی نہیں ہے۔ فریب کھانا بھی ایک ایسی نادانی ہے۔ جو ذہنی نقطۂ نظر سے قابل گرفت ہے۔ جو لوگ اپنا گھر بھر کے لئے خدا کی مخلوق کو اُلو بنا رہے ہیں۔ وہ تو ہیں ہی مجرم اور عامل لیکن جو لوگ اپنا گھر لٹانے کے لئے خود اُلو بن رہے ہیں وہ بھی کچھ کم مجرم اور کچھ کم خطاکار نہیں ہیں۔ بازاری عاملوں کی دکانیں اُن لوگوں کے دم سے چل رہی ہیں، جنہیں خود ہی اُلو بننے کا ذوق ہے۔ اور جو لٹ کر ہی خوش اور مگن نظر آتے ہیں ——— اور جب کسی کو خود جیب کٹوانے کا ذوق ہو تو پھر جارحیت کے بعد جیب کتروں پر تبرا کرنا کہاں کی دانشمندی ہے۔؟ ——— ذوق پورا ہونے پر تو شکر ادا کرنا چاہئے۔ "طلسماتی دنیا" اُن تمام حضرات پر تنقید کرنے کے ساتھ ساتھ جو عوام الناس کو ورغلاتے اور چٹکارا دکھا کر بے وقوف بنانے میں مصروف ہیں ——— ان حضرات کو قابل گردن زدنی سمجھتا ہے کہ جو پیشہ ور عاملوں کی چاندی بنا کر اپنے گھر پر چاند ماری کر رہے ہیں۔

لوٹ مار کرنا اور فریب دہی کا مظاہرہ کرنا کتنا ہی برا سہی۔ لیکن جب کچھ لوگ خود ہی لٹنے اور فریب کھانے کیلئے بے تاب رہتے ہیں تو پھر لٹیروں اور فریب کاروں ہی کا کیا قصور ——— انہیں تو ہر ہر قدم پر ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو ان کی ضرورت پوری کر سکیں۔

جو لوگ اس لائن پر چلنے کے شائق ہیں۔ اُن سے ہماری درخواست ہے کہ وہ باقاعدہ اس فن کو سیکھنے کے بعد ہی چولا پہنیں۔ اگر یہ لوگ عام بیوپاریوں کی طرح دکانیں رچا کر بیٹھ گئے تو یہ فریب دہی کے قبیل سے ہوگا ——— اور فریب دہی کتنی ہی تاویلات کے ساتھ ہو۔ اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ——— اور جو لوگ عاملین سے خدمت کرانا چاہتے ہیں۔ ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایسے عامل کا انتخاب کریں۔ جس کی نیت کی پاکیزگی اس کے حسن عمل سے ہویدا ہو۔

عقل مند ہیں وہ لوگ جو دنیا بھی کماتے ہیں اور آخرت بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ کم عقل ہیں وہ لوگ جو دنیا تو کسی قدر کما لیتے ہیں۔ لیکن اپنی آخرت کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ اور نرے جاہل اور احمق ہیں وہ لوگ جنہیں دنیا کمانے کا بھی سلیقہ نہیں ہے۔ اور آخرت کی حفاظت کی بھی صلاحیت نہیں ——— انسان اس دنیا میں طالب بنے یا مطلوب، عامل بنے یا معمول اسے اپنا رشتہ ایمان و یقین اور علم و عقل سے جوڑے رکھنا چاہئے ——— اس لئے کہ مذکورہ چیزوں سے رشتہ کمزور ہوتے ہی دین و دنیا کا نقصان شروع ہو جاتا ہے۔ اچھے عامل کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ مخلوق کی خدمت کا سہرا بھی اپنے سر پر باندھ لیتا ہے۔ اپنی ضروریات بھی پوری کر لیتا ہے اور اپنے رب کو بھی راضی کر لیتا ہے۔ اور بُرے عامل کی حالت یہ ہوتی ہے کہ نہ خدا ہی کو وہ خوش رکھ پاتا ہے اور نہ خدا کی مخلوق کو۔ اسی طرح اچھا معمول وہ ہے جو روحانی علاج کے ذریعہ اپنا کام نکال لے لیکن بے وقوف بننے سے محفوظ رہے ——— طلسماتی دنیا پڑھنے کے بعد اگر ہمارے قارئین میں اتنا بھی شعور پیدا نہ ہو کہ وہ روحانی عملیات کے ذریعہ دین و دنیا کی نوک پلک درست کر سکیں۔ تو پھر ہماری تمام ترجد و جہد فضول ہی ہوگی ——— اور اس کی اشاعت کا مقصد پامال ہو جائے گا۔

طریقہ ۴

حصولِ ملازمت کا ایک عجیب و غریب اور حیرتناک حد تک مجرّب عمل پیش کیا جا رہا ہے یہ عمل "گوہرِ نایاب" کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر اسے پورا کر لیا جائے تو ملازمت تو کیا جو چاہو وہ مل جاتا ہے۔ ہم اس مشکل ترین عمل کو بے حد آسان بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ تاکہ ہمارے قارئین اس سے استفادہ کر سکیں۔

طریقہ اس عمل کا یہ ہے کہ اپنا نام والدہ کا نام اور ملازمت کے حروف الگ الگ کر لیں۔ اس کی مثال یوں سمجھئے ــــ مثلاً محمد ابن نسیمہ کو ملازمت چاہیئے تو سب سے پہلے اُن کے حروف الگ الگ یوں کر لیں۔ (ابن کے حروف اس میں شامل نہیں ہوں گے)

م ح م د ن س ی م ہ م ل ا ز م ت۔

یہ کل پندرہ حروف ہیں۔ اب انہیں عنصر کے اعتبار سے الگ الگ کر دیں۔ اور سب سے پہلے ان حروف کو لکھیں جن کی تعداد زیادہ ہے۔ پھر جن کی تعداد دوسرے نمبر پر ہے پھر وہ جن کی تعداد تیسرے نمبر پر ہے۔ پھر وہ جن کی تعداد سب سے کم ہے۔

ان پندرہ حروف میں سب سے زیادہ آتشی حروف ہیں۔ ان کی تعداد ۷ ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے انہیں نقل کریں گے۔ دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ بادی حروف ہیں۔ ان کی تعداد ۴ ہے۔ لہٰذا انہیں نقل کریں گے۔ اس کے بعد خاکی حروف لیں گے۔ کیوں کہ ان کی تعداد بھی ۳ ہے۔ اس کے بعد آبی لیں گے جو حرف ایک ہے۔

م م م ہ م ا م ی ن ت ح د ل ز ۔

اب اوپر والی سطر بالکل اُلٹ گئی۔ اب ان کی اعداد عنصر کے اعتبار سے شمار کریں گے۔

آتشی حروف کے کل اعداد ہوئے	۲۰۶
بادی حروف کے کل اعداد ہوئے	۴۶۰
خاکی حروف کے کل اعداد ہوئے	۴۲
اور آبی حروف کے اعداد ہوئے	۷
ان کا ٹوٹل ہوا۔	۷۱۵

ان اعداد میں سب سے زیادہ عدد بادی حروف کے ہیں۔ اس لئے بادی عنصر غالب ہے تو نقش بادی چال سے بھرا جائے گا۔ اور نقش بناتے وقت منہ مغرب کی طرف کیا جائے گا۔ کیوں کہ بادی حروف کی سمت مغرب ہے۔ یہ نقش حسبِ قاعدہ ۲۱۸۶ عدد مربع کا پُر کیا جائیگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۴۶	۵۴۹	۵۵۲	۵۳۹
۵۵۱	۵۴۰	۵۴۵	۵۵۰
۵۴۱	۵۵۴	۵۴۷	۵۴۴
۵۴۸	۵۴۳	۵۴۲	۵۵۳

جو سطر بعد میں تیار ہوئی تھی اس کا پہلا حرف م ہے تو اسمائے بادی میں سے وہ نام لیا جائے گا جو م سے شروع ہو مثلاً مجید لیں گے اور م کے مؤکل کا نام بھی عزیمت میں استعمال کریں گے۔

UP LOADBY SALIMSALKHAN

نقش کے نیچے عزیمت اس طرح لکھیں گے۔

اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَلَائِکَۃُ ھٰذِہِ الْحُرُوْفِ مم مم ۷ م ام ی ن ت ح د ل ذ یا ہ م ا ئیل بحق یا مجیبُ۔ میری ملازمت کا بندوبست فرمادیں۔

اس نقش کو زعفران وگلاب سے لکھیں اور حسبِ توفیق واستطاعت صدقہ دیکر اس نقش کے اوپر تین چاندی کے ورق چڑھا کر پھر زرد کاغذ میں لپیٹ لیں پھر موم جامہ کریں یا پلاسٹک چڑھائیں۔ اس کے بعد سبز رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ اگر یہ عمل اس وقت کریں جب عطارد مشتری سے قران کر رہا ہو تو عمل کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ورنہ عطارد یا مشتری کی ساعت میں عروج ماہ میں اس نقش کو تیار کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد ملازمت ملے گی۔

طریقہ ۵ جسے ملازمت نہ ملتی ہو یا ملازمت کسی وجہ سے چھٹ گئی ہو۔ تو وہ نوچندی جمعرات کو روزہ رکھے اور اسی رات کو بستر پر لیٹے وقت یہ آیت پڑھے۔ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهٖٓ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي سے الْمُحْسِنِيْنَ تک (سپارہ ۱۳ رکوع ۷) پھر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد اس آیت کو پڑھے۔ پھر نمازِ عشاء کے بعد اس آیت کو پڑھے اس کے بعد سو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے اور سو بار اللہ اکبر کہے اور سو بار الحمد للہ کہے پھر سو بار سبحان اللہ اور سو بار استغفر اللہ اور سو بار درود شریف پڑھے اس کے بعد سو جائے اگلے دن صبح کو نمازِ فجر سے پہلے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر جو دراصل اُن ہی آیات کا نقش ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔ سبز رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے بازو پر باندھ لے انشاء اللہ ایک ہفتے میں یا پھر زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے اندر اندر برسرِ روزگار ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۲۹	۳۱۳۲	۳۱۳۹	۳۱۳۶
۳۱۴۰	۳۱۳۵	۳۱۳۰	۳۱۴۱
۳۱۳۳	۳۱۳۷	۳۱۴۴	۳۱۳۱
۳۱۴۳	۳۱۳۲	۳۱۳۳	۳۱۳۸

طریقہ ۶ یہ طریقہ صرف ملازمت ہی کیلئے نہیں اور بھی چیزوں کیلئے مفید ہے۔ مثلاً ترقیٔ مرتبہ، ادائیگی قرض، قید سے رہائی شادی کیلئے رشتے کی منظوری وغیرہ۔ لیکن ملازمت کے حصول کیلئے خاص طور پر یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اور نہایت آسان بھی ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے۔ مندرجہ ذیل نقش سیسے کی تختی پر کسی نوک دار چیز سے کندہ کریں۔ اور یہ عمل قمر یا مشتری کی ساعت میں کریں اور دورانِ عمل مصطگی کی دھونی لیں ورنہ دارچینی کی دھونی لیں۔ نقش کندہ کرنے کے بعد چھ سو چار مرتبہ "یا باعثُ" پڑھیں۔ پھر زور زور سے کہیں کہ اے جسطائیل (نام موکل) میں باذن خداوندی تمہیں اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ میرا فلاں کام انجام دو۔ فلاں کام کے بجائے یا اپنا مقصد بیان کریں جو بھی ہو، صرف ایک بار کہنا ہے۔ ۹ روز تک مشتری یا قمر کی ساعت میں سیسے کی تختی جس پر پہلے دن نقش کندہ کیا گیا ہے۔ سامنے رکھ کر یہ عمل کرنا ہے۔ اس کے بعد اس تختی کو ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے پاس رکھ لیں جیب میں یا بٹوے میں یا کسی اور محفوظ جگہ بکس وغیرہ میں۔ انشاء اللہ اس کام کیلئے بہتر سے بہتر اسباب پیدا ہوں گے اس عمل

کیلئے کام کی تکمیل تک روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کرنا حسبِ گنجائش ضروری ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ب ا	ح	ٹ
۷۱	۳۹۹	۳۲	۲
۳۹۸	۶۸	۵	۳۳
۳	۳۴	۳۹۷	۶۹

طریقہ ۷ جو شخص بے روزگاری سے پریشان ہو۔ اور اسے کوشش کے باوجود بھی ملازمت نہ ملتی ہو۔ تو اس کیلئے ایک مجرب عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ اگر اس عمل کو صحیح طریقے سے انجام دے دیا گیا تو اس کا عامل بہت جلد برسرِ روزگار ہو جائے گا۔

طریقہ عمل یہ ہے کہ چاند کی پہلی جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے۔ اور جمعرات گزرنے پر جو شب آئے اس میں سات مرتبہ سورۂ یوسف پڑھے۔ جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان مندرجہ ذیل آیات کو لکھ کر سفید کاغذ پر پھر سبز رنگ کے کپڑے میں تعویذ بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے اور عصر سے پہلے ایک مرتبہ سورۂ یوسف پڑھے۔ اس کے بعد افطار سے پہلے ایک مرتبہ سورۂ یوسف پڑھے۔ عشاء کی نماز کے بعد بھی ایک مرتبہ سورۂ یوسف کی تلاوت کرے۔ سونے سے پہلے پچاس مرتبہ درود شریف اور سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ وسبحان وبحمدہٖ پڑھے۔ اس کے بعد بھی پچاس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ عمل مکمل ہوا۔ اب سو جائے۔ انشاء اللہ اس عمل کے بعد جلد ہی روزگار نصیب ہو جائے گا۔

جو آیات سفید کاغذ پر گلاب وزعفران سے لکھی جائیں گی وہ یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهٖٓ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۝ قَالَ اجْعَلْنِي عَلٰى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ۔

طریقہ ۸ اگر کوئی شخص بے روزگاری کا شکار ہو تو مندرجہ ذیل آیت کو فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ستر مرتبہ پڑھے۔ جب تک پڑھتا رہے جب تک ملازمت نہ مل جائے۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر ملازمت مل جائے گی آیت یہ ہے ـــــ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللّٰهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔

طریقہ ۹ ملازمت کیلئے کسی تنہائی کی جگہ میں روزانہ عشاء کی نماز کے بعد چالیس دن گیارہ سو مرتبہ "اللہ الصمد" پڑھے۔ اوّل وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ چلّہ پورا ہوتے ہی ملازمت مل جائے گی۔

طریقہ ۱۰ کوئی شخص بے روزگار ہو، ملازمت کی تلاش ہو۔ یا کسی ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہو اور چاہتا ہو کہ اسے دوبارہ اسی ملازمت کیلئے قبول کر لیا جائے یا اس سے زیادہ اچھی ملازمت کی جستجو ہو۔ تو مندرجہ ذیل اسماء کا ورد کرے اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھے ـــــ لیکن ان اسماءِ الٰہی سے فائدہ اٹھانے کیلئے ضروری ہے کہ ان کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چلّہ ترکِ حیوانات کے ساتھ مندرجہ ذیل تعداد میں انہیں پڑھے۔ یا سمیعُ کو ایک سو کیانوے مرتبہ، یا فتاحُ

کو ایک سو اڑتالیس مرتبہ اور یا رزاق تین سو انیس مرتبہ مع ابجد ایک ہی جلسے میں پڑھے۔ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے چالیس دن پورے ہو جانے پر بچوں میں کچھ شیرینی تقسیم کردے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے اگر اپنے لئے یا کسی اور کیلئے حسب قاعدہ یہ عمل لگاتار ۲ دن کرے گا تو انشاء اللہ سات روز کے اندر اندر ملازمت مل جائے یا وہی جگہ دوبارہ عطا ہوگی جہاں سے معطل کر دیا گیا ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد جب کبھی یہ عمل سات روز کیا جائے گا۔ اس میں ترک حیوانات کی ضرورت ہوگی۔ یہ عمل بے حد مجرب ہے۔

طریقہ ۱۱ ایک بہت ہی قیمتی عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ جو کابرین کی طرف سے تمام امت مسلمہ کیلئے ایک خصوصی عطیہ ہے طریقہ عمل یہ ہے کہ ضرورت مند شخص جو روزگار یا ملازمت کی تلاش میں ہو۔ عروج ماہ میں بوقت چاشت تقریباً دس بجے دن ایسی جگہ جائے جہاں تالاب یا حوض ہو۔ سب سے پہلے وضو کرے اور اس کے بعد دو رکعت نفل ادا کرے۔ اس کا ثواب حضرت یونس علیہ السلام کو پہنچائے۔ اس کے بعد پانی میں داخل ہو جائے۔ اس قدر کہ ناف پانی میں ڈوب جائے۔ گیارہ مرتبہ استغفار کرے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے، گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور چودہ مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے۔ اور پانی میں غوطہ مارے سر پانی کے اندر لے جائے جب سانس ٹوٹنے لگے تو سر اٹھائے اور ایک وقت کے بعد پھر غوطہ لگائے اور پانی کے اندر ہی ملازمت کے حصول کی دعا کرے اسکے بعد سر اٹھائے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی پی لے۔ اسکے بعد پھر غوطہ لگائے۔ پہلے غوطے کی طرح خاموشی کیساتھ جب سانس بے قابو ہونے لگے سر اٹھا لے اسکے بعد ۱۱ مرتبہ استغفار ۱۱ مرتبہ درود شریف ۱۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ۱۱ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اور پھر غوطہ لگائے۔ پہلے غوطے پر خاموش رہے۔ دوسرے غوطے پر ملازمت کے حصول کی دعا کرے۔ دوسرے غوطے کے بعد دونوں ہاتھوں سے چند قطرے پانی کے پی لے۔ تیسرے غوطے پر پھر خاموش رہے۔ اس کے بعد پھر ۱۱ مرتبہ استغفار۔ ۱۱ مرتبہ درود شریف ۱۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ۱۱ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر بدستور تین غوطے۔ اس طرح یہ عمل تین مرتبہ ہوگا۔ کل نو غوطے لگائے جائیں گے سات روز تک لگاتار ایسا کرے۔ گھر سے روزانہ تھوڑا سا حلوہ بنا کر لے جائے ــــــــ عمل کے ختم پر وہ حلوہ خود کھالے۔ انشاء اللہ خلاف توقع بہت ہی بہتر ملازمت ملے گی۔

طریقہ ۱۲ ملازمت اور کاروبار کیلئے ایک بہت ہی قیمتی اور مجرب عمل پیش کیا جاتا ہے۔ یہ عمل تیر کی طرح کام کرتا ہے۔ اور بفضلِ خداوندی اس کا اثر حیرتناک طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

اولاً اس عمل کی سوا لاکھ مرتبہ پڑھ کر زکوٰۃ نکالے ــــــــ طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اسم کو ۱۱ روز تک بعد نماز عشاء گیارہ ہزار تین سو چونسٹھ مرتبہ پڑھے۔ عمل اس طرح شروع کرے، پہلے ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر سو مرتبہ یا عزیزُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْد پڑھے اس کے بعد ۱۱۳۶۴ مرتبہ یا وہاب پڑھے۔ تعداد پوری ہونے پر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اسی طرح روزانہ ۱۱ روز تک لگاتار پڑھے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد یا وہاب روزانہ ۳۶۴ مرتبہ پڑھتا رہے۔ تاکہ عمل قابو میں رہے۔

اسکے بعد جب اس عمل سے فائدہ اٹھانا ہو۔ صبح کی نماز پڑھ کر جنگل کی طرف چلا جائے اور نیت کرے کہ یا وہاب والا عمل پڑھوں گا راستے میں بلا تعداد یا وہاب پڑھتا رہے۔ عامل کو جنگل میں ایک کالا کتا نظر آئے گا۔ اُس کتے کو مخاطب کر کے کہہ دے۔ کہ اے مخلوقِ خدا آج شام کو میرے مکان پر تمہاری دعوت ہے۔ تم ضرور آنا۔ یہ کہتے ہی اپنے گھر کی طرف پلٹ جائے اور پھر پیچھے کی طرف مڑ کر نہ دیکھے۔ شام کو پانچ آدمیوں کی نیت سے کھانا پکائے۔ ان چیزوں کو ملحوظ رکھے۔ آٹا گیہوں کا ۲ کلو۔ بکری کا گوشت ایک کلو۔ دیسی گھی آدھا کلو۔ پیاز ایک کلو اصلی گھی آدھا کلو۔ ان چیزوں کو پکانے کے بعد دسترخوان بچھا کر ہم مازیوں کو جنگل کتے سے دعوت کر رکھی ہو۔ بلا کر بٹھائے اور کتے کا انتظار

کرے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ کتا آجائے گا۔ اس کا کھانا بقدر ایک آدمی کے ایک طرف رکھ دے وہ اپنی خوراک کھا کر چلا جائے گا۔ اس کے بعد انشاء اللہ ایسے اسباب پیدا ہوں گے کہ عامل کو خود حیرت ہوگی۔ عامل کو نہ صرف یہ کہ روزگار ملے گا۔ بلکہ عامل جہاں بھی ہاتھ ڈالیگا کامیابی ہی کامیابی ملے گی۔

دعوت کی فراغت کے بعد اگر عامل مہمانوں کے جانے کے بعد اپنے مقصد میں کامیابی کی دعا کرے تو زیادہ افضل ہے۔ کتے سے گھن نہ کرے بلکہ اس کو عزت کی نظر سے دیکھے۔ یہ بظاہر کتا ہے لیکن درحقیقت کتا نہیں ہے۔ لیکن یہ مؤکل کتے ہی کی صورت میں آتا ہے۔ بڑے بڑے کئی عمل کرنے کے بعد عامل کو اس کی اصلی صورت بھی نظر آجاتی ہے ــــــــ یہ عمل بزرگوں کا آزمودہ ہے۔ اسے بعد کے عاملین نے اپنی بیاض میں نقل کر کے امت کیلئے ایک قیمتی اثاثہ چھوڑا ہے۔ ہم نے بھی اسے خدمتِ خلق کی نیت سے من و عن نقل کر دیا ہے۔

طریقہ ۱۳ یہ نقش بھی حصولِ غنا اور حصولِ ملازمت و روزگار کیلئے مؤثر و مجرب ثابت ہوا ہے۔ جو شخص برسرِ روزگار ہے وہ اسکی برکت سے ترقیاں حاصل کرتا ہے اور جو شخص بے روزگار ہے وہ اسکی برکت سے ملازمت یا مناسب روزگار سے لگ جاتا ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ عروجِ جمعرات سے یہ نقش لکھنا شروع کرے۔ اور پہلے روز پچپن نقوش لکھے۔ چون نقش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ اور آخری یعنی پچپن والا نقش موم جامہ کے بعد سبز رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ یہ تمام کام باوضو اور قبلہ رُو ہو کر کرے۔ ہر نقش پر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کرتا رہے۔ اَللّٰهُمَّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّاسِعَةً وَّنِعْمَةً كَثِیْرَةً بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ اس کے بعد ہر روز ایک نقش لکھتا رہے اور ۲ روز کے نقوش اکٹھے الگ الگ آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالتا رہے۔ لگاتار چالیس روز تک یہ عمل کرے اور دس مرتبہ روزانہ نقش لکھنے کے بعد مذکورہ دعا پڑھتا رہے چالیس دن کے بعد نقش لکھنے کا سلسلہ موقوف کر دے۔ البتہ حصولِ روزگار تک یا حصولِ ترقی تک ۳ مرتبہ مذکورہ دعا کو پڑھتا رہے اور اگر اس دعا کو تاعمر ۳ مرتبہ روزانہ کوئی بھی وقت مقرر کر کے پڑھتا رہے تو افضل ہے۔ ہاتھ پر بندھے ہوئے نقش کو بھی ہمیشہ بندھا رکھے ورنہ ایک سال کے بعد اسے اپنے گھر میں کسی جگہ لٹکا دے انشاء اللہ چلّے کے دوران ہی اچھی ملازمت یا روزگار یا ترقی نصیب ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ هَبْ لِیْ	مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّاسِعَةً	وَّنِعْمَةً كَثِیْرَةً بِرَحْمَتِكَ	یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
۲۲۶۷	۵۹۹	۳۰۵	۱۳۰۸
۵۹۸	۲۲۶۴	۱۳۸۱	۳۰۶
۱۳۸۰	۳۰۴	۵۹۰	۲۲۶۵

طریقہ ۱۴ قضائے حاجت اور حصولِ روزگار کیلئے یہ عمل بھی اکابرین سے منقول ہے۔ اور اسے اہلِ تجربہ نے تیر بہدف قرار دیا ہے ــــــــ طریقہ عمل یہ ہے کہ نوچندی اتوار کو اشراق کی نماز سے پہلے تین مرتبہ درودِ تنجینا پڑھے اسکے بعد تین بار یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا الْفَقِیْرُ فَمَنْ یَّدْفَعُ الْفَقِیْرَ اِلَّا الْغَنِیُّ اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ "یا مغنی" پڑھے اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ [illegible]

عِندَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَمَعَاذِي عِندَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَمُونِسِي عِندَ كُلِّ وَحْشَةٍ وَذَخَائِرٌ حِينَ تَنْقَطِعُ حِيلَتِي يَا غِيَاثُ۔ آخر میں پھر تین مرتبہ درود ابراہیم پڑھ لے ___ عمل سے فراغت کے بعد اشراق کی نماز پڑھ کر سجدے میں جا کر اپنے روزگار کی اپنی زبان میں دعا کرے یہاں تک کہ قلب پر رقت طاری ہو جائے۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کرے۔ انشاءاللہ حسبِ خواہش روزگار میسر آئے گا۔

طریقہ ۱۵

تمام انبیاء عظام اور اولیائے کرام نے اسم "یا وہابُ" کی بدولت دولتِ دارین حاصل کی ہے۔ اس اسم مبارک کی دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد ۱۴ مرتبہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ اس اسم مبارک کی دعوتِ کبیر کا مخصوص طریقہ بزرگوں سے یہ منقول ہے کہ یا اسم ۱۲ لاکھ مرتبہ مقررہ وقت میں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ چالیس روز تک پڑھے۔ ایسا کرنے والا سیف زبان ہو جائے گا لیکن اگر اس کی ہمت نہ ہو تو ہر فرض نماز کے بعد ۱۴ مرتبہ پڑھتا رہے۔

جب کوئی حاجت ہو۔ مثلاً کسی مصیبت سے چھٹکارے کی خواہش۔ قرض سے نجات کی خواہش۔ مقدمے میں کامیابی کی خواہش یا ملازمت و روزگار کی خواہش تو یہ عمل کرے۔ رات کو ۱۲ بجے کے بعد اٹھ کر غسل کرے اور پاک و صاف لباس پہن کر دو رکعت نفل ادا کرے اور پھر ننگے سر کھڑا ہو کر ۱۴۰۴ مرتبہ "یا وہابُ" پڑھے۔ جب تین مرتبہ پڑھ چکے تو بیٹھ جائے اور بیٹھ کر پڑھے۔ اس کے بعد جب تعداد سات سو ہو جائے تو پھر کھڑے ہو جائیں اور کھڑے ہو کر پڑھے۔ اور پھر آخر تک کھڑے ہو کر پڑھتا رہے۔ عمل کے ختم ہو جانے پر کھڑے ہی کھڑے مطلب کی دعا کرے۔ یہ عمل لگاتار اسی طرح تین دن تک کرے اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھے۔

طریقہ ۱۶

یہ عمل حصولِ ملازمت کیلئے بہت ہی آسان ہے۔ لیکن بے حد مؤثر ہے۔ جب بھی اس عمل کا کسی نے تجربہ کیا ہے۔ اُسے مایوسی نہیں ہوئی ہے۔ جو شخص بے روزگار ہو اور چاہتا ہو کہ اللہ اسے مناسب روزگار عطا کر دے تو اسے چاہیے کہ جمعہ کے دن عروج ماہ میں اس عمل کی شروعات کرے۔

عمل صرف یہ ہے کہ مندرجہ ذیل دعا جمعہ کی نماز اور نفلوں سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ اور اس کے بعد سجدے میں جا کر کم سے کم پانچ منٹ تک ملازمت کیلئے دعا کرے۔ جمعہ کے بعد اگلے جمعہ تک یہی عمل ظہر کی نماز کے بعد کرتا رہے۔ اور پھر دوسرا جمعہ آنے پر پھر جمعہ کے بعد کرے۔ اس کے بعد بند کر دے۔ انشاءاللہ ایک ہفتے ہی میں یا پھر کچھ دنوں کے بعد خوشخبری سننے کو ملے گی۔

دعا یہ ہے ___ اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

طریقہ ۱۷

سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مال پریشان یا بے روزگاری کا شکار ہو تو وہ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد مغرب تک بلا تعداد "یا اللہ یا رحمٰنُ یا رحیم" پڑھتا رہے۔ اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لے تو تم جمعے نہیں گزریں گے کہ اس کی پریشانی اور بے روزگاری انشاءاللہ ختم ہو جائیگی۔

طریقہ ۱۸

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر مندرجہ ذیل دعا ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک مرتبہ پڑھ لی جائے تو اس کا کثیر فائدہ پڑھنے والے کو ملے۔ یہ دعا اکثر اکابرین کے معمولات میں شامل رہی ہے۔ اس کو صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کر کے پڑھنے والا کبھی مالی پریشانی، بے روزگاری، دشمنوں کی سازش اور دنیاوی آفتوں کا شکار نہیں ہوگا۔ اگر اس دعا کو مقروض پڑھے گا تو بفضلِ رب

اس کا قرض ادا ہو جائے گا۔ اگر اس دعا کو بے روزگار پڑھے گا تو بفضلِ رب اس کو روزگار مل جائے گا۔ اگر اس دعا کو مالی پریشانیوں میں مبتلا پڑھے گا تو بفضلِ رب اس کی پریشانی دور ہوگی۔ اور ترقی اس کو نصیب ہوگی۔ یہ دعا اُن لوگوں کیلئے خاص طور پر مفید ثابت ہوتی ہے۔ جو مالی مشکلات کا شکار ہوں۔ یا بے روزگار ہوں۔

دعا یہ ہے ___ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْقُدْرَةُ لِلّٰهِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسُّلْطَانُ لِلّٰهِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبُرْهَانُ لِلّٰهِ ___ وَالْكِبْرِيَاءُ لِلّٰهِ ___ وَالْفَخْرُ لِلّٰهِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْقَهْرُ لِلّٰهِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَالتَّعَزُّزُ لِلّٰهِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْمَجْدُ لِلّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْعَطَاءُ لِلّٰهِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءُ لِلّٰهِ ___ بِسْمِ اللّٰهِ وَيَا اللّٰهُ وَيَا رَحْمٰنُ وَيَا رَحِيْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

طریقہ ۱۹

غیر ملکی ملازمت کیلئے یہ عمل تیر بہدف ہے۔ چالیس دن کا عمل ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ نوچندی اتوار سے اسے شروع کریں روزانہ عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف، گیارہ سو گیارہ مرتبہ "یا مغنی" پڑھیں۔ اس کے بعد الم نشرح سورۃ مزمل پڑھیں۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔ انشاءاللہ ایک چلے میں کامیابی نصیب ہوگی۔

طریقہ ۲۰

ملازمت اور روزگار کیلئے علم جفر کا ایک نادر عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ اگر اسے سمجھ کر کر لیا جائے تو یہ عمل تیر کی طرح کام کرتا ہے۔ اور اگر یہ عمل عامل کی حیثیت سے دوسروں کیلئے بھی کیا جائے تو بھی کامیابی ملتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ اسم باری تعالیٰ "رزاق" کی زکوٰۃ کبیر ادا کر رکھی ہو۔ اور اگر صرف اپنے لئے کرنا ہے تو اسم باری تعالیٰ کی زکوٰۃ صغیر ادا کر دیجائے اور اس کے بعد یہ عمل کیا جائے تو فوراً اثر سامنے آتا ہے ___ زکوٰۃ صغیر کا قاعدہ یہ ہے کہ "یا رزاق" کو ۳۰۸ مرتبہ روزانہ ایک وقت مقرر کر کے بہ نیتِ زکوٰۃ پڑھا جائے اور چالیس روز تک لگاتار پڑھا جائے۔ اور زکوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ یا رزاق کو ۱۲۳۲ مرتبہ روزانہ چالیس روز بہ نیت زکوٰۃ کبیر پڑھا جائے۔ زکوٰۃ کبیر سے پہلے زکوٰۃ صغیر کی ادائیگی ضروری ہے۔

طریقہ عمل یہ ہے کہ پہلے اسم باری تعالیٰ رزاق لکھے اور پھر اسم طالب جو بھی ہو وہ لکھے۔ مثلاً اگر طالب کا نام محمد اختر ہے ___ تو اس طرح لکھ لے۔ رزاق۔

م ح م د ا خ ت ر

اب ان حروف کو باہم امتزاج دے۔ امتزاج کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حرف اسم باری کا لے اور ایک حرف اسم طالب میں سے لے۔

مثلاً ___ ر م ز ح ا م ق د ر ا ز خ ت ا ر ق۔

اگر اسم طالب کے حروف زیادہ ہوں تو دوبارہ اسم باری کے حروف استعمال کر لئے جائیں گے جیسا کہ اوپر والی مثال سے ظاہر ہے۔ اس کے بعد ان کے اعداد حاصل کر لیں۔ مثلاً۔

رزاق کے عدد ہوئے ___ ۳۰۸

محمد اختر کے عدد ہوئے ___ ۱۲۹۳

حروفِ امتزاج کے عدد ہوئے ___ ۱۹۰۹

ٹوٹل ___ ۳۵۱۰

اب اس کو پہلے ۴ سے تقسیم کرلیں

۸۷۷ (۳۵۱۰) ۴
۳۲
۳۱
۲۸
۳۰
۲۸
۲

دوؔ باقی رہے۔

ایک قاعدہ اور ذہن نشین کرلیں کہ کل اعداد کو ۴ سے تقسیم کرنے کے بعد اگر ایک بچے تو نقش آتشی چال سے پُر کریں اگر ۲ بچے تو بادی چال سے نقش بھرے اگر ۳ بچیں تو آبی چال سے نقش پُر کریں۔ اگر کچھ بھی نہ بچے تو خاکی چال سے نقش پُر کریں۔ اس کے بعد ۳۵۱۰ کو حسب قاعدہ پُر کرلیں ___ مثلاً ۳۵۱۰ کا قانون کے مطابق نقش یوں بنے گا چونکہ باقی ۲ رہے تھے اس لئے بادی چال سے نقش پُر کیا گیا ہے۔

۷۸۶

س م ن ح ا م ق د

۸۸۳	۸۷۰	۸۷۷	۸۸۰
۸۷۶	۸۸۱	۸۸۲	۸۷۱
۸۷۸	۸۷۵	۸۷۲	۸۸۵
۸۷۳	۸۸۴	۸۷۹	۸۷۴

ی ا ر ز ا ق

اس طرح کے دو نقش تیار کرلے۔ ایک طالب اپنے دائیں ہاتھ پر باندھ لے۔ اور دوسرا کسی بھاری پتھر کے نیچے دبا دے۔ نقش ستارہ زہرہ میں جمعہ کے دن عروج ماہ میں لکھنا ہے۔ امتزاج والے حروف کو نقش کے اوپر لکھا جائے اور ۴۰ روز تک "یا رزاق" ۳۵۱۰ مرتبہ پڑھا جائے اوّل و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ ___ اگر چالیس روز تک کامیابی نہ ملے تو پھر اگلے چالیس دن تک "یا رزاق" کے بجائے "الرزاق" چار ہزار مرتبہ اور اوّل و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اس چلے میں یقیناً کام بن جائے گا کام بن جانے پر پتھر کے نیچے دبے تعویذ کو پتھر کے نیچے سے نکال کر گھر میں لٹکا دینا چاہئے۔

طریقہ ۲۱ حصول زر اور حصولِ روزگار کیلئے ایک نماز اکابرین سے منقول ہے۔ یہ نماز صلوٰۃ التسبیح کی طرح پڑھی جاتی ہے اگر اس نماز کو بوقتِ تہجد یا نصف شب کے بعد لگاتار سات روز تک پڑھ لیا جائے۔ روزگار نصیب ہوجاتا ہے اور مستقبل قریب میں دولت کی فراوانی ہوتی ہے۔ اس نماز کو "صلوٰۃ ملائکہ" بھی کہا جاتا ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ چار رکعت نفل قضائے حاجت کی نیت کرے اور ہر رکعت میں ۹۵ مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ___ سورۂ فاتحہ اور دوسری سورۃ کے بعد پندرہ مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔ رکوع میں تسبیح کے بعد دس مرتبہ، قومہ میں سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد دس مرتبہ۔ دونوں سجدوں میں دس دس مرتبہ دونوں سجدوں کے درمیان دس مرتبہ اور قعدہ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں دس دس مرتبہ۔ کل تین سو مرتبہ تعداد ہوئی۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد ان ہی کلمات کو سو مرتبہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے اور لگاتار یہ عمل سات روز تک کرکے چھوڑ دے۔ انشاء اللہ جلد ہی بے روزگاری اور غربت دور ہوگی۔

انسانی مسائل کا روحانی حل
مستقل عنوان

روحانی ڈاک

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو۔ ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ جوابات حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ ضرور ساتھ بھیجا جائے۔ اگر اس کالم میں جگہ نہ مل سکی تو ڈاک سے جوابات دیئے جائیں گے۔ (ایڈیٹر)

روحانی عملیات میں ماں ہی کا نام کیوں؟

سوال از یوسف شاہ ___ کراچی (پاکستان)

آپ سے ایک اہم سوال کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ دنیا میں شناخت اور پہچان کیلئے فلاں ابن فلاں میں باپ کا نام چلتا ہے لیکن روحانی عملیات میں عاملین باپ کے بجائے ماں کے نام کو ترجیح دیتے ہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب بلاشبہ آپ کا سوال اہم ہے اور اس اہم سوال کا اہم ترین جواب یہ ہے کہ ماں یقینی طور پر وہی ہوتی ہے۔ جس کے پیٹ سے بچہ پیدا ہو۔ جب کہ باپ یقینی طور پر وہ نہیں ہوسکتا جس کی طرف ولدیت کی نسبت کی جاتی ہے۔ اس بات کا امکان بہر حال ہے کہ شاید باپ وہ نہ ہو جسے عرف عام میں باپ کہا جاتا ہے۔ یعنی ماں سو فی صد وہی ہوتی ہے۔ جس کے بطن سے بچے نے جنم لیا ہو۔ اور بچے کو باپ کا تعارف بھی ماں کی زبان حاصل ہوتا ہے۔ ماں بتاتی ہے کہ فلاں تمہارا باپ ہے اس لئے ہم اسے اپنا باپ سمجھتے ہیں۔ اگر ماں اپنے بچے کے کان میں یہ کہہ دے کہ میں تمہیں آج ایک راز کی بات بتاتی ہوں۔ اور وہ یہ کہ تمہارا اصلی باپ وہ نہیں ہے جسے تم باپ سمجھتے اور کہتے ہو بلکہ تمہارا اصلی باپ فلاں ہے۔ یہ سنکر صاحبزادے کے دل و دماغ پر کچھ بھی گزرے لیکن وہ اپنے اُس باپ کے بارے میں شبہات میں مبتلا ہوجائیں گے جسے وہ اپنا سگا باپ سمجھتے تھے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ باپ کو ہم اس لئے باپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف ہمیں ماں کے ذریعہ حاصل ہوا۔

شریعت نے عورتوں پر عدت کا جو قانون نافذ کیا ہے۔ اس کی دو بنیادیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ بات عورت کی شانِ وفا کے خلاف ہے کہ شوہر کے مرتے ہی یا طلاق دیتے ہی وہ کسی دوسرے مرد سے وابستہ ہوجائے۔ بلکہ اس کی شانِ وفا اور شانِ حیا کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ کچھ دن اپنے پہلے شوہر کی جدائی کا سوگ منائے۔ عدت کے طے شدہ ایام پورے کرے اور ان ایام میں بناؤ سنگھار سے پرہیز رکھے۔ تاکہ دیکھنے والے یہ محسوس کریں کہ اسے اپنے شوہر کی جدائی اور فرقت کا احساس ہے۔ اور دوسری وجہ یہ کہ عورت کو اگر پے در پے تین ماہ حیض کا مرحلہ پیش آجائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ حاملہ نہیں ہے۔ عدت کے ایام میں عورت کیلئے پوری طرح یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ وہ کسی حال سے ہے یا نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ حاملہ کی مدتِ عدت وضع حمل ہے۔ یعنی اگر کسی عورت کا شوہر مرگیا اور وہ بالاتفاق حاملہ ہے تو اس کی عدت بچے کی پیدائش پر ختم ہوجائے گی۔ اگر شوہر کی وفات کے اگلے ہی دن بچہ پیدا ہوگیا تو عدت ختم ہوجائے گی اور وہ دوسرے نکاح کیلئے آزاد ہوگی۔ دراصل شریعت یہ چاہتی ہے کہ کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں یہ تذبذب باقی نہ رہے کہ اس کا باپ کون ہے۔ اس لئے اس نے عورت کیلئے شوہر کی وفات اور طلاق کی صورتوں میں عدت کو ضروری قرار دیا ہے۔

اسلام بیک وقت ایک مرد کو چار عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن ایک عورت کو ایک وقت میں دو مردوں کے ساتھ نکاح کی اجازت از روئے اسلام نہیں ہے۔ اس کی جہاں دوسری مصلحتیں ہیں وہاں ایک اہم مصلحت یہ بھی ہے کہ اگر عورت کے ایک سے زیادہ شوہر ہوں گے۔ تو اس کے پیٹ سے پیدا ہونے والے بچوں کے باپ کی شناخت مشکل ہوگی۔ کیسے پتہ چلے گا کہ ان بچوں کا باپ کون ہے جبکہ ماں یقینی طور پر وہی ہوگی۔ اور باپ کے بارے میں شبہات پیدا ہوجائیں گے۔ اور ان کو دور کرنے کا کوئی وسیلہ نہ ہوگا۔

دورِ جاہلیت میں عورت ایک سے زائد شوہر کرلیا کرتی تھی۔ اور جب بچہ پیدا ہوتا تو قیافہ شناس بلائے جاتے تھے وہ بچے کی صورت دیکھتے اور ان تمام مردوں کی صورتیں ملاحظہ کرتے جو عورت کے شوہر کہلاتے تھے اور پھر جس مرد کو وہ بچے کا باپ بتا دیتے وہی بچے کا باپ مانا جاتا تھا۔ اور پھر وہی اس کی پرورش کا ذمہ دار بنتا تھا۔ یہ صرف قیاس آرائی ہوتی تھی۔ فی الحقیقت باپ کون ہوتا تھا۔ اس بارے میں سو فی صد اظہار خیال ناممکن ہوتا تھا اس دور کے اندھے قانون کی رو سے قیافہ شناسوں کی بات پر ایمان لانا ضروری تھا۔ اسلام نے مبعوث ہوکر اس جاہلیت کی اس رسم بد کا قلع قمع کیا۔ اور یہ ثابت کیا کہ اس دنیا کی حد تک اگر عورت ایک سے زائد مردوں سے جسمانی طور پر وابستہ رہے تو یہ پتہ لگا لینا ناممکن ہے کہ پیدا ہونے والے بچے کا باپ اصلاً کون ہے۔

مختصر دراصل یہ ہے کہ ایک شریف عورت جو شادی شدہ ہو وہ اگر کسی عادتے

شکار ہو کر زنا بالجبر کے نتیجے میں یا اپنی جسمانی خواہشوں کے نتیجے میں حاملہ ہو جائے اور کسی کو اس بات کی خبر نہ ہو۔ یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو جائے تو تمام عمر اس بچے کا باپ ہی کہلائے گا جو عورت کا شوہر ہوگا، حالانکہ اصلاً وہ اس کا باپ نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں ایک گورے آدمی کے کالا بچہ پیدا ہو گیا جب کہ اس کی بیوی بھی گوری تھی۔ اس نے آکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہارِ تشویش کیا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی نے ایک کالے بچے کو جنم دیا ہے۔ حالانکہ میں بھی سرخ سفید ہوں اور میری بیوی بھی۔ اس لئے مجھے یہ شبہ ہے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔ یہ کسی اور کا بچہ ہے۔ اور میری بیوی نے کسی اور کے ساتھ خلوت کی ہے۔ اس لئے میں اسے طلاق دینا چاہتا ہوں۔

اس کی بات سن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نادان آدمی تو دیکھتا کہ اللہ نے ایک ہی طرح کے اونٹ پیدا کئے تھے۔ ان میں مختلف رنگ کیسے پیدا ہو گئے۔ اور سفید اونٹوں میں کالے اونٹ کیسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب کہ اونٹ کے مالکان پوری طرح اپنے اونٹوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اور ایک بار حاملہ ہونے کے بعد اونٹنی کسی اونٹ کیطرف متوجہ بھی نہیں ہوتی۔ آپ نے اسے مختلف انداز سے سمجھا کر اس کا وہم رفع کر دیا۔ اور اس کے بعد قانون بنا دیا کہ "اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ" کہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو۔ یہ قانون اس لئے بنایا گیا تاکہ اگر ماں باپ کے بچے کا ناک نقشہ نہ ملے تو عورت پر الزام تراشی نہ کی جا سکے اور اس پر زنا کی تہمت نہ لگائی جا سکے۔ نیز یہ کہ اگر عورت زنا کی مرتکب ہو بھی گئی ہو تب بھی حیا اور وفا کا تقاضہ یہ ہے کہ اس بات کی اشاعت نہ ہو اور عورت کے اس گناہ پر پردہ پڑا رہے۔

آپ نے سنا ہوگا کہ حشر کے میدان میں دنیا کے تمام انسانوں کو ماں کی طرف نسبت کر کے پکارا جائے گا۔ اور اس کی اوّلین وجہ یہ ہوگی کہ عورتوں کی بدکرداریوں پر یا آن جانی حادثات پر پردے پڑے رہیں۔ جو نامحرم اور بیٹی لگے ہوں اور ان کا کوئی پھل پھول بھی سامنے آگیا ہو۔ اگر اللہ ربّ العزت حشر کیلئے فیصلہ نہ فرماتے تو ان کے کروڑوں بندوں اور بندیوں کو رسوائیوں کا سامنا کرنا پڑتا۔ اور شرمناک قسم کے راز آؤٹ ہو جاتے۔ ماں اگر کسی مجبوری یا آوارگی کی وجہ سے کسی کے ساتھ مبتلا ہو جائے اور نتیجۃً کوئی بچہ پیدا ہو جائے تو اس میں پیدا ہونے والے کا قصور کیا ہے۔ لہٰذا اگر کبھی کسی مجلس میں یہ کشف ہوتا کہ وہ کسی کی ناجائز اولاد ہے۔ تو اس کیلئے خواہ مخواہ ڈوب مرنے کی بات ہوتی۔ اسی لئے اللہ نے اس پر پردہ پڑے رہنے کا فیصلہ فرمایا۔

ہم آپ جس معاشرے میں رہتے ہیں۔ وہاں شادی کے بعد بالعموم عورتیں جسمانی طور پر ایک مرد سے وابستہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن ذرا اس خراب دنیا کا تصور کیجئے جہاں گھر گھر کی کہانی ہے کہ شوہر کے علاوہ ہر عورت کا ایک "بوائے فرینڈ" بھی موجود ہوتا ہے۔ عورت اس بوائے فرینڈ سے جسمانی آسودگی حاصل کرنے کی عادی ہو۔ لیکن نئے دونوں کے قرب کی وجہ سے ہر وقت اس بات کا احتمال اور اندیشہ ہے کہ کوئی حادثہ اور ایکسیڈنٹ رونما ہو جائے۔ بتائیے وہاں کس طرح یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس عورت کے پیدا ہونے والے بچے کا باپ شوہر ہے یا بوائے فرینڈ؟

قرآن چونکہ دل چاہتا ہے۔ اسلام کی پاکیزہ تعلیمات پر اور اللہ ... کہ دنیا پر وہ داری ہو کہ اس نے اپنے بندوں کو عام رسوائی اور ذلت سے بچانے ... کے میدان کیلئے یہ بات ضروری کر نسبت باپ کی طرف نہیں ماں کی طرف ہوگی ... کیسی بری شکل تھا کر زید عمر بکر یہ سمجھے جاتے رہے کہ وہ خالد کے صاحبزادے ہیں ... حشر کے میدان میں فرشتے یہ انکشاف کرتے۔ جناب آپ درحقیقت تو ماجد کے نطفے سے پیدا ... کے بجائے دوست تھے۔ اور اگر ایسا ہوتا تو کس قدر رسوائی اور ذلت کی بات ہوتی ... اس طرح ایک عالم نے بے گناہ چہروں کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا۔ ان تمام حقائق ... اندیشوں سے یہ بات متحقق ہو جاتی ہے کہ ماں تو یقیناً وہی ہوتی ہے جس کے بطن سے ... پیدا ہوا لیکن باپ کے بارے میں سو فیصد حتمی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کیوں ... اس لئے روحانی عملیات کا پورا پورا فائدہ اٹھانے کیلئے اور عمل کو مؤثر کرنے کیلئے ... باپ کے بجائے ماں کے نام کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ ترجیح دینا اصول اور فطرت کے عین مطابق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

آپکے باقی دو سوالوں کے جوابات اگلے شمارے میں دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

گھر گھر کی کہانی

سوال از: مسیح اللہ ——— الہ آباد

خدمت میں عرض ہے کہ ہم عرصہ دراز سے بہت ہی پریشان ہیں۔ ہم جس گھر میں رہتے ہیں۔ مکان میں خوشی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اور ہماری دو لڑکیاں ابھی تک کنواری ہیں۔ کوئی ہمارے یہاں قرابت داری کے سلسلے میں نہیں آتا۔ اور اگر آتا ہے۔ وعدہ کر کے چلا جاتا ہے۔ دوبارہ نہیں آتا۔ مجبور ہو کر ہم نے دعا تعویذ کا سہارا لیا۔ اس سے کچھ نہیں ہوا۔ ہم جس کسی کے پاس گئے سب یہی کہتے ہیں۔ تمہارے گھر میں کسی نے کرتب کرا دیا ہے۔ جس سے طبیعت اور بھی پریشان رہتی ہے۔ اب ہم نے آپ سے رجوع کیا۔ ہم ہر مہینے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتے ہیں۔ مگر ابھی تک ہم کو کچھ نہیں ملا۔ براہِ مہربانی قرآن اور حدیث کی روشنی میں کوئی سہل عمل بتا دیں تاکہ دونوں لڑکیوں کی شادی ہو جائے۔ اللہ آپ کو بہت بہت اجر دے گا۔ ہم ہر وقت کی نماز میں اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہماری لڑکیوں کی کہیں سے ... پیام بھیج دے۔ مگر ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔ اللہ کے واسطے کوئی سہل عمل بتائیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب: سورۂ بقرہ چالیس آدمی ایک مجلس میں پڑھیں اور ایک بوتل پانی پر دم کر دیں۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایک آدمی یا عورت روزانہ ایک سورۂ بقرہ کی تلاوت کرے اور پانی پر دم کرتی رہے۔ چالیس دن تک یہ عمل جاری رہے اور پھر دونوں صورتوں میں اس پانی کی چھینٹیں گھر کے تمام اندرونی گوشوں میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ہر قسم کے اثرات سے مکان کی حفاظت ہو جائے گی۔

لڑکیوں کے رشتے کیلئے روحانی مرکز کی خدمات حاصل کریں۔ اور جوابی لفافہ لگا کر تفصیلات معلوم کر لیں۔ دو ماہ چھ ہفتے ہر جمعہ یا جمعرات کو عصر کی نماز کے بعد سورۂ یوسف پڑھ کر لڑکیوں کے پیغام آنے کی دعا کریں۔ انشاء اللہ چند ماہ کے اندر اندر کامیابی نصیب ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے کلام کی برکت سے مناسب رشتے عطا کریں گے۔

درد کا علاج

سوال از: ابوالکلام ——— جھرا۔

امید ہے کہ حضور والا بخیر ہوں گے۔ عرض خدمتِ عالیہ میں یہ ہے کہ میری اہلیہ محترمہ کئی سال سے مسلسل ہاتھ پیر درد سے پریشان حال ہے۔ کافی دوا کرائی۔ انجکشن لگوا کر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آج تک دوا استعمال کر رہی ہے اور درد کی کیفیت ایسی ہوئی ہے ہاتھ پاؤں سکڑ جاتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں روحانی علاج تجویز فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

جواب: زیتون کے تیل پر ۱۰۰ مرتبہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور رات کو سوتے وقت جہاں جہاں درد ہو وہاں ہلکا سا تیل لگا کر بہت ہلکی سی مالش کرائیں۔ اور جس وقت تیل پر دم کریں اسی وقت پانی ایک بوتل بھی قریب رکھ لیں۔ اس پر بھی دم کر دیں اور اس پانی کو اپنی اہلیہ کو رات کو سوتے وقت کم سے کم ایک پیالہ پلا دیا کریں۔ انشاء اللہ جسم کے ہر حصے سے درد رفع ہوگا اور آئندہ یہ شکایت باقی نہیں رہے گی۔

چہرے کی چھائیاں

سوال از: فردوس تنویر ——— رامپور (یوپی)

میرے چہرے پر دانے ہو گئے ہیں۔ چہرے کا رنگ بھی پھیکا پڑ گیا ہے۔ اور چہرے پر چھائیاں ہی چھائیاں ہو رہی ہیں۔ میری عمر ۲۳ سال ہے۔ برائے مہربانی اس کا کوئی علاج بتا دیں۔ شکریہ۔

جواب: لیموں کا عرق نکال کر اس پر یہ آیت ۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور پھر اس عرق کو سوتے وقت اپنے چہرے پر مل لیں۔ اس سے پہلے چہرے سے کریم وغیرہ کی چکناہٹ صابن سے منہ دھو کر صاف کر لیں۔ صبح کو اٹھ کر نیم گرم پانی سے دھو لیں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن ایسا کرنے سے چہرے کی چھائیاں ختم ہو جائیں گی اور چہرے کا پھیکا پن بھی دور ہوگا۔ چہرے سے دانوں کو ختم کرنے کیلئے کسی حکیم سے رجوع کریں۔ اور اگر دانے دور سے نظر نہیں آتا تو اسے ختم کرنے کی فکر میں نہ پڑیں۔

جو آیت عرقِ لیموں پر پڑھی جائے گی۔ وہ یہ ہے ——— وَ صَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ حسینِ صورت پر محنت کرنے سے زیادہ آپ حسینِ سیرت پر محنت کریں۔ اور یہ یقین کر لیں کہ آپ حسین صورت کے مقابلے میں حسینِ سیرت کا سہارا لیکر دنیا کو زیادہ متاثر کر سکتی ہیں۔ صورت کا حسن عمر کے دورِ شباب کی چیز ہے اور سیرت کا حسن ہر عمر میں اپنا اثر دکھاتا ہے۔ وہ چاہے عمر کے آخری حصے میں اور زیادہ چمک اٹھتا ہے۔ اس لئے ہم آپ سے درخواست کریں گے کہ آپ اپنے اخلاق اور کردار کو حسن و خوبی کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ دنیا والے کس طرح آپ کے گرویدہ ہوتے ہیں اور یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ شوہر بھی بالآخر صورت کے مقابلے میں سیرت پر ہی فریفتہ اور مطمئن ہوتا ہے۔ اگر آپ خاوند کے دل پر پائیدار قبضہ چاہتی ہوں تب بھی آپ کیلئے ضروری ہے کہ محبت، خدمت، جذبۂ شکر و صبر اور ہر حال میں خوش رہ کر حسنِ سیرت کا قدم قدم پر مظاہرہ کیجئے۔ پھر آپ دیکھیں گی کہ گھر میں سکون ہی سکون ہوگا۔ عافیت ہی عافیت ہوگی۔ اور اس طرح آپ خاوند کیلئے فی الحقیقت "فردوس" بن جائیں گی۔ اور آپکے شوہر کو اسی دنیا میں جنت کی بہاریں نصیب ہو جائیں گی۔

بیوی کی بیماری سے پریشان

سوال از: انجم آرا ——— نجیب آباد ضلع شاہجہاں پور (یوپی)

آپ نے روحانی مرکز اور ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ خدمتِ خلق کا آغاز فرما کر ملّتِ اسلامیہ کے ہر فرد پر احسان فرمایا۔

میری اتنی عرض یہ ہے کہ میری اہلیہ محترمہ کی صحت تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد بگڑتی رہتی ہے اور میری اہلیہ محترمہ اس وقت حاملہ ہیں اور میں علاج کروا کر پریشان ہو چکا ہوں۔ ڈاکٹر کو دکھانے پر وہ صرف کمزوری ہی بتاتے ہیں۔ اور جو دوا تجویز فرمائی اس سے کچھ آرام ہوتا ہوا نظر نہیں آ رہا ہے۔ میری آپ سے پُر خلوص درخواست ہے کہ آپ کوئی روحانی علاج بتائیں۔ یا پھر کوئی عمل تجویز فرمائیں جس سے ہماری تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں۔

جواب: تھوڑی سی زحمت برداشت کریں وہ یہ کہ صبح و شام سات سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اپنی بیوی پر دم کریں۔ اور رات کو سوتے وقت انہیں ایک گلاس پانی پر ۱۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے پلا دیا کریں۔ انشاء اللہ سورۂ فاتحہ کی برکت سے بار بار کے سلسلے سے نجات مل جائے گی۔ حفاظتی عمل کے طور پر سورۂ فاتحہ کا نقش لیکر اپنی اہلیہ کے گلے میں ڈلوا دیں۔ یہ سونے پر سہاگہ ہوگا۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کی اہلیہ کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور آپ دونوں کی ہر اعتبار حفاظت فرمائے۔ (آمین)

امتحان میں کامیابی چاہیے

سوال از: شاہین ہاشمی ——— (جہاں آباد)

گزارش یہ ہے کہ میں ایک انٹرمیڈیٹ طالب علم ہوں۔ جناب میرا یہ مسئلہ ہے کہ جب میں کچھ یاد کرتی ہوں۔ تو وہ دیر سے یاد ہوتا ہے۔ اور وہ بھی بڑی مشکل سے یاد ہوتا ہے۔ تو میں TEST کے آتے تک وہ سب کچھ بھول جاتی ہوں۔ اور ۲ روز کے

وقت سر کو ہاتھ لگا کر بیٹھ جاتی ہوں آپ یقین کیجئے میرا کوئی دوست ایسا نہیں گیا جب ٹیسٹ میں میں میری یہ حالت ہے۔ تو میں امتحان میں کیا کروں گی۔ میں امتحان تک یہ سب کیسے یاد کروں گی۔ مہربانی فرما کر کوئی ایسا روحانی عمل بتائیے جس سے میرا ذہن کند ذہن بن جائے۔ اور جو کچھ میں یاد کروں۔ وہ امتحان یا ٹیسٹ میں بھی ہے لکھ سکوں۔ اور جناب ایک بات میں آپ سے کہنا چاہتی ہوں کہ آپ قلم پر پڑھ کر دم کرنے کا کوئی روحانی عمل بتائیں۔ اور وہ قلم میں روزانہ استعمال نہیں کروں گی۔ صرف ٹیسٹ اور امتحان کیلئے استعمال کروں گی۔ بڑی مہربانی ہوگی آپ کی جس سے امتحان میں قلم رک ہی نہ سکے۔

میری والدہ کو دل کی بیماری ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ کوئی ایسا روحانی عمل بتائیں۔ جس سے میری والدہ کی ہر بیماری دور ہو جائے اور وہ صحت مند ہو جائے۔

اگر میری گفتگو میں کچھ گستاخی ہوگئی ہو تو میں معافی کی طلب گار ہوں۔

جواب: اپنی قوت استعداد بڑھانے کیلئے اور تعلیم کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے محنت اور لگن سے جان دیجئے۔ اور امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے یہ کیجئے کہ امتحان سے ایک ماہ پہلے روزانہ رات کو عشاء کی نماز کے بعد سو مرتبہ "یَا حَفِیْظُ" پڑھا کیجئے اور امتحان کے زمانہ میں گھر سے جتنی دیر ٹیسٹ کیلئے باقاعدہ "یَا حَفِیْظُ" پڑھتی رہیں۔ انشاء اللہ ایسی کامیابی ملے گی کہ عقل حیران ہوگی۔

ذہن کی کشادگی کیلئے ہر فرض نماز کے بعد سورہ الم نشرح (پوری سورت) تین مرتبہ پڑھا کریں۔ اور اگر بارش کے پانی پر اسی سورۃ کو سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور تھوڑا تھوڑا اس پانی کو روزانہ تک پی لیں۔ تو ذہن کی قوت میں انشاء اللہ زبردست اضافہ ہوگا۔ یہ عمل میرا بارہا کا آزمودہ ہے۔ آپ بھی اسے اختیار کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اور کامیابی کی صورت میں اپنے رب کا شکر ادا کریں۔ کیوں کہ اسی کی ذات گرامی ہر فائدے کی اصل بنیاد ہے اور اسی کی مرضی کے بغیر کوئی ذرہ کام نہیں کرتی ہے۔ دعا۔

دُبلے پن سے پریشانی

سوال از: یاسمین انجم ـــــ سہارنپور

عرض یہ ہے کہ میں اپنے دبلے پن کی وجہ سے کافی پریشان ہوں۔ میری عمر اٹھائیس برس ہے۔ پہلے میں ایسی نہیں تھی مگر اب کافی کمزور ہوگئی ہوں۔ بھوک بھی کم لگتی ہے۔ اور میرا چہرہ بھی کالا پیلا ہے۔ جس کی وجہ سے میں احساس کمتری کا شکار ہوگئی ہوں۔ آپ کوئی ایسا عمل بتا دیں جس سے میں صحت مند اور موٹی تازی اور میرا چہرہ بھی بھر جائے۔ اگر آپ اس کا جواب طلسماتی دنیا میں دے دیں گے۔ تو آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔

جواب: یہ دنیا درحقیقت دارالمحن ہے۔ یہاں کسی کو پریشانی اس لئے ہے کہ وہ دُبلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور کسی کو پریشانی اس لئے ہے کہ وہ حد سے زیادہ موٹا ہے۔

سکون یہاں ان لوگوں کو بھی نہیں جو حد سے زیادہ موٹے ہیں اور کمال ظلم لاحق ہے۔ کسی کی پریشانی یہ ہے کہ اس کے پاس پیسے نہیں اور مالدار کی پریشانی یہ ہے کہ اس کے پاس بے حد دولت ہے۔ اب وہ پریشان ہے کہ اس بڑھتی ہوئی دولت کی حفاظت انکم ٹیکس افسروں سے، دوستوں اور رشتے داروں سے، فقیروں اور مانگنے والوں سے، چوروں اور اچکوں سے کس طرح ہو۔

بہرحال آپ بھی اسی دارالمحن کی مخلوق ہیں اور آپ کو غم یہ ہے کہ آپ حد سے زیادہ دبلی ہیں۔ یہ دبلا پن یقیناً کسی مرض کی وجہ سے ہے۔ کیوں کہ آپ نے خود ہی لکھا ہے کہ پہلے آپ ایسی نہیں تھیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یا تو آپ کو کوئی دکھ لاحق ہے یا پھر آپ کسی موذی مرض کا شکار ہیں۔ ورنہ موجودہ عمر میں آپ کا اتنا کمزور ہونا غلط ہے۔ اگر آپ بیمار ہیں تو کسی معالج سے رجوع کریں۔ مرض سے نجات کے بغیر کسی بھی غذا سے فربہی حاصل کرنا سود مند نہیں ہوگا۔ قیمتی غذائیں آپ کو فائدہ پہنچانے کے بجائے اس مرض کو فائدہ پہنچائیں گی۔ جو آپ کے جسم میں گھسا ہوا ہے۔ پہلے اسی کو کسی طرح نکالئے پھر موٹا ہونے کا کوئی نسخہ تلاش کیجئے۔

اگلے خط میں لکھئے کہ آپ کو بھوک لگتی ہے یا نہیں؟ اور آپ نے اپنا چیک اپ کرایا ہے یا نہیں مجھے ایسا لگتا ہے کہ آپ کا معدہ بھی متاثر ہے۔ اور آپ کو کوئی نہ کوئی فکر مسلسل بھی ہے ـــــ وہ کیا ہے وہ تو بس آپ ہی جانیں گی ـــــ بہرحال جب تک آپ کسی معالج سے مل کر اس کی رپورٹ پیش نہیں کریں گی میں موٹا ہونے کا کوئی نادر عمل پیش نہیں کرسکوں گا۔ کیوں کہ وہ آپ کیلئے نقصان دہ بھی ثابت ہوسکتا ہے۔

تعلقات کی درستگی

سوال از: نجمہ خاتون ـــــ خان عالم پورہ (سہارنپور)

عرض یہ ہے کہ ہمارے ایک رشتہ دار سے کچھ غلط فہمیوں کی وجہ سے ہمارے اور اُن کے گھر والوں کے تعلقات خراب ہوگئے ہیں۔ پہلے ہمارے اُن سے تعلقات بہت اچھے تھے۔ مگر اب کچھ غلط فہمی کی وجہ سے دونوں کے دلوں میں نفرت آگئی ہے۔ آپ کوئی ایسا آسان سا عمل بتا دیں جس سے ہمارے اور ان کے تعلقات پہلے جیسے ہو جائیں اور دلوں کی نفرت دور ہو کر میل ہو جائے۔

آپ کی بہت بہت مہربانی ہوگی۔ آپ ہمیں اس کا جواب طلسماتی دنیا کے اگلے شمارے میں ضرور دیں۔ میں نے بہت امید میں لے کر آپ کو یہ خط لکھا ہے۔

مہربانی فرما کر اس کا جواب ضرور دیں۔

جواب: سب سے پہلے ایمانداری سے اس بات کا جائزہ لیں کہ اس دوری اور اختلاف میں آپ کا اور آپ کے اہل خانہ کا کتنا قصور ہے۔ اگر آپ کے اپنا قصور محسوس ہو جائے تو اظہار ندامت اور معذرت خواہی میں بالکل تامل نہ کریں۔ خود آگے بڑھ کر معذرت چاہ لیں۔ اور صاف صاف الفاظ میں اپنی غلطی کا اعتراف کر لیں۔ ایسا کر کے آپ انسانیت پر کوئی احسان نہیں کریں گی۔ بلکہ اپنا فرض ادا کریں گی اور یقین کر لیں کہ اگر آپ اور آپ کے اہل خانہ اس فرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول اور پس و پیش کریں گے تو عنداللہ خطاکار رہیں گے۔ اور اس اختلاف کے نتیجے میں جتنے بھی نقصان ہوں گے اس کے ذمہ دار آپ اور آپ کے افراد خانہ ہوں گے اور اگر آپ نے ایمانداری سے محسوس کیا کہ آپ موجودہ اختلاف میں بے قصور ہیں۔ تب آپ کا خود آگے بڑھ کر اختلاف کو ختم کرنے کی نیت سے مخالفین سے ہاتھ ملانا آپ کی شرافت ہوگی اور یہ انسانیت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ اور اس طرح اس اختلاف کو ختم کرنے سے جو بھلائیاں رونما ہوں گی ان سب کا سہرا آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے سر پر بندھے گا اور عنداللہ آپ سب لوگ اجر و ثواب کے حقدار رہیں گے۔

محترمہ ـــــ اس دنیا میں صرف تمناؤں سے کوئی چیز نہیں مل جاتی۔ بلکہ کسی چیز کو حاصل کرنے کیلئے اقدامات بھی کرنے پڑتے ہیں اور پیش کش بھی بنانی پڑتی ہے۔ غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کے بادلوں کو چھانٹنے کیلئے آپ پختہ عزائم کر لیں۔ اور اس سلسلے میں خود آگے بڑھ کر نفرتوں کے آسیب کو محبت اور اخلاق کے منتروں سے ختم کر ڈالئے اور یہ بازی آپ جیت لیجئے۔ تیر اٹھانے سے نت نئے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں جب کہ سر جھکانے سے کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔ اور یقین کر لیں کہ اس دنیا میں سر جھکانے والوں ہی کو سرداری نصیب ہوتی ہے۔ اور سر اٹھانے والوں کا سر قلم ہوتا ہے۔ آپ تعلقات کی استواری کی تمنا کرنے پر قناعت نہ کریں۔ اس سلسلے میں کوئی عمل بھی کارگر نہیں۔ تاہم جب آپ نے روحانی عمل دریافت کیا ہے تو ایک کلو شکر پر پانچ سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پڑھ کر دم کر کے ناراض لوگوں کو کھلا دیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تو ہر روز تین سو مرتبہ پڑھ کر سجدے کی حالت میں اختلافات کے خاتمے کی دعا کریں۔ انشاء اللہ بدگمانیوں کی گھٹائیں چھٹیں گی اور خوشیوں اور خوش گمانیوں کا سورج طلوع ہوگا۔ ایک بار پھر رشتے داریوں کو گرمادے گا۔

وہم کا علاج

سوال از: شائستہ حنا ـــــ سہارنپور

جناب طلسماتی دنیا میں آپ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ لوگوں کی مشکلات حل کرتے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرا بھی مسئلہ حل کریں۔ میں بہت پریشان ہوں۔ ایک سال سے میں وہم میں مبتلا ہوں۔ مجھے ہر چیز ناپاک نظر آتی ہے۔ مجھے وہم رہتا ہے کہ میرے اوپر چھینٹ آئی ہے تو ایک گھنٹہ میرا پاک کرنے میں لگ جاتا ہے۔ اب میرا یہ حال ہے کہ میں گھر میں درخت پلنگ پر بیٹھ سکتی ہوں۔ کہیں میرے کپڑے ناپاک نہ ہو جائیں۔ میری جائے نماز الگ رکھی ہے۔ جس پر میں کسی کو نہیں بیٹھنے دیتی۔ میری عمر بائیس سال ہے۔ ابھی سے میرا یہ حال تو آگے کیا ہوگا۔ یہ سوچتی ہوں تو بہت روتی ہوں۔ حالانکہ میں پہلے گھر میں سب سے زیادہ کام کرتی تھی اور اب صرف کھانا بناتی ہوں۔ گھر کے سب لوگ مجھ سے پریشان ہیں۔ مجھے گری ہوئی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ میں خود بہت پریشان ہوں۔ میرا سارا دن میرا ادھر ادھر گزر جاتا ہے۔ دعا ہے دور ہو گر دعا مانگتی ہوں۔ یہ لگتا ہے خدا کرے مجھے وہم نہیں آتا ہی نہ شروع ہو جائے نمازی پابند ہوں۔ پہلے میرے ابو نے بہت دم کر دیا تھا جس سے میرے سر کا ہر وقت درد رہتا تھا۔ مگر علاج کرانے سے ٹھیک ہوگیا تھا۔ اب پھر میرے ایک دوسری کو لگا یا تو اس نے بتلایا کہ جادو لگا دیا گیا ہے۔ خدا کیلئے مجھے ایسی کوئی ایسا وظیفہ بتائیے کہ میرا وہم ہٹ جائے۔ آپ میرے سوال کا جواب صرف کتاب میں ہی شائع کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

میرے خط کا جواب جلد از جلد دینے کی مہربانی فرمائیں۔

جواب: تمہارا مرض وہم سے تعلق رکھتا ہے اور ارباب عقل تو یہ فرماتے ہیں کہ وہم کا علاج تو حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا لیکن ارباب توحید کا خیال اور عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں کوئی بیماری خواہ وہ وہم اور وسوسے ہی کیوں نہ ہو۔ ایسی نہیں ہے جس کا علاج اللہ نے نہ پیدا کیا ہو۔ ہمارے معبود حقیقی نے مرض کو پیدا کرنے سے پہلے اس کا علاج پیدا کیا ہے۔ اگر وہ کسی مرض کو پیدا کرتے اور اس کا علاج نہ بناتے تو اس کی شان کریمی پر حرف آتا۔ اور بندوں کو شکوہ ہوتا۔ انہوں نے اپنے بندوں کی شکایت کو رفع کرنے کیلئے جتنے بھی امراض بنائے ہیں۔ ان سے بچنے اور انہیں رفع کرنے کی تدابیر اور دوائیں بھی بنائی ہیں۔ یا پھر روحانی طریقے پیدا کئے ہیں۔ تاکہ انہی کا سہارا لیکر ہم امراض جسمانی اور روحانی سے محفوظ رہ سکیں۔

آپ رات کو سونے سے پہلے ایک تسبیح "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" اور صبح کو نماز فجر کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ سو مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ ایک مہینے میں آپ کو مذکورہ بیماری سے نجات مل جائے گی۔

گردشِ تقدیر

سوال از: حافظ محمد شفیق ـــــ ضلع راجسٹری۔

ہماری امی بہت پریشان رہتی ہیں۔ کچھ قرض کی وجہ سے ہمارے ابو بھی پریشان رہتے ہیں۔ دو لڑکیوں کی شادی کی، کچھ اس کی وجہ سے کچھ کھیتی کرتے ہیں۔ تو صحیح کھیتی نہ ہونے کی وجہ سے ایک لڑکی کی رخصتی پھر اُن کو کرنا ہے جس کی وجہ سے وہ ہر وقت سوچ میں رہتے ہیں۔ شہر میں دو بھینس ہیں اس کا بھی دودھ نہیں ہوتا جس سے کچھ آسانی ہوتی۔ ایک بار ٹریکٹر کیا۔ فصل بیٹا کیا تو پوری فصل سب خراب ہوگیا۔ کچھ بیماری کی وجہ بھی ہے۔ آپ اُن کے لئے کوئی خاص دعا لکھیں جس کی برکت کی وجہ سے اللہ اُن کی تمام پریشانی کو دور فرما دے آمین۔

اور ایک خاص بات یہ ہے کہ میں پانچ بہنوں کے بیچ میں اکیلا ہوں۔ ہمارے والد صاحب کا انتقال ہوئے سات سال ہوگئے۔ اُن کے سامنے چار بہنوں کی شادی ہوگئی تھی۔ اس کے بعد میں نے ایک بہن کی شادی اور کی۔ اب ہمارے ایک اور بہن ہے۔ اس کی شادی نہیں ہو رہی ہے۔ اور اس کی عمر چوبیس کو ختم ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے شادی نہیں ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ سے ہماری والدہ بہت پریشان رہتی ہیں۔ آپ اُن کے لئے بھی کوئی خاص دعا لکھیں۔ جس کی وجہ سے شادی ہو جائے

اللہ پاک سے ہم لوگ بہت دعا کرتے ہیں۔

میرا نام حافظ محمد شفیع ہے۔ ہمارے اوپر بھی کچھ پریشانی ہے۔ ہم دو ہم دونوں میاں بیوی رہتے ہیں۔ اس کے بعد گھر میں بچے ہیں۔ جون میں جو آپ کی طلسماتی دنیا بھیجی تھی اس میں سے میں نے دعا پڑھنا شروع کیا ہے۔ جسے اللہ پاک نے ہماری تمام پریشانی کو دور کر دیا۔ اب رزق کی زیادتی کیلئے کوئی خاص دعا لکھیں۔ آپ ہمارے ان سوالات کے جواب جلد دینے کی کوشش کرنا۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ اب ہم نے ہر مہینے کی کتاب لینا شروع کر دیا ہے۔

جواب بیٹی کی شادی کیلئے یہ عمل کرائیں کہ ہر بدھ یا جمعہ کو عصر کی نماز کے بعد سورۂ یوسف کی تلاوت کر کے بیٹی کی شادی کیلئے دعا کریں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر کوئی مناسب پیغام موصول ہوگا۔ رزق کی فراوانی کیلئے گھر کا ہر فرد رات کو عشاء کی نماز کے بعد "یا واسع" ستر مرتبہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ ایک ماہ بھی گزرنے نہ پائے گا کہ گھر میں خیر و برکت کے آثار پیدا ہوں گے اور وسعتِ رزق کی صورتیں نمودار ہوں گی۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ جس شخص نے اللہ کو "اکبر" مانتے ہوئے اسے ہر شے پر قادر سمجھتے ہوئے اس کے اسماء کا ورد کیا۔ وہ کبھی اچھے نتائج سے محروم نہیں رہا۔ آپ بھی پورے ایمان و یقین کے ساتھ ان کے اسم مبارک "یا واسع" کا ورد کریں۔ انشاء اللہ رزق میں وسعت پیدا ہوگی اور ہر طرف سے خوشیوں کی خبریں موصول ہوں گی۔

میرے بیٹے پر کیا ہے؟

سوال از۔ نام درج نہیں ہے

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں نے آپ کی میگزین طلسماتی دنیا خرید کر پڑھنا شروع کیا۔ میں قریب تیس برس سے پریشان ہوں۔ شادی کے پہلے سے اور میرے لڑکے لڑکی ماشاء اللہ بڑے ہو گئے ہیں۔ مجھے رات میں کچھ نظر آتا ہے۔ کوئی سینے پر سوار ہو جاتا ہے۔ اور ہمارے بیٹے سے آواز آیا کرتی ہے۔ جس سے میں بہت پریشان ہوں۔ میں نماز پڑھتی ہوں، قرآن شریف پڑھتی ہوں۔ بیٹے سے آواز آتی ہے اس میں کچھ نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے کوئی بھی نہ ہو مذاق اڑاتا ہے۔ اس میں کچھ نہیں ہے۔ میں اللہ سے دعا مانگتی ہوں جو بھی لوگ ہوں یا اللہ تمہاری نہیں سنے گا۔ ان لوگوں کو اللہ رسول قرآن حدیث سے اتنی نفرت ہے۔ میں لکھ نہیں سکتی۔

خواب میں اتنی گندی حرکت کرتے ہیں کہ میں نماز نہیں پڑھ سکتی۔ اور اس کا اثر سارا دن رہتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان لوگوں نے ہمارے بیٹے پر گھر بنا لیا ہے۔ ہمارا کلیجہ نوچ کر کے بہت خوش ہوتے ہیں۔ اندر سے جتنا ہو دشمن ہے۔ ایسا ہے زیادہ دنیا والوں کو دشمن بنا رہا ہے۔ جو میں اپنے بچوں کیلئے اللہ سے دعا مانگتی ہوں تو کہتے ہیں تمہارے بچوں ان کے لڑکوں کو ایسا کریں گے۔ جس کو ہمارا دشمن بنا رہا ہے۔ دوست کو ایک منٹ میں دشمن بنا دیتے ہیں اور بولتے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میرے سینے میں کوئی نے سیکھ لے رہا ہے۔ میں اپنے لڑکے کو سوچا دیکھتی کہ رعب میں بیٹی دول۔ ہم دونوں بیوی یہ چاہ رہے تھے کہ ہم لوگ کہیں بیٹے کہ دونوں کے درمیان وہ دشمن ہے دونوں کو دور کریں والا جو تمہارا دشمن ہے وہ جائے گا۔ ہمارا دل نہیں جا سکا۔ اس کو بھیج دیا ہمارے دل پر کیا گزری۔ یہ تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اگر خط آپ تک پہنچ جائے تو پڑھ ضرور لیجئے گا۔ اگر اس لڑکے کو خواب آتا ہے یا پیسہ آتا ہے تو وہ لوگ اتنا برا بولتے ہیں کہ سنی نہیں جاتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہر وقت ہم لوگوں کے بیچ ہوا ہی کیا تاکہ ہمارے آج وہ ہم کو گالی دیں۔ چاہے جتنا اچھائی کریں بولیں مگر دشمن کم نہیں ہوتے۔ ایک دم دکان چلتے چلتے رک جاتی ہے۔ میاں جی کہتے ہیں یہ کیا ہو جاتا ہے۔ ہماری طبیعت بہت گھبراتی۔ میں کیا جاتی ہوں۔ یہ کچھ لکھا گیا ہے وہ رہا۔ میں قرآن شریف پڑھتی ہوں۔ اور سورۂ یٰسین، سورۂ مزمل، سورۂ رحمٰن، سورۂ واقعہ، سورۂ کہف کی آخری آیت، سورۂ مدثر، سورۂ نور، سورۂ بقرہ کی آخری آیت، سورۂ حشر کی آخری آیت اور پاروں کی چھوٹی چھوٹی آیت پڑھتی ہوں۔ ہر نماز میں روز ہی کا کوئی ذکر کی وظیفہ ضرور پڑھتی ہوں۔ اللہ دیتا ہے۔ بندے تو کام کیسے چلے۔ مگر یہ لوگ ہر کام میں روڑا اٹکا دیتے ہیں۔ کسی وقت تو ایسا لگتا ہے جیسے سینے کے اندر کوئی بہت غصے میں ہے۔ میں تو سب ادا کرنے لگتی ہوں۔ مجھے معاف کر دو۔ میرا میرے بچوں کا میرے شوہر کا پیچھا چھوڑ دو۔ وہ لوگ سنتے نہیں ہیں۔ لڑکی کی شادی رکے ہوئے ہیں۔ لاکھ کوشش کرنے کے باوجود کامیاب نہیں ہو پا رہے ہیں۔ دعا تعویذ بہت کئے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ یہی کہتے ہیں۔ اس میں کیا رکھا ہے۔ کبھی کو دو سو کسی کو چار سو کبھی کو سو۔ اسی طرح سے ہزاروں روپیہ برباد کر چکی ہوں۔ کوئی کہتا ہے عمل ہے کوئی جادو ٹونہ کوئی کچھ کہتا۔ کوئی کچھ کہتا۔ میں کیا کروں۔ اس خط کو پڑھ ضرور لیجئے گا۔ میں نے آج تک کسی کو اپنے گھر میں نہیں بتایا ہے۔ کہ میرے بیٹے سے آواز آتی ہے۔ اور تم لوگوں کے یہ خلاف بولتے ہیں۔ مجھے شرم لگتی ہے میرے بچے میرے شوہر بے حد شریف ہیں۔ آپ مجھے کوئی عمل بتائیے آسان سا جس کو پڑھ لیا کروں۔ ان سے پیچھا میرا چھوٹ جائے۔

خواب میں کبھی ہندو پنڈت جیسے دکھائی دیتے ہیں۔ کبھی کوئی عورت کبھی کالے کالے آدمی ایسے سب کیا ہے۔ ایسی نظرت کا آسیب آپ نے نہ دیکھا ہوگا۔ یہ بہادر میاں کے سینے سے بہت نفرت کرتے ہیں۔ آپ نے جو لکھا ہے جنات خبر ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خط روئے زمین کے جنات کے نام یہ آپ کے یہاں سے کیسے آ سکتا ہے۔ ہم لوگ تو کچھ نہیں سمجھتے۔ آپ کی کتاب پڑھنے سے سکون ملتا ہے۔ ہمارا بھی کام بن جائے اس روحانی کتاب سے۔

مہربانی کر کے برا دلنے کا خط اچھا ہو گیا ہے۔ پڑھ ضرور لیجئے گا۔ جواب ضرور دیجئے گا۔ جو غلطی ہو گئی ہو معاف کر دینا۔ یہ بتا دیجئے بیٹے پر کیا ہے؟

جواب آپ اوپری اثرات کی شکار ہیں۔ بہتر ہوگا کہ آپ کسی عامل سے رجوع کریں۔ ورنہ پھر یہ کریں کہ سورۂ مزمل گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر لیں۔ پھر یہ پانی صبح شام پی لیا کریں۔ انشاء اللہ ایک مہینے تک لگاتار یہ پانی پینے سے اوپری اثرات کا چکر ختم ہو جائے گا۔ یا کم ہو جائے گا۔ نماز کی پابندی رکھیں اور روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت ایک بار ضرور کیا کریں۔ انشاء اللہ رفتہ رفتہ آپ کو وجود

UPLOAD BY SALIMSALKHAN

صورت حال سے نجات ملے گی۔ اگر آپ اس سلسلے میں روحانی مرکز کی خدمات حاصل کرنا چاہیں تو حوالی لفافہ روانہ کریں۔ آپ کو تفصیلات سے آگاہ کر دیا جائیگا۔

عامل بنانا چاہتے ہیں

سوال از۔ عبدالقدوس ــــــ فتح ضلع فتح آباد (یو پی)

بعد سلام کے عرض گزارش ہے کہ بندہ اس وقت بہت ہی پریشان ہے۔ بندے کے پاس کتاب تو ہے لیکن اس میں کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ ساری ساعتوں اور قواعد کا بھی خیال رکھتے ہوئے عمل کرتا ہوں۔ پر کوئی بھی عمل کامیاب نہیں ہوتا۔ کچھ دن پہلے میرا کچھ سامان چوری ہو گیا تھا۔ بہت ہی تلاش کیا۔ لیکن نہیں ملا۔ پھر میں نے عمل کا سہارا لیا پر کوئی بھی عمل کامیاب نہ ہوا۔ ہماری زمین پر چند لوگوں نے ناجائز قبضہ کر لیا ہے اور کسی طرح خالی نہیں کر رہا ہے۔ اسی وجہ سے بندہ بہت ہی پریشان ہے۔ اگر حضرت کوئی عمل یا وظیفہ ایسا لکھ کر روانہ کریں۔ جس سے میں عامل ہو جاؤں اور ایسا عمل لکھ دیا جس میں کسی چیز کا خطرہ نہ ہو اور ہر عمل کامیاب ہو جائے۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

جواب اگر آپ کی خواہش عامل بننے کی ہے تو محنت کیلئے تیار ہو جائیں۔ اور آہستہ آہستہ سلیقے اور روحانی تہذیب کو سامنے رکھتے ہوئے فطری چال سے منزل کی طرف بڑھیں۔ ایک دم آسمان پر جست لگانے کی کوشش نہ کریں۔ ورنہ منہ کے بل گریں گے اور ہڈی پسلی ایک ہو جائے گی۔ جو لوگ کسی بھی لائن میں کامیابی کا حصول چاہتے ہیں وہ اس لائن کے قواعد و ضوابط پر نظر رکھتے ہیں اور اس لائن کے ماہرین سے اپنا ربط و ضبط پیدا کرتے ہیں۔ چند کتابیں پڑھ کر میدان میں کود جانا عقلمندی ہے نہ سلامت روی۔ اگر آپ نے عامل بننے کا فیصلہ کر لیا ہے تو جب تک آپ کو کسی باعمل عالم عامل سے کام کرنے کی اجازت نہ مل جائے آپ یہ کام نہ کریں۔ پہلے اس لائن کے بنیادی اسباق کو از بر کریں۔ پھر کسی کی اجازت سے ضرورت مندوں کا علاج کریں۔ رزق اور تمام اگر صرف اپنا کو نظر انداز کر دیتے ہیں تو پھر گمراہیاں پھیلتی ہیں۔ اور شیطان ان گمراہیوں کا فائدہ اٹھا کر عقیدے خراب کرنے کی راہیں بنا لیتا ہے۔ آپ نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ آپ نے شرائط و قواعد کو ملحوظ رکھ کر بھی عمل کیا تو بھی کامیابی نہیں ملی۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ نے سب سے پہلے بنیادی شرط ہی کو پامال کر دیا تھا۔ اور وہ یہ تھی کہ کامل کی رہنمائی۔ صرف کتابوں سے علوم حاصل نہیں ہوتے۔ علوم کی تحصیل و تکمیل کیلئے ضروری ہے کسی مستند اور باضابطہ استاد سے رشتہ تلمذ۔ جو علم استاد کی رہنمائی کے بغیر حاصل ہوتا ہے اس پر خود صاحب علم کو بھروسہ نہیں ہوتا اور دوسرے بھی اس کے علم پر اعتبار نہیں کر پاتے۔

ایسا کوئی وظیفہ ابھی تک ایجاد نہیں ہوا ہے کہ جسے پڑھ کر کوئی منٹوں اور سیکنڈوں میں عامل بن جائے۔ آپ اگر عامل بننے کا ارادہ کر چکے ہیں تو ہماری رائے یہ ہے کہ پہلے اس لائن کے بنیادی اسباق کو از بر کریں۔ اور پھر رفتہ رفتہ قدم اٹھائیں۔

ورنہ عامل صحیح بنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوگا۔

درد سر سے پریشانی

سوال از۔ تاج الدین ــــــ ارریہ (بہار)

اللہ آپ کی عمر دراز کرے۔ روحانی دنیا کے ذریعے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ میرے سر میں درد رہتا ہے۔ ہفتے میں دو دن ضرور درد ہوتا ہے۔ بہت ترکیب کر کے تھک چکا ہوں۔ لیکن کارگر نہ ہوئی۔

جب سر میں درد ہوتا ہے، ہیں معلوم ہو کیسے، بہت بڑے مرض میں گھر رہا ہوں۔ اس لئے آپ کوئی ترکیب بتا دیں۔ یا کوئی عمل بتا دیں۔ تاکہ اس سے نجات پا سکوں۔ بڑا کرم ہوگا۔

جواب آپ کے جب بھی سر میں درد ہو کسی سے سات مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر دم کرا لیا کریں یا خود سات مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے انہیں اپنے سر پر پھیر لیں۔ انشاء اللہ درد موقوف ہوگا۔ اور چند بار ایسا کرنے کے بعد انشاء اللہ پھر کبھی درد سر کی شکایت نہیں ہوگی۔ یہ حروف لکھ کر پیشانی پر باندھ لینے سے بھی درد کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

آپ ایک کاغذ پر یہ حروف لکھ کر تعویذ بنا کر رکھ لیں جب بھی درد ہو اس کو کالے رنگ کی پٹی میں باندھ کر اپنی پیشانی پر باندھ لیں۔ تعویذ پیشانی پر رکھیں۔ اور پٹی کی گرہ سر کے پیچھے لگائیں۔ انشاء اللہ درد ختم ہوگا۔

حروف یہ ہیں "ا م ع ل ہ" ان حروف سے پہلے بسم اللہ وغیرہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لکھنے والا لکھنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لے تو افضل ہے۔

ایک بھول کی تلافی

سوال از۔ فرقان کاظمی ــــــ راجپور

نقشے کے ورم کے تحت آپ نے جو جواب دیا ہے۔ اس میں آپ نے قرآن کریم کی تین آیتوں کی نشاندہی نہیں کی۔ شاید بھول گئے۔ براہِ کرم اگلی اشاعت میں ان آیات کی نشاندہی فرمائیں۔

جواب فی الواقع ستمبر کے شمارہ میں صفحہ ۴۳ پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہم سے یہ بھاری غلطی ہو گئی تھی کہ ہم نے جن آیات کو نقشے کے ورم میں مفید بتایا تھا، ان کا ذکر کرنا بھول گئے۔ آپ کی نشاندہی کا بہت شکریہ۔

نوٹ کر لیں وہ آیات یہ ہیں۔

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ … [illegible]

… [illegible]

طریقہ ستمبر کے شمارے میں لکھ دیا گیا تھا ــــــ اس لئے یہاں لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

بالوں کا جھڑنا

سوال از: مشتاق فخرالدین

بعد سلام کے عرض یہ ہے کہ میرے بال تقریباً تین سال سے بہت جھڑ رہے ہیں، اس وجہ سے میرے بال بہت ہی کم رہ گئے ہیں۔ بالوں کو جھڑتا دیکھ کر مجھے بہت دکھ ہوتا ہے۔ میں نے بہت چیزیں استعمال کر کے دیکھ لیں۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مہربانی کر کے آپ کوئی ایسی دوا، دعا بتائیں کہ میرے بال جھڑنا بند ہوجائے اور جو بال جھڑ چکے ہیں وہ پھر سے نکل آئے اور بال گھنے بھی ہوجائیں۔

جواب: بالوں کا جھڑنا بالعموم دماغی کمزوری یا پھر اوپری اثرات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس لئے جب بال ضرورت سے زیادہ جھڑنے لگیں تو دونوں ہی طرح کے علاج پر توجہ دینا چاہئے طبی علاج بھی کرنا چاہئے اور روحانی علاج بھی۔ کسی ایک علاج سے غفلت بالوں کیلئے مضر ثابت ہوسکتی ہے۔ بالوں کی حفاظت کیلئے ایک مجرب روحانی طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی تیل پر ۴۱ مرتبہ سورۃ وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ (سپارہ ۳۰) پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ یا کسی اور سے دم کرالیں۔ اور روزانہ رات کو اس تیل سے سر میں مالش کریں۔ انشاء اللہ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ عمل کرنے سے بال سیاہ چمکدار اور لمبے ہوجائیں گے۔ ہم نے جسے بھی یہ نسخہ بتایا ہے۔ وہاں سے کامیابی کی اطلاع ملی ہے۔ آپ بھی اللہ کے کلام پر ایمان ویقین کے ساتھ یہ عمل کریں۔ اور پھر کلام اللہ کا کرشمہ اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کریں۔

حافظے کی کمزوری

سوال از: جان عالم

بعد آداب کے عرض یہ ہے کہ میری دو بچی ہے بڑی لڑکی کا نام نکہت حسن اور چھوٹی بچی کا نام نازیہ حسن ہے۔

نازیہ حسن ضرورت سے زیادہ نٹ کھٹ ہونے کے بنا پر پڑھائی لکھائی کی جانب بالکل توجہ نہیں دیتی ہے اور پڑھا ہوا سبق بہت جلد بھول جاتی ہے براہ کرم آپ کوئی آسان سا نسخہ یا آسان سا عملیات بتائیں جس سے میری بچی کا حافظہ تیز ہوجائے مجھے ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر نازیہ دو سال ایک ہی کلاس میں لگاتار فیل ہوتی رہی تو اسکول والے اسے اسکول سے نکال دیں گے۔ جبکہ ہم اسے ٹیوشن بھی دلواتے رہتے ہیں۔

جواب: جہاں تک حافظے کی کمزوری کا معاملہ ہے تو اس کیلئے بہت سارے طریقے ہیں جن پر عمل کر کے یہ کمزوری رفع ہوسکتی ہے۔ آپ کسی یونانی معالج سے رجوع کریں۔ اور یونانی دوا لے دیں۔ تاکہ دماغ اور حافظے کی کمزوری رفع ہو جائے اور ہر روز ۱۱ مرتبہ سورۃ والشمس پڑھ کر اور دم کر کے رکھ لیں۔ اور دوا کے ساتھ روزانہ دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اس سے بھی حافظے کی کمزوری رفع ہوگی۔ اب رہا تعلیم کے سلسلے میں عدم توجہ یا عدم دلچسپی کا معاملہ تو اس کا تدارک تو ماں باپ ہی کر سکتے ہیں۔ وہ کسی

مسائل کے بس کی بات نہیں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ بچے کا دھیان تعلیم کی طرف لگانے کیلئے بہت سوجھ بوجھ اور حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ مار پٹائی یا زبانی ڈانٹ ڈپٹ سے مسئلہ سلجھنے کے بجائے مزید الجھ سکتا ہے۔ آپ پیار سے انعام دینے کے لالچ سے جو چیزیں نازیہ کو پسند ہوں وہ اسے اس شرط پر لاکر دینے کا وعدہ کریں کہ اگر تم امتحان میں کامیاب ہوجاؤ گی تو تمہیں ملیں گی وغیرہ۔ اس انداز سے آپ اس میں تعلیم کے ذوق کو ابھاریں۔ اور جب وہ رات کو سوجایا کرے تو اس پر یَا کَرِیْمُ ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ اس عمل سے بھی اس میں سلامت روی پیدا ہوگی ——— اور تعلیم کا ذوق ابھرے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

آپ کا دوسرا سوال ہمارے نزدیک غیر ضروری تھا۔ اس لئے اسے حذف کر دیا گیا۔

جنات تابع کرنے کا ذوق

سوال از: مجاہد عالم ——— (رامپور، دیوبند)

میں کن الفاظوں میں طلسماتی دنیا کی تعریف کروں۔ بس میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ قلم رک رہا ہے۔ کہ طلسماتی دنیا کسی ایک مضمون کے تعریف کے قابل نہیں بلکہ ہر مضمون قابل تعریف ہے۔

جنات نمبر جب میں نے پڑھا تو اس میں جنات تابع کرنے کا طریقہ پڑھا اس میں طریقہ نمبر ۸ کے بارے میں بتائیں کہ اس کا حصار کیا ہے اور کیا اس میں مزید جنات پڑتا ہے۔ کیا مرید بن کر ہی عمل کرنا بہتر ہے۔ میری عمر ۱۵ سال ہے کیا اس عمر میں یہ عمل کرسکتا ہوں۔ مہربانی کر کے بتائیں۔ کیوں کہ مجھے جنات تابع کرنے کا بہت شوق ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں جنات تابع کر کے لوگوں کی مدد کروں آپ کچھ بتائیں۔

جواب: ذوق تو دنیا میں کسی بھی چیز کا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اہل عقل ذوق کی تکمیل کیلئے جدوجہد کرتے ہیں۔ اور نادان لوگ خوابوں اور خیالوں کی دنیا میں گم رہتے ہیں۔

آپ جنات تابع کرنا چاہتے ہیں۔ یہ چاہت ایسی نہیں ہے کہ پوری نہ ہوسکے لیکن یہ چاہت ایسی بھی نہیں ہے کہ چٹکی بجاتے ہی پوری ہوجائے۔ اس کیلئے آپ کو اتنی محنت کرنی پڑے گی کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔

جس دور میں انسان اپنی بیوی کو اپنا تابع نہیں کرپا رہا ہے۔ اس دور میں جن کو تابع کرنا کیسے ممکن ہے۔؟

آپ لوگوں کی مدد جنات تابع کئے بغیر بھی کرسکتے ہیں۔ تو پھر اس چکر میں کیوں پڑتے ہیں۔؟

درس ۱۵ ——— قسط ۱۵

درسِ عملیات

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

زکوٰۃ کی پانچویں قسم یہ ہے کہ جو بھی عمل پڑھنا ہے اس کے حروف گن لئے جائیں کہ کتنے ہیں اور پھر اس کے حروف کے اعداد حاصل کر لئے جائیں۔ اور حروف کی تعداد کو اعداد سے ضرب دے دیا جائے۔ حاصل ضرب کے طور پر جو عدد نکلے اتنی ہی تعداد میں روزانہ اس عمل کو پڑھا جائے۔ چالیس روز تک لگاتار ——— زکوٰۃ کی یہ قسم زکوٰۃ کبیر کہلاتی ہے۔ اور یہ اب تک کی بیان کردہ تمام قسموں سے زیادہ قوی ہے۔ یہ زکوٰۃ عمر بھر کام دیتی ہے۔ یعنی ایک بار اس طرح اگر کسی عمل کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی تو پھر دوبارہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی تا عمر ضرورت نہیں پڑے گی۔ بشرطیکہ حروف کی تعداد کے مطابق روزانہ عمل کا ورد رہے۔

اس تفصیل کو مثال سے سمجھیں۔ مثلاً آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ بسم اللہ کے متعلق عملیات میں آپ بڑی تاثیر اٹھا سکیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے آپ بسم اللہ کے حروف دیکھیں کہ کتنے ہیں۔ آپ نے بسم اللہ کے حروف شمار کیے تو معلوم ہوا کہ وہ ۱۹ ہیں۔ اس کے بعد آپ نے ان حروف کے اعداد برآمد کیے تو معلوم ہوا کہ وہ ۷۸۶ ہیں۔ اب آپ ۱۹ کو ۷۸۶ سے ضرب دے دیں۔ حاصل ضرب ۱۴۹۳۴ آئے گا۔ اس تعداد میں یعنی ۱۴۹۳۴ مرتبہ روزانہ بسم اللہ کو اگر چالیس روز تک پڑھ لیا جائے تو زکوٰۃ کبیر ادا ہوگی۔ اس کے بعد بسم اللہ کا جو بھی عمل کیا جائے گا وہ انشاء اللہ موثر ثابت ہوگا ——— اور فوراً ہی اس کے نتائج برآمد ہوں گے۔

زکوٰۃ کی چھٹی قسم یہ ہے کہ زکوٰۃ کبیر کی تعداد کو عمل کے حروف کی تعداد سے ضرب دے دیا جائے اور حاصل ضرب کے طور پر جو عدد نکلے اتنی تعداد میں روزانہ عمل کو چالیس روز تک پڑھا جائے۔ مثلاً بسم اللہ کے زکوٰۃ کبیر کی تعداد ۱۴۹۳۴ ہے۔ اب اس کو بسم اللہ کے حروف کی تعداد ۱۹ سے ضرب دیں تو حاصل ضرب ۲۸۳۷۴۶ آئے گا۔ اگر کوئی شخص اتنی مرتبہ روزانہ بسم اللہ کو پڑھے گا تو عمل کے اندر زبردست قوت پیدا ہوگی۔ اور بسم اللہ کے مؤکلین روزانہ عامل سے بالمشافہ ملاقات کرنے آئیں گے۔ زکوٰۃ کی یہ قسم زکوٰۃ اکبر کہلاتی ہے ——— اور یہ زکوٰۃ کبیر سے زیادہ قوی ہے۔

زکوٰۃ کی ساتویں قسم یہ ہے کہ زکوٰۃ اکبر کی تعداد کو حروف عمل سے ضرب دے دیا جائے اور جو عدد حاصل ضرب کے طور پر برآمد ہوں۔ اتنی ہی تعداد میں روزانہ عمل چالیس روز تک پڑھا جائے۔ مثلاً بسم اللہ کے زکوٰۃ اکبر کی تعداد ۲۸۳۷۴۶ ہے۔ اب اس تعداد کو جب آپ ۱۹ سے ضرب دیں گے تو ۵۳۹۱۱۷۴ آئے گا۔ اتنی مرتبہ بسم اللہ کو اگر روزانہ پڑھا جائے تو زکوٰۃ ادا ہوگی ——— اور عمل کے مؤکل عامل کے تابع اور غلام بن جائیں گے اور آنکھ کے اشارے پر کام کریں گے۔ عامل جو بھی حکم دے گا وہ تعمیل کریں گے۔ اور سمندر کی گہرائی میں چھپی ہوئی دولت اور زمین میں پوشیدہ خزانوں کی خبریں دیں گے۔ زکوٰۃ کی یہ قسم زکوٰۃ کبائر کہلاتی ہے اور زکوٰۃ اکبر کے مقابلے میں بہت زیادہ قوی ہے۔

زکوٰۃ کی آخری قسم یہ ہے کہ زکوٰۃ کبائر کی تعداد کو حروف عمل کی تعداد سے ضرب دیں۔ حاصل ضرب کے طور پر جو اعداد آئیں۔ اتنی مرتبہ روزانہ عمل کو چالیس روز تک پڑھیں۔ مثلاً بسم اللہ کے زکوٰۃ کبائر کی تعداد ۵۳۹۱۱۷۴ ہے۔ اب اس کو ۱۹ سے ضرب دیا تو حاصل ضرب ۱۰۲۴۳۲۳۰۶ آیا ہے۔ اتنی مرتبہ بسم اللہ کو روزانہ اگر پڑھ لیا جائے تو زکوٰۃ ادا ہوگی جو شخص عمل کی یہ زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے وہ عامل روحانی بادشاہ بن جاتا ہے۔ اور اس کے بعد اگر وہ ایک مرتبہ بھی عمل کو پڑھ کر کسی کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لے تو انقلاب پیدا کر دے۔ اگر پتھر کو بھی دیکھے گا تو اس میں شگاف پیدا کر دے گا ——— اگر ایسا عامل اڑتے ہوئے پرندے کو نظر سے دیکھ لے تو پرندہ زمین پر آگرے زکوٰۃ کی یہ آخری قسم اکبر الکبائر کہلاتی ہے۔ اور اس کے بعد زکوٰۃ کی کوئی اور قسم نہیں ہے۔

بعض اعمال میں حروف کی تعداد بھی کم ہوتی ہے اور حروف کے اعداد بھی کم ہوتے ہیں۔ اس صورت میں زکوٰۃ بڑی سی بڑی بھی ادا ہوجاتی ہے۔ لیکن آج کے زمانہ میں اگر صرف زکوٰۃ کبیر ہی ادا کر دی جائے تو بہتر ہے۔ کیوں کہ اس زمانہ میں ہمتیں بھی پست ہیں، تندرستیاں بھی پہلے جیسی نہیں ہیں اور فرصت بھی نہیں ہے۔ لہٰذا زکوٰۃ کبیر ہی کا حصہ کرلینا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

نبیوں کی شریکِ حیات

قسط ۵

حسن الہاشمی قاسمی فاضل دارالعلوم دیوبند

آسنات زوجہ یوسف علیہ السلام

جب یوسف علیہ السلام قید خانے سے رہا کئے گئے تو فرعون مصر کا اس کے خواب کی تعبیر بتانے کی وجہ سے وہ بہت محبوب ہو گئے تھے۔ فرعون نے جس کا نام ریان بن ولید بن دومع تھا، ان کو حسب خواہش تمام مملکت کا خزانچی بنا دیا اور انہیں جہاں پناہ کا خطاب دیا، اور تمام ملک مصر میں بہت عزت افزائی ہوئی۔ یوسفؑ کی عمر اس وقت تیس سال کی تھی۔

اسی زمانہ میں شہر اون میں ایک کاہن رہتا تھا جو اپنی دینداری اور شرافت کی وجہ سے بہت معزز اور ذی مرتبہ سمجھا جاتا تھا۔ ملک ریان کی اس پر خاص عنایت تھی۔ اس کا نام فوطیفرع تھا اور اس کی بیٹی تھی جس کا نام آسنات تھا۔ اس سے فرعون مصر نے یوسفؑ کا نکاح کر دیا۔ اور آسنات کا یوسفؑ سے بیاہ کر کے اون سے مصر کے دارالسلطنت میں لے آیا۔

آسنات بھی اپنے باپ فوطیفرع کاہن کی طرح راست باز اور نیک تھی۔ اور اپنے پورے خاندان سے زیادہ خوش قسمت تھی۔ اس لئے کہ اس کو یوسفؑ کی بیوی بننے کی عزت حاصل ہوئی۔ آسنات نے زندگی بھر بڑی خوشی کے ساتھ یوسفؑ کی خدمت میں رہی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بطن سے یوسفؑ کو دو بیٹے بھی دیئے اور یہ دونوں فرزند ملک مصر میں قحط پڑنے سے پہلے (جس کی یوسفؑ نے خواب کی تعبیر کے سلسلے میں پیشین گوئی کی تھی) پیدا ہو چکے تھے۔ یوسفؑ نے پہلے بیٹے کا نام منسّیٰ رکھا اور جب یہ پیدا ہوا تھا تو نہایت خوشی منائی گئی۔ دوسرے بیٹے کا نام افرائیم رکھا۔

یوسفؑ اور آسنات نے اطمینان اور خوشی کے ساتھ اپنی زندگی کے پُرلطف دن گزارے۔ آسنات کے یہ دونوں بیٹے بھی بڑے خوش قسمت تھے کہ جب یوسفؑ کنعان سے اپنے والد کی زیارت کو گئے تو ان دونوں کو بھی ساتھ لے گئے۔ یعقوبؑ نے ان کو بھی برکت کی دعا دی۔ اور اپنی اولاد میں شامل کیا۔ اور یوسفؑ سے کہا کہ تیرے دونوں بیٹے افرائیم و منسّا جو میرے مصر پہنچنے سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ میرے ہی اور روبن اور شمعون کی طرح میرے ہوں گے۔ چنانچہ ان دونوں کے بعد جو اولاد آسنات اور زلیخا سے یوسفؑ کی ہوئی۔ وہ باقی پردہ گمنامی میں رہی اور یعقوبؑ نے اس کو اپنے سلسلے میں شامل نہیں کیا۔

آسنات کے یہ حالات توریت کی کتاب پیدائش میں درج ہیں۔ مگر دوسا اسلامی تاریخی اور تفسیری مآخذ سے ہماری نظر میں، افسوس ہے کہ ان میں کسی جگہ آسنات کا ذکر نہیں پایا جاتا۔ سب حضرات صرف زلیخا کا ذکر کرتے ہیں۔ اور افرائیم و منسّا کا بھی زلیخا ہی کے بطن سے ہونا لکھتے ہیں۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں آسنات کے بطن سے تھے۔ اور زلیخا سے بھی یوسفؑ کے چند بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئے تھے۔ جو بنی اسرائیل کے سلسلے میں نہ ہونے کی وجہ سے پردہ گمنامی میں چلے گئے۔

آسنات کے مزید حالات کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکے یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ یوسفؑ کے بعد یہ زندہ رہیں یا ان ہی کی حیات میں فوت ہو چکی تھیں۔ اور یہ کہ یعقوبؑ کے مصر میں آنے کے بعد ان کے بطن سے یوسفؑ کے کتنے بچے پیدا ہوئے اور ان کے کیا کیا نام تھے لیکن پیدا ضرور ہوئے ہیں۔ مورخ ابن خلدون لکھتا ہے کہ یوسفؑ کے بہت سے لڑکے تھے ان میں سے دو مشہور ہیں اور انہیں کا نام توریت میں بھی آیا ہے، افرائیم اور منسّا اور یہ دونوں اسباط میں شمار کئے جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے یعقوبؑ کا زمانہ پایا ہے اور جناب موصوف نے ان کو اپنی اولاد میں شمار کیا تھا۔ اور ان کے حق میں دعائے برکت دی تھی۔ لیکن مورخ مذکور نے یہ نہیں لکھا کہ یہ دونوں آسنات کے بطن سے تھے یا زلیخا کے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

زلیخا زوجہ یوسف علیہ السلام

زلیخا عزیز مصر کی بیوی تھی جو حضرت یوسفؑ پر عاشق تھی۔ اس کا پورا قصہ قرآن شریف میں ہے اور توریت میں بیان کیا گیا ہے۔ مگر اہل سیر نے لکھا ہے کہ اس سے بعد میں شادی ہو گئی تھی۔ اور دو لڑکے اور ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی چنانچہ علامہ ابن خلدون نے لکھا ہے کہ اطفیر کی معزولی کے بعد اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے مرنے کے بعد یوسفؑ متولی وزارت ہوئے تب انہوں نے زلیخا سے بھی نکاح کر لیا اور اطفیر کی کل املاک کے مالک ہوئے۔ اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے مورخ ابن جریر طبری لکھتے ہیں کہ:

جب فرعون مصر نے یوسفؑ نے کہا کہ مجھے اپنی زمین کے تمام خزانوں پر مقرر کر دیجئے میں بڑا نگہبان اور واقف کار ہوں تو بادشاہ مصر نے جس کا نام ریان بن ولید

---

[1] توریت کتاب پیدائش۔

تھا کہ اگر بہتر سمجھیں تو آپ کو اسی عہدے پر مقرر کر دیا۔ چنانچہ یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر جیسی شوہر زلیخا کی جگہ پر مقرر کر دیا۔ اور وہ معزول کر دیا گیا۔ عزیز مصر کا نام قطفیر یا اطفیر تھا۔ اطفیر اسی زمانہ میں چند دنوں کے بعد مر گیا۔ پھر زلیخا نے حضرت یوسف کا نکاح دلوا دیا گیا اور اب یوسف علیہ السلام کو بھی زلیخا سے ویسی ہی محبت ہو گئی جیسی کہ زلیخا کو یوسف سے تھی۔ جب زلیخا یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اگر [illegible] وہ حالت اس سے بہتر نہیں ہے جس کا تم ارادہ کرتی تھیں۔

زلیخا نے یوسف کے اس ارشاد کے جواب میں کہا۔

اے پیارے صدیق! مجھے ملامت نہ کیجئے کیونکہ میں حسین و خوبصورت اور دنیا میں ناز پرور عورت ہوں۔ اور میرا شوہر مرد کے کام کا نہ تھا۔ اور آپ اپنے حسن و جمال میں ایسے ہی یکتا تھے جیسا کہ اللہ نے بنایا ہے۔ آخر کار میرے نفس نے مجھے ابھارا اور وہ مجھ پر غالب آیا۔

مورخین کا خیال ہے کہ یوسف علیہ السلام نے زلیخا کو کنواری عورت کی طرح پایا اور ان سے دو بچے افرائیم و منشا پیدا ہوئے اور انہیں سے یوسف کی نسل چلی۔

اور اسی مضمون کو بعض الفاظ کے تغیر سے صاحب تاریخ [illegible] نے بھی اسی طرح نقل فرمایا ہے۔

یوسف کو ملک [illegible] کے انتظام پر حاکم مقرر کیا اور کچھ دنوں کے بعد عزیز مصر کا بھی انتقال ہو گیا۔ [illegible] یوسف علیہ السلام نے زلیخا کو بلایا۔ جب زلیخا تشریف لائیں تو آپ نے نکاح کا پیغام دیا جو اسی وقت منظور کر لیا گیا۔ اس وقت یوسف علیہ السلام کی عمر [illegible] سال کی تھی اور زلیخا کی عمر [illegible] سال کی۔ اور وہ اب بھی کنواری عورت کی طرح تھیں کیونکہ اس کا شوہر عورت کے کام کا نہ تھا۔ یوسف علیہ السلام کے زلیخا سے دو لڑکے افرائیم اور منشا پیدا ہوئے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں لڑکے آسنات ہی کے بطن سے پیدا ہوئے [illegible] لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ زلیخا [illegible] واضح ہے [illegible] اس بارے میں منقول ہیں۔

اب ہم وہ روایات لکھتے ہیں جو شادی سے پہلے یوسف اور زلیخا کے درمیان پیش آئے اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت دلچسپ اور پرلطف ہیں۔

بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ اس کا نام راعیل تھا اور لقب زلیخا تھا [illegible] اور بعض نے اس کا نام [illegible] لکھا ہے [illegible] زلیخا ہی نام لکھا ہے [illegible]

زلیخا کا باپ [illegible] کی اولاد میں تھا جو بادشاہ [illegible]

[illegible]

زلیخا بڑی حسین و جمیل لڑکی تھی اور بڑے ناز و نعم سے پالی گئی تھی [illegible] جوان ہوئی تو اس نے ایک روز خواب میں دیکھا کہ عنقریب وہ مصر کی ملکہ [illegible] اور جس وقت وہ تخت حکومت پر بیٹھیں گی [illegible] اس نے اکثر لوگوں سے اس خواب کی تعبیر [illegible] چنانچہ اس سے کہا گیا کہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ اس کا نکاح مصر [illegible] بادشاہ سے [illegible] لیکن ایک عرصہ اسی حالت پر گزر گیا [illegible] آخر کار [illegible] قطفیر عزیز مصر کے ساتھ اس کا عقد ہو گیا [illegible] بادشاہ مصر کی جانب سے [illegible] وزیر تھا۔ اسی وجہ سے [illegible] تھا اس کو عزیز مصر کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ جب زلیخا نے محسوس کیا کہ میرا خواب [illegible] تھا یہ خیال کر کے اس نے اپنی تمام امیدوں اور فکروں کی عنان اس طرف [illegible] اور اس تعبیر سے باز آگئی۔

[illegible]

[illegible]

اور اپنی بیوی زلیخا کو ہدایت کر دی کہ اس کو بہت عزت سے رکھنا۔ تاکہ اس کا آئندہ ہمارے لئے مفید ثابت ہو یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں۔

یوسفؑ نہایت خوبصورت اور بانکے جوان تھے۔ اور زلیخا نے اپنے شوہر کے حکم کی پوری پوری تعمیل کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ زلیخا رفتہ رفتہ یوسفؑ کی محبت میں گرفتار ہو گئی۔ اور پھر وہ اس درجہ آپ پر فریفتہ ہو گئی کہ اپنے شوہر سے بھی زیادہ ان کو چاہنے لگی کئی بار آپ سے اظہار راز و نیاز کیا۔ اور یہ چاہا کہ یوسف اس کی طرف مائل ہوں۔ لیکن یوسف علیہ السلام اس کو نظر انداز کرتے رہے۔

ایک روز زلیخا کسی تدبیر سے یوسف علیہ السلام کو ایک کمرے میں لے گئی اور پھر اندر سے اس کے دروازے بند کر لئے اور یوسف علیہ السلام کو مجبور کرنا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی یوسفؑ کی حفاظت کی۔ یوسفؑ نے زلیخا سے اظہار بیزاری کیا اور کہا کہ عزیز مصر میرا محسن ہے۔ اس نے مجھے عزت دی ہے میں اس کی شریک حیات پر غلط نظر نہیں ڈال سکتا اور میں غیر عورت پر نظر بد ڈال کر اپنے مالک حقیقی کی بھی نافرمانی نہیں کر سکتا۔ لیکن زلیخا پر تو عشق کا بھوت سوار تھا وہ کسی طرح باز نہ آئی اور اس نے یوسفؑ پر دست درازی کی۔ یوسف وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور پیچھے پیچھے زلیخا بھی بھاگی بھاگتے ہوئے زلیخا نے یوسفؑ کا کرتہ پکڑنا چاہا۔ جو زلیخا کے ہاتھ میں آ جانے کی وجہ سے پھٹ گیا۔ لیکن زلیخا یوسف کو روکنے پر قادر نہ ہو سکی۔ یہاں تک دونوں دروازے تک جا پہنچے۔ دروازے پر زلیخا کا شوہر کھڑا تھا زلیخا نے شوہر کو دیکھ کر حضرت یوسفؑ پر یہ الزام لگایا کہ آپ نے اسے پناہ دی عزت دی اور یہ شخص آپ کی بیوی کی عزت کے درپے تھا۔ اللہ نے مجھے بچا لیا ہے۔ ورنہ اس نے میری عزت لوٹنے میں کوئی کسر

نہیں چھوڑی تھی۔ لیکن جب معاملے کی جانچ پڑتال کی گئی تو پتا چلا کہ دامن پیچھے سے پھٹا ہے اس کا کرتہ پھٹ گیا جو میری بات کا ثبوت ہے۔

یوسفؑ نے فرمایا اے شاہ مصر یہ عورت کذب بیانی سے کام لے رہی ہے خود میرا تعاقب کرتی تھی اور مجھے ورغلانا چاہتی تھی۔ لیکن میں آپ کی نان و نمک کھانے والا ہوں ایسا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے کئی بار مجھے گناہ پر آمادہ کرنا چاہا میں نے ہر بار انکار کیا اور آج اس نے مجھے اپنے جال میں پھنسانے کیلئے اہتمام کیا لیکن آج بھی اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی اور میں بچ گیا ہوں۔

عزیز مصر دونوں کی بات سنکر پریشان ہو گیا کہ کسے سچا کہے اور کسے جھوٹا۔ اسی وقت ایک کم عمر بچہ کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا کی اور اس نے کہا یوسفؑ کا کرتہ آگے سے پھٹا ہے تو یوسفؑ کی غلطی ہے اور اگر کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو اس میں زلیخا کا قصور معلوم ہوتا ہے۔ عزیز مصر نے دیکھا تو یوسف کا کرتہ پیچھے سے پھٹا تھا جو زلیخا کی غلطی کو ثابت کرتا تھا۔ عزیز مصر سمجھ گیا کہ سارا ڈرامہ زلیخا کا ہے اور اس سلسلے میں زلیخا ہی قصوروار ہے۔ لیکن چونکہ اس بات کا چرچا گھر گھر ہو رہا تھا اور عزیز مصر کی اس میں رسوائی تھی اس لئے اس نے اپنے گھر والوں کو رسوائی سے بچانے کیلئے یوسف علیہ السلام کو جیل میں ڈال دیا۔ تاکہ لوگ یہ خیال کریں کہ قصور یوسفؑ ہی کا ہوگا۔

حضرت یوسف علیہ السلام تقریباً ۱۲ سال قید میں رہے۔ اگرچہ انہیں جیل پہنچانے میں زلیخا کا ہاتھ تھا۔ لیکن وہ اُن کی عاشق بھی تھی اس لئے انہیں قید کرا دیا لیکن ان کی یاد میں وہ ہمیشہ تڑپتی رہی۔ وہ یوسفؑ کے فراق میں اکثر روتی تھی۔ لیکن وہ انہیں آزاد کرانے کی اب سفارش بھی نہیں کر سکتی تھی۔

یوسفؑ کے ساتھ جیل میں دو شخص اور بھی بھیجے گئے تھے۔ وہ دونوں کسی جرم میں ماخوذ تھے۔ ان میں سے ایک بادشاہ مصر کا نانبائی (روٹی پکانے والا) اور دوسرا اس کو شراب پلانے والا تھا۔ یہ دونوں بادشاہ کو زہر دینے کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔ یہ دونوں قیدی حضرت یوسفؑ سے بہت مانوس ہو گئے تھے۔ اور ان کی راستبازی اور نیک فطرت کے قائل تھے۔ ایک دن ان دونوں نے ایک خواب دیکھا۔ اور پھر ان دونوں نے حضرت یوسفؑ سے اپنا اپنا خواب بیان کیا۔ ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں بادشاہ کو شراب پلا رہا ہوں۔ نانبائی نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹیوں کا ٹوکرا رکھا ہوا ہے اور اس میں سے پرندے روٹیاں نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر دی کہ جس نے یہ خواب دیکھا ہے وہ بادشاہ کو شراب پلائے گا۔ وہ فی الحقیقت مستقبل قریب میں بادشاہ کو شراب پلائیگا۔ اور دوسرے شخص کے خواب کی تعبیر آپ نے یہ دی کہ اسے سزائے موت ہو جائے گی چنانچہ جلد ہی یہ دونوں تعبیریں حرف بحرف صحیح ثابت ہوئیں۔ نانبائی کو سزائے موت دیدی گئی اور ساقی کو رہا کر دیا گیا۔

کچھ عرصے کے بعد بادشاہ نے ایک خواب دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں سات دبلی گائیں کو کھا رہی ہیں۔ اور سات بالیں ہری ہیں۔ اور باقی بالیں سوکھی ہیں۔

بادشاہ نے اس خواب کی تعبیر کیلئے اعلان عام کیا۔ اس وقت ساقی کو حضرت یوسفؑ یاد آئے۔ جب یہ شخص حضرت یوسفؑ کے پاس خواب کی تعبیر پوچھنے گیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے بے تامل خواب کی تعبیر بیان کی اور فرمایا کہ سات سالوں تک پیداوار خوب اچھی ہوگی اور اس کے بعد سات سال قحط سالی کے گزریں گے۔ ایسے گویا کہ سات سال اگلے سات سالوں کو کھا رہے ہیں۔ یوسفؑ نے نصیحت بھی کی کہ شروع کے سات سالوں میں چونکہ غلہ زیادہ پیدا ہوگا۔ لہٰذا ان سالوں میں احتیاط کے ساتھ خرچ کیا جائے اور غلے کو بچا کر رکھا جائے۔ تاکہ قحط سالی کے زمانہ میں بھوک تنگی کی نوبت نہ آ سکے۔ اس تعبیر کے بعد عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو قید سے آزاد کرنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ زلیخا نے اپنے شوہر سے یوسفؑ کی پاکبازی اور اپنے نفس کی ہوسیہ کاری کا صاف الفاظ میں اعتراف کر لیا۔ اور اپنے قصور کو مان لیا۔ اور تمام صورت حال اپنے شوہر پر واضح کر دی۔ جس سے عزیز مصر کے دل میں حضرت یوسفؑ کی اور بھی زیادہ قدر و منزلت بڑھ گئی اور وہ آزاد ہو کر عزیز مصر کے قلمدان کے شعبوں میں شامل ہو گئے اور ایک اہم عہدے پر فائز کر دیئے گئے۔

روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ عزیز مصر یا اطفیر حضرت یوسفؑ کے ہاتھ مسلمان ہوا اور ہدایت یافتہ ہو کر دنیا سے رخصت ہوا۔ اور اس کی وفات کے بعد اس کی بیوی زلیخا نے حضرت یوسفؑ سے نکاح کر لیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عزیز مصر کے بعد حضرت یوسفؑ کو حق تعالیٰ نے عہدہ سلطنت عطا کیا۔ اور اُن ہی کے دور اقتدار میں اُن کی بتائی ہوئی خواب کی تعبیر پوری ہوئی ——— سات سالوں تک خوب غلے کی فراوانی ہوئی اور اس کے بعد قحط سالی کا دور آیا جو لوگوں کیلئے مصیبت و پریشانی کا باعث ثابت ہوا۔ (باقی آئندہ)

عزیز مصر کی بھی توہین تھی اس لئے اس نے بجائے یوسفؑ ہی کو قصوروار ثابت کرتے ہوئے انہیں جیل میں ڈال دیا۔

مثل کا واقعہ حضرت یوسفؑ کی اپنی خواہش کے مطابق ہوا ورنہ حضرت یوسفؑ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی ہوئی تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کی طرف مائل ہو جائیں۔ اور یہ بھی ایک بہم وقت کہ تم بچی تھی کہ اگر یوسفؑ نے اس کا کہا نہ مانا تو اس کی محبت میں گرفتار ہو کر وہ جیل جانا ہو گا ۔۔۔ جب حضرت یوسفؑ کو یہ باتیں معلوم ہوئیں تو انہوں نے اللہ رب کے حضور دعا کی ——— قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ

[illegible]

لذیذ مغلئی کھانوں کا لطف اٹھانا ہے

تو

کریم ہوٹل کی خدمات ضرور لیجئے

Secret of good mood
Taste of Karim's food

شاہ نہیں شاہی گھرانے تو ہیں
مغل نہیں مغلئی کھانے تو ہیں

کریمؑ ہوٹل
(پرائیویٹ لمیٹڈ)

K

جامع مسجد دہلی ——— ۱۱۰۰۰۶
قائم شدہ ۱۹۱۳ فون: ۳۲۶۹۸۸۰ ۳۲۶۴۹۸۱

انعامی پیشکش نمبر ۱۸

نام ___
پتہ ___
دستخط ___

پہیلی نمبر

نام ___
پتہ ___
دستخط ___

UPLOAD BY SALIMSALKHAN

رنگ اور روشنی سے علاج

سرطان کینسر

[illegible]

سل

[illegible]

سرسام

[illegible]

سر درد

[illegible]

شہوت کی زیادتی

[illegible]

صفرا کی زیادتی

[illegible]

صفرا کی وجہ سے قے

[illegible]

فالج

[illegible]

قے

[illegible]

قبض

[illegible]

کان کے امراض

[illegible]

گرمی ہوں تو اس کیلئے قبض کو رفع کرنا، پیروں کو گرم رکھنا، سوتے وقت پیروں کو ٹھنڈے پانی سے دھونا اور سر پر نیلی شعاع ڈالنا مفید ہے۔ آسمانی رنگ کی شعاعوں میں تیار کیا ہوا سرسوں کا تیل بھی کام میں لایا جا سکتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ کان میں تیل ہمیشہ ہلکا نیم گرم ڈالنا چاہئے۔

کوڑھ، جذام اس مرض کے علاج میں چھ سات ماہ درکار ہوتے ہیں۔ البتہ فائدہ ایک ڈیڑھ ماہ بعد ہی ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کیلئے نارنجی رنگ کے پانی کی دو خوراکیں ایک صبح ایک شام پینی چاہئیں۔ اس سے چند عشرہ میں مریض کو راحت آنے لگتی ہے۔ اور خراب مادہ رفتہ رفتہ خارج ہو جاتا ہے۔ اگر دستوں کی زیادتی ہو جائے تو دوا کچھ روز کے لئے بند کر دینا چاہئے۔ دوران علاج چاول، دودھ، دہی، مچھلی، انڈا، ہر قسم کے گوشت، گڑ، تیل اور نمک قطعی طور پر ترک کر دیں۔

کمزوری، کاہلی کمزوری، سستی، کاہلی، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہنا، جسم کا رنگ زرد پڑنا، جسم کا ٹوٹنا اور اعصاب میں بار بار کھنچاؤ، ان تمام امراض میں سبز رنگ کے پانی کی خوراکیں، سرخ رنگ کی شعاعیں اور سرخ رنگ کی شعاعوں میں تیار کیا ہوا السی کا تیل مفید علاج ہے۔

کٹ جانا چھری یا کسی اور طریقے سے کسی عضو پر معمولی خراش آ جائے یا کٹ جائے تو نیلے رنگ کے پانی میں کپڑے کی پٹی بھگو کر رکھنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

پاگل کتے کے کاٹے کا علاج آسمانی رنگ کا پانی آٹھ دس روز تک پلانا چاہئے۔ اول تین تین گھنٹے کے بعد، پھر دن میں صرف تین مرتبہ اور اچھی طرح صحت ہو جانے پر دن میں صرف ایک بار چند روز تک۔ جس جگہ کتے نے کاٹا ہو اس حصہ کو آسمانی رنگ کے پانی سے دھونا اور اسی رنگ کے پانی میں گدیاں بھگو کر رکھنا اور آسمانی رنگ کی شعاعیں ڈالنا بے حد مفید ہے۔

خشک کھانسی اس بیماری میں بلغم دیر سے اور دقت سے نکلتا ہے۔ یہ کھانسی بہت آسانی کے ساتھ گہرے نیلے رنگ کے پانی کی خوراکوں سے دور ہو جاتی ہے۔ البتہ اگر کھانسی بہت پرانی ہو اور بلغم بہت سخت اور جما ہوا ہو اور بالکل نہ نکلتا ہو تو نارنجی رنگ کے پانی کی خوراکیں دینا چاہئیں۔

تر کھانسی اس مرض میں بلغم گاڑھا ہو کر سینے پر جم جاتا ہے اور دقت کے ساتھ نکلتا ہے۔ اس کیلئے نارنجی رنگ میں تیار کیا ہوا پانی دو دو تولہ دن میں تین بار پلانا فائدہ مند ہے۔ کھانسی پرانی بھی نارنجی رنگ کے پانی سے چند ہی روز میں جاتی رہتی ہے۔

گردوں کا ورم اس کا سبب ریگ مثانہ یا ٹھنڈک ہوتی ہے۔ اگر ٹھنڈک کی وجہ سے ہو تو نیلے رنگ اور سرخ رنگ کا پانی دن میں ایک بار دینا اور گردوں پر بینگنی رنگ کی شعاعیں ڈالنا مفید ہے۔ اگر اس کا سبب ریگ مثانہ ہو تو نارنجی رنگ کے پانی کی خوراک صبح شام پلائیں اور نارنجی رنگ کی شعاعیں گردوں پر ڈالیں۔

گلے کا درد، گلے میں سوزش یہ بیماری اکثر نزلہ بارد کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کا آسان علاج نیلے رنگ کے پانی سے غرارے تین تین گھنٹے کے وقفے سے کرنا ہے۔ اس سے چوبیس گھنٹے یا زیادہ سے زیادہ اڑتالیس گھنٹے میں مرض پوری طرح ختم ہو جاتا ہے۔ حلق کی اکثر بیماریوں میں نیلا پانی اکسیر کا کام کرتا ہے۔

گنج نیلے رنگ کی شعاعوں کے پانی سے سر کو دھونا اور سر پر نیلے رنگ کی شعاعیں ڈالنا ایسا علاج ہے جس سے گنج دور ہو کر بال آ جاتے ہیں۔

گٹھیا: علاج وجع المفاصل میں دیکھئے۔

لقوہ ایک وقت سرخ رنگ کا پانی دو تولہ اور ایک وقت زرد رنگ کا پانی ڈھائی تولہ، سرخ رنگ کی شعاعیں چار پانچ منٹ تک ہر روز ڈالنا اور بہولے کے تیل میں ایک ماہ تک سرخ شعاعیں جذب کر کے روزانہ چہرہ پر لگانے سے عجیب وغریب نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ بہولے کے تیل کی مقدار خوراک دونوں وقت میں دو تولہ ہے۔ یہ علاج لقوہ کا اثر پوری طرح ختم ہونے تک جاری رکھا جائے۔

موتی جھرہ موتی جھرہ یا ٹائیفائیڈ میں آسمانی رنگ کے پانی کی خوراکیں بہت مفید ہیں۔ لیکن پانی کو پہلے جوش دے کر ٹھنڈا کر لیا جائے اور اس کے بعد اس میں شعاعیں جذب کی جائیں۔ اگر دانے نکلنے سے رک گئے ہوں یا نکل کر بیٹھ گئے ہوں تو ایک دو خوراک سرخ رنگ کا پانی پلانا چاہئے۔ خوراک کی مقدار عمر کے حساب سے متعین کی جائے۔

ملیریا اس بخار میں آسمانی رنگ کا پانی ایک ایک اونس صبح شام دیں اور جسم پر آسمانی رنگ کی شعاعیں ڈالیں۔

منہ سے خون آنا منہ سے خون آنے کی وجہ کوئی بھی ہو، حلق سے بھی خون آ سکتا ہے۔ اور مسوڑھوں سے بھی۔ یہ زرد یا نارنجی رنگ کے پانی پلانے سے بند ہو جاتا ہے۔ منہ کھول کر سبز رنگ کی شعاعیں بھی منہ کے اندر ڈالنی چاہئیں۔

منہ میں چھالے منہ کے اندر سفید اور سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے ہو جاتے ہیں۔ جب یہ مرض آنتوں میں پہنچ جاتا ہے تو خطرناک ہو جاتا ہے۔ یہ اکثر گرمی کی زیادتی، بخار کی گرمی اور معدہ کی خرابی سے ہوتا ہے۔

بچوں کا منہ اکثر آ جاتا ہے جو بچوں کیلئے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اس کی وجوہات بھی گرمی وغیرہ ہی ہیں جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔

تین چار روز تک نیلے پانی کی قلیل مقدار یعنی آدھا آدھا تولہ ہر آدھے گھنٹے کے بعد دی جائے۔ اگر ۲۴ گھنٹے میں مکمل طور پر آرام نہ ہو تو چند گھنٹے توقف کر کے پھر یہی عمل دہرایا جائے۔ بڑوں کیلئے مقدار خوراک ایک اونس ہے۔

مثانے میں پتھری سرخ یا بینگنی رنگ پانی کی خوراکیں صبح شام پلائیں، سرخ یا بینگنی شعاعیں گردوں پر ڈالیں۔

مالیخولیا، مراق: نیلی روشنی دماغ پر ڈالیں اور نیلا پانی صبح شام پلائیں۔

معدہ میں جلن معدہ میں جلن بدہضمی کی بنا پر ہوتی ہے۔ اس کیلئے زرد رنگ کے پانی کی ایک ہی خوراک کافی ہے۔

مسّے جسم کے کسی حصے پر یا چہرے پر جو چھوٹے مسّے ہو جاتے ہیں ان کو دفع کرنے کیلئے سرخ رنگ کا پانی اور سرخ رنگ میں تیار کیا ہوا السی کا تیل بہترین علاج ہے۔ مسّوں پر آتشی شیشے کے ذریعہ سورج کی شعاعیں ڈال کر ان کو جلا دینا بھی علاج ہے۔ لیکن اس میں بہت سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ یہ عمل تین منٹ سے زیادہ دیر تک ہرگز نہیں ہونا چاہئے اور یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ سورج کی شعاعیں صرف مسّے پر ہی پڑیں ورنہ دوسرے حصے کے جل جانے اور اسے نقصان پہنچ جانے کا احتمال ہے۔

مرگی صبح شام آسمانی رنگ کا پانی دو دو تولہ ایک ماہ تک پلانا چاہئے اور سر پر آسمانی رنگ کی شعاع ڈالنی چاہئے۔ یہ علاج مسلسل اس وقت تک رکھیں جب تک یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ آئندہ دورہ نہیں پڑے گا۔ دورہ کے وقت سر پر آسمانی رنگ کی شعاع ڈالنا ہی کافی ہے۔

موٹاپا کم کرنے کیلئے حد سے زیادہ موٹا ہونا ایک مرض ہے۔ اس کا علاج سبز رنگ شعاعوں کے پانی اور سبز رنگ شعاعوں میں مریض کو لٹانا ہے۔ مقدار خوراک ۲-۳ اونس اور شعاعوں میں لیٹے رہنے کا وقفہ آدھا آدھا گھنٹہ دو وقت ہے۔

ناف ٹلنا ناف عام طور پر ان لوگوں کی ٹلتی ہے جن کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں اس میں مرد اور عورت کی کوئی قید نہیں ہے۔ خالص کھوپرے کے تیل میں زرد رنگ کی شعاعیں جذب کر کے ناف کے نیچے پیڑو پر ہلکے ہاتھ سے رات کو سوتے وقت اور صبح نہار پانچ پانچ منٹ دائروں میں مالش کی جائے اور بطور دوا کے نارنجی رنگ کا پانی دو دو اونس دونوں وقت کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے پیا جائے تو ناف ٹلنا بند ہو جاتا ہے۔ اور اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں۔

نقرس اور فیل پا: نارنجی رنگ کے پانی اور نارنجی شعاعیں ازحد مفید ہیں۔

نیند نہ آنا، بے خوابی آسمانی رنگ کے پانی اور آسمانی رنگ کی شعاعیں سر پر ڈالنا اس کا علاج ہے۔

نمونیہ نیلے رنگ کا پانی ایک ایک اونس صبح شام دیجئے اور اسی رنگ کی شعاعیں تین چار منٹ روزانہ پھیپھڑوں پر ڈالنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

ناسور فی زمانہ رائج طریقہ ہائے علاج میں اس مرض کا کوئی حتمی علاج نہیں ہے۔ مگر صاف شفاف سبز رنگ کی شیشی کے پانی کی خوراکوں اور شعاعوں سے ناسور ختم ہو جاتا ہے۔

نکسیر نیلا پانی ناک میں چڑھانے سے نکسیر اگر خون میں حدت کی وجہ سے ہو تو بند ہو جاتی ہے۔ نکسیر کے پرانے مریضوں کو ایک ہفتہ تک صبح وقت ایک خوراک نیلے پانی کی پلانے سے نکسیر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہے۔

وجع المفاصل اس میں امراض گٹھیا اور نقرس بھی شامل ہیں۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ شدید اور مزمن۔ شدید کیلئے نیلا پانی پلانا چاہئے، نیلے رنگ کے پانی کی گدیاں رکھنا اور نیلی شعاع ڈالنا چاہئے۔ اور مزمن کیلئے نارنجی پانی کی گدی اور نیلی شعاع استعمال کرنا چاہئے۔ کھانوں میں نمک کی مقدار کم کر کے چوتھائی کر دینی چاہئے۔ قبض، گھی، تلی ہوئی چیزوں اور گرم تیل سے پرہیز لازم ہے۔

نفرت، حسد اور سنگدلی یہ اخلاقی امراض پھولوں کے گلدستوں کو ہر وقت کم از کم دس منٹ تک دیکھتے رہنے سے چند روز میں دور ہو جاتے ہیں۔

ہاضمے کی کمزوری ہاضمے کی کمزوری کی وجہ سے دست آتے ہوں یا پیٹ میں درد رہتا ہو تو زرد رنگ کا پانی ایک ایک اونس صبح شام دینا چاہئے۔ بچوں کیلئے خوراک کی مقدار عمر کے حساب سے متعین کریں۔

ہیضہ ہیضے کے ابتدائی دور میں زرد رنگ کا پانی ایک ایک تولہ آدھے آدھے گھنٹے کے بعد دیں۔ اس سے تمام تکالیف مثلاً پیاس، قے، دست، جسم کی اینٹھن، پیشاب کی بندش وغیرہ رفع ہو جاتی ہے۔ ہیضے کے آخری دور میں چونکہ مریض کے اندر سرخ رنگ کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے جسم ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ اس وقت ایک ایک گھنٹے کے وقفے سے تین چار بار سرخ رنگ کا پانی دو دو تولہ پلا دینا فائدہ مند ہو جاتا ہے۔

ہاتھ پیروں کا پھٹنا اور ہاتھ پیروں کی اینٹھن آسمانی رنگ کے پانی کی خوراکیں صبح شام دینا اور آسمانی رنگ کی شعاعیں ڈالنا مفید ہے۔ کھانوں میں نمک اور چکنائی کی مقدار کم سے کم کر دینی چاہئے۔

ہاتھ پیروں کا ٹھنڈا رہنا ہاتھ پیروں کا ٹھنڈا رہنا چونکہ جسم میں سرخ رنگ کی کمی سے ہوتا ہے۔ اس لئے سرخ رنگ کا پانی اور سرخ رنگ کی شعاعیں مفید ہیں۔

یرقان اس بیماری کا تعلق جگر اور دماغ سے براہ راست ہے۔ مرض کی شدت اور کمی کے لحاظ سے آسمانی رنگ کے پانی کی خوراکیں اور شعاعیں استعمال کریں۔ شعاعیں پانچ سے دس منٹ تک روزانہ دو وقت ڈالنا چاہئیں اور بعد ختم دورہ زرد رنگ کا پانی ایک ایک اونس پلانا چاہئے۔

جے پور میں
'طلسماتی دنیا' مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں
مسکین بک ڈپو مسجد قریشیان موتی ڈونگری روڈ جے پور

سلطان الواعظین محمد بشیر صاحب

حضرتِ انسان کا تعارف

انسان اللہ تعالیٰ کی حسین وجمیل مخلوق ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنی ہم نے انسان کو بڑی اچھی صورت پر بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق میں انسان ہی کو عظمت وکرامت اور شرافت عطا فرمائی ہے اور اسے ساری مخلوق سے خوبصورت اور بہترین ڈھانچے میں پیدا فرمایا ہے۔ ہر جانور کو اللہ تعالیٰ نے جھکا ہوا پیدا کیا ہے اور انسان کو سیدھا پیدا کرکے اُسے سربلندی عطا فرمائی ہے امام ابوبکر بن العربی المالکی فرماتے ہیں۔ ساری مخلوق میں انسان سے زیادہ خوبصورت کوئی مخلوق نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو حیی، عالم، قادر، متکلم، سمیع، بصیر، مدبر، حکیم بنایا ہے اور یہ سب صفتیں اللہ کی ہیں اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ:۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنی عَلٰی صِفَاتِہٖ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت یعنی اپنی صفات پر پیدا فرمایا ہے۔

چاند سے بھی زیادہ خوبصورت

خلیفہ منصور کے زمانہ میں ایک شخص کو اپنی بیوی سے بڑی محبت تھی۔ اس نے ایک روز فرطِ محبت میں آکر اپنی بیوی سے یوں کہہ دیا کہ تو اگر چاند سے زیادہ خوبصورت نہ ہو۔ تو تجھ پر تین طلاق بیوی نے اس سے پردہ کرلیا اور کہا کہ تو نے مجھے طلاق دے دی ہے۔ اب میں تمہارے سامنے نہیں ہوسکتی۔ خاوند بڑا حیران و پریشان ہوا کہ میں یہ کیا کہہ بیٹھا اور اب کیا ہوگا۔ ساری رات وہ اسی فکر میں رہا اور صبح خلیفہ منصور کے پاس آیا اور اپنا قصہ بیان کرکے کہنے لگا۔ کہ کوئی صورت نکالئے تاکہ میری بیوی پر طلاق واقع نہ ہو خلیفہ نے علماء کو بُلایا اور یہ مسئلہ دریافت کیا تو سب نے بتایا کہ عورت پر طلاق ہوگئی۔ مگر ایک فقیہ عالم نے برعکس اس کے فتویٰ یہ دیا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔

یعنی ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت پر بنایا ہے۔

تو اس ارشاد کے پیشِ نظر انسان چاند سے بھی زیادہ —— خوبصورت ہے۔ خلیفہ منصور اس جواب سے بہت خوش ہوا اور خاوند کو اس کی بیوی کے پاس بھیج دیا۔

لطیفہ

ابن خطان خارجی بڑا بدشکل اور سیاہ رنگ کا تھا اور بیوی اس کی بڑی حسینہ وجمیلہ اور خوبصورت تھی۔ ایک روز اس کی خوبصورت بیوی نے اُسے دیکھا تو اسے کچھ عرصہ دیکھتی رہی۔ اور پھر کہنے لگی۔ الحمد للہ۔ خاوند نے پوچھا کہ یہ الحمد للہ کس بات پر کہا تو نے؟ بولی۔ اس بات پر کہ میں اور تم دونوں ہی جنت میں جائیں گے۔ اس نے پوچھا وہ کیسے؟ وہ بولی اس لئے کہ تجھے میرے جیسی خوبصورت بیوی ملی اور تو نے شکر کیا اور مجھے تیرے جیسا —— بدشکل شوہر ملا تو میں نے صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ صابر وشاکر دونوں ہی جنت میں جائیں گے۔

عجیب

تاریخ بغداد میں ہے کہ عضد الدولہ کے زمانہ میں ایک —— ترکی نوجوان کا نکاح ایک بڑی پارسا لڑکی سے ہوا۔ دو سال بعد وہ نوجوان نکاح خواں کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ آپ نے جس لڑکی سے میرا نکاح پڑھا تھا۔ اس کے بطن سے میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ مگر وہ مجھے میرا بچہ دکھاتی نہیں اور جب بھی میں نے اپنا بچہ دیکھنے کا اصرار کیا۔ اس نے دکھانے سے انکار ہی کیا ہے۔ آپ اس کی ماں کو بلاکر پوچھیں کہ ایسا کیوں ہے؟ چنانچہ نکاح خواں نے اس

UP LOAD BY SALIMSALKHAN

لڑکی کی ماں کو بلایا اور پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے داماد کو اس کا بچہ نہیں دیکھنے دیتیں۔؟ وہ بولی، بات دراصل یہ ہے کہ ہم ایک بڑی مشکل میں پھنس گئے ہیں۔ جو بچہ پیدا ہوا ہے وہ عجیب و غریب شکل کا ہے۔ سر سے لے کر ناف تک تو اس کا رنگ سفید ہے اور ناف سے پاؤں تک بچہ کالا ہے۔ ہم ڈرتے ہیں کہ اس کا باپ اُسے دیکھ کر خدا جانے کیا سمجھے اور کیا کہے؟ بس اسی باعث ہم نے آج تک اسے بچہ نہیں دکھایا۔ نکاح خواں نے اس نوجوان سے اصل حقیقت بیان کی تو وہ چیخا اور کہنے لگا، وہ میرا ہی بیٹا ہے۔ کیونکہ میرے دادا بھی بالکل اسی طرح کے تھے۔ میں خوش ہوں اور مجھے کوئی شک و شبہ نہیں۔ یہ بات سُن کر اس کی بیوی بھی خوش ہو گئی اور بچے کو اس کے والد کے سامنے کر دیا۔ (حیوٰۃ الحیوان صفحہ ۲۹۰ ج ۱)

علامہ قزوینی نے فرمایا کہ انسان اشرف الحیوانات اور خلاصہ مخلوقات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے بہترین شکل و صورت دی۔ اسے کلام کرنا عطا فرمایا۔ اور عقل دی۔ دماغ دیا۔ اور اونچے محل یعنی سر میں رکھا۔ فکر و ذکر اور حفظ کی زینت سے اُسے مزین کیا۔ جواہر عقلیہ کو اس پر مسلط کیا تاکہ نفس امیر ہے اور عقل اس کی وزیر ہے۔ اُس کی قوتیں، اس کا لشکر اور اعضاء اس کے نوکر ہیں۔ بدن کو اس کی سلطنت کا محل بنایا اور حواس اُس کے گویا اس سلطنت میں ہر وقت کام کرنے والے جاسوس ہیں۔ جو مخالف و موافق خبریں لا کر نفس و حواس کے درمیان کے واسطے حس مشترک کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ اور وہ قوت عقلیہ کے سامنے ان خبروں کو پیش کر دیتی ہے اور قوت عقلیہ ان میں سے موافق چیزوں کو قبول اور مخالف کو دور کر دیتی ہے۔ اس لحاظ سے انسان ایک عالم صغیر ہے۔ اس لحاظ سے کہ کھانا، پینا اور بڑھتا ہے، نباتات ہے اور اس لحاظ سے کہ اس میں حس و حرکت ہے، حیوان ہے اور اس لحاظ سے کہ حقائق اشیاء کو جانتا ہے، فرشتہ ہے۔ گویا یہ سارے عالم کا مجموعہ ہے۔ اب ان چیزوں میں سے کسی ایک جہت کی طرف اپنی ہمت صرف کرنے لگے تو اسی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ پس اگر یہ کھانے پینے کی طرف راغب ہو جائے تو دنیا ہی کے کاموں میں لگا رہتا ہے اور کھانے پینے ہی کے فوائد و نقصان سوچتا رہتا ہے اور اگر حیوانیت کی طرف جھک جائے تو [illegible] کی طرح غصے میں آتے لگتا ہے اور [illegible] کی طرح کھانے پینے ہی میں لگا رہتا ہے۔ یا خنزیر کی طرح [illegible] یا [illegible] کی طرح [illegible] لگا رہتا ہے [illegible] کی طرح [illegible] یا بلی کی طرح [illegible] یا [illegible] شیطان بن جاتا ہے اور اگر اپنی

ہمت جہت ملکیت کی طرف صرف کرنے لگے تو عالم بالا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور عالم اسفل کی طرف دیکھتا بھی نہیں۔ پس اس وقت وہ اس آیت کا مصداق بن جاتا ہے۔

وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا۔

(عجائب المخلوقات صفحہ ۹۲ ج ۲)

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ
ایک انوکھا اور عجیب شہر

(۱) انسان کے جسم پر جب غور کرتے ہیں تو اس میں مختلف منظر نظر آتے ہیں۔ مثلاً:-

۱۔ چار ارکان:- مٹی، پانی، ہوا اور آگ۔

۲۔ چار طبائع:- یبوست، رطوبت، حرارت اور برودت۔

۳۔ چار اخلاط:- بلغم، صفراء، خون اور سودا۔

۴۔ نو طبقات:- سر، مونہہ، گردن، سینہ، پیٹھ، کمر، ران، پنڈلی، اور پاؤں (۵) مختلف ہڈیاں مختلف ستون ہیں (۶) پٹھے رسیاں ہیں (۷) آٹھ خزانے اوران کی مختلف تھیلیاں، نخاع، پھیپھڑے، دل، جگر، تلی، معدہ، انتڑیاں اور گردے ہیں۔ (۸) راستے اور شارع عام رگیں ہیں (۹) ۳۶۰ وریدیں نہریں ہیں (۱۰) سات دروازے:- آنکھیں، کان، ناک، پستان، مونہہ اور دو شرمگاہیں۔

(ب) انسانی جسم ایک انوکھا اور عجیب شہر ہے۔ جس میں مختلف عمال اور پیشہ ور کام کرتے ہیں۔ مثلاً (۱) معدہ ایک باورچی ہے جو کھانا پکاتا ہے (۲) جگر ایک عطار ہے جو غذا کے جوہر اور عرق بنا رہا ہے۔ (۳) پتہ ایک حکیم ہے جو تیزاب بنا رہا ہے (۴) انتڑیاں، جلد، گردے اور پھیپھڑے بھنگی اور جاروب کش ہیں۔ جو جسم کے شہر کی گندگی اور گندے مواد فضلے، پسینے، پیشاب اور ہوا کی صورت میں نکال رہے ہیں اور جسم کی صفائی کرتے ہیں (۵) جسم میں ایک ایسا کاریگر بھی ہے جو چیزوں کو آٹا ناتا تبدیل کر دیتا ہے، خوراک کو خون اور خون کو گوشت میں تبدیل کر دیتا ہے (۶) ایک معمار بنانے والا بھی ہے۔ جو ہڈیوں کی اینٹیں بناتا ہے (۷) ایک جولاہا بھی ہے، جو اعصاب اور جھلیاں بن رہا ہے (۸) ایک درزی بھی ہے جو جسم کے لباس کے چاکوں کو سی رہا ہے۔ یعنی جسم کے زخموں کو مندمل کر رہا ہے۔ (۹) ایک رنگ ساز بھی ہے جو دانتوں اور ہڈیوں کو سفید رنگ چڑھا رہا ہے (۱۰) ایک بڑھئی اور لوہار، سنار اور موچی اور کیا کیا کاریگر لگے ہوئے ہیں جو عمارت جسم کو جوڑتے اور اس کی سخت ہڈیوں کے مقام پر ترچھے اور گوشت کے لیپ کے سے اور اس کو خط

و خال اور زیورات حُسن و جمال سے آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں۔

(ج) انسانی جسم ایک چھوٹی سی کائنات ہے۔ جس میں (۱) زمین گوشت اور پوست انسانی ہے (۲) پہاڑ ہڈیاں ہیں (۳) معاون جگر دل، تلی، پتہ اور گردے ہیں (۴) سورج اور چاند دل اور دماغ۔ (۵) ستارے حواس، قوائی مختلفہ، عقل، قوت متخیلہ اور حافظہ وغیرہ (۶) سمندر پیٹ (۷) دریا اور نہریں رگیں، شریانیں وغیرہ (۸) پدررو، انتڑیاں (۹) جنگل، بال (۱۰) میدان ماتھا اور پیٹھ (۱۱) ہوا، تنفس، (۱۲) صبح کی روشنی خوشی اور مسکراہٹ (۱۳) رات کی تاریکی غم و اندوہ (۱۴) بارش آنسو اور رونا (۱۵) موت، نیند اور جہالت (۱۶) زندگی، بیداری و علم (۱۷) موسم بہار بچپن (۱۸) گرمی، جوانی (۱۹) خزاں سردی بڑھاپا (۲۰) رعد و برق، غصہ۔

(د) انسان میں جملہ حیوانات کیا چرند اور کیا پرند سب جمع ہیں۔ (۱) بہادری اس کی شیر ہے (۲) بزدلی خرگوش (۳) مکر و فریب اس کی لومڑی ہے (۴) اور سادہ لوحی بھیڑ (۵) تیز خرامی ہرن (۶) سستی کچھوا (۷) اطاعت (۸) سرکشی چیتا (۹) گویا پن بلبل (۱۰) بد آوازی گدھا (۱۱) نفع رسانی مرغی (۱۲) ضرر رسانی چوہا (۱۳) وفاداری گھوڑا (۱۴) مردم آزاری سانپ (۱۵) زینت اس کی مور (۱۶) خود فراموشی الّو اسی طرح تمام جانور انسان ہی موجود ہیں۔

(ہ) نیک اعمال اور اوصاف حمیدہ کی صورت میں انسان کے اندر ملائکہ جمع ہیں اور بدعملیوں اور بُرے اخلاق کے باعث انسان کے اندر سارے شیاطین جمع ہیں۔ غرض انسان ساری کائنات کا ایک مکمل ماڈل اور نمونہ ہے۔ (عرفان)

انسان میں ایک جہان آباد ہے

انسان کی ولادت طلوع قمر کی مانند ہے اور موت اس کی مثل غروب قمر کے۔ جسم اس کا زمین کی مثل ہے اور ہڈیاں اس کی مثل پہاڑوں کی ہیں۔ ہڈیوں کے مغز مثل دفینوں کے ہیں۔ رگیں مثل نہروں کی ہیں اور بال مثل درختوں کے ہیں۔ چہرہ اس کا مشرق اور پشت مغرب۔ داہنی طرف اس کی جنوب اور بائیں شمال ہے۔ سانس اس کی ہوا ہے۔ غصہ اس کا بادل ہے اور بولنا اس کا رعد ہے۔ ہنسنا اس کا بجلی ہے اور رونا و پسینہ اس کا بارش ہے۔ نیند اس کی مثل موت کے ہے اور جاگنا مثل زندگی کے (نزہۃ المجالس)

فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

خدا تعالیٰ نے سورج کو روشنی دی۔ اور چاند کو نور بخشا۔ ظلمت رات کو دی۔ لطافت ہوا کو اور کثافت پہاڑوں کو دی اور پانی کو رقت بخشی۔ اور اسی طرح فرشتوں کو نور بخشا حوروں کو روشنی دی۔ مغروروں کو ظلمت اور شیطانوں کو رقت دی لطافت جنوں کو بخشی اور کثافت چوپایوں کو دی۔ پھر یہ سب چیزیں انسان میں جمع فرما دیں اور وہ اس طرح کہ نور آنکھوں کو بخشا اور روشنی چہرے کو دی۔ ظلمت بالوں کو بخشی اور لطافت روح کو دی۔ کثافت ہڈیوں کو دی اور رقت دماغ کو دی۔ اور جب ان ممتاز چیزوں کو خدا نے ایک جگہ فرما کر انسان کو پیدا فرمایا تو اپنی مدح میں فرمایا۔ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔ (نزہۃ المجالس)

انسان اور زمین و آسمان

اللہ تعالیٰ نے انسان میں وہ سب چیزیں جمع فرما دی ہیں، جو متفرق طور پر تمام چیزوں میں پائی جاتی ہیں۔ آسمان کو اگر اللہ نے بلندی دی ہے تو انسان کو قد و قامت۔ آسمان میں اگر چاند و سورج ہیں تو انسان میں دو آنکھیں۔ آسمان میں اگر ستارے ہیں تو انسان میں دانت۔ آسمان میں اگر فلک ہے تو انسان میں چھینک اور زمین کو اگر اللہ نے قرار عطا فرمایا ہے تو انسان کو سکون و وقار۔ زمین میں اگر نہریں ہیں تو انسان میں رگیں۔ زمین میں اگر کھیتیاں ہیں تو انسان میں بال۔ اور آسمان میں اگر جنت ہے تو مومن انسان میں ایسا دل ہے جو جنت سے زیادہ مزین ہے۔ اس لئے کہ جنت محل لذت ہے اور دل محل معرفت اور جنت کا خازن رضوان ہے اور دل کا خازن رحمان ہے۔ (السبعیات)

انسان اور سارا جہان

اللہ تعالیٰ نے آسمان سات پیدا کئے تو انسان کے اعضاء بھی سات ہی پیدا کئے اور جہان میں اگر حیوان پیدا کئے تو انسان میں جوئیں پیدا کیں۔ جہان میں اگر سورج پیدا کیا تو انسان کے دل میں معرفت پیدا کی۔ جہان میں چاند پیدا کیا تو انسان میں عقل پیدا کی۔ جہان میں نجوم پیدا کئے تو انسان میں علوم۔ جہان میں چار قسم کے پانی ہیں، پھیکا، ترش، کڑوا اور نمکین اور انسان میں بھی چار ہی قسم کی رطوبتیں ہیں، پھیکا ذائقہ منہ کے تھوک کا۔ ترش ناک کا نمکین آنسوؤں کا، اور کڑوا کانوں کی رطوبت کا۔ (السبعیات)

تجربے

انسان کے بال جلا کر عرق گلاب میں ملا کر ولادت کے وقت عورت کے سر پر ڈالے جائیں تو بچہ آسانی سے پیدا ہوگا اور انسان کا تھوک سانپ کے لئے زہر قاتل ہے۔ سانپ کے منہ میں اگر تین بار تھوکا جائے تو سانپ فوراً مر جاتا ہے عورت کے چند بال اگر دریا میں ڈال دیئے جائیں اور پھر نکالے

نہ جائیں تو وہ پانی کے سانپ بن جائیں گے۔ بچے کا جو دانت سب سے پہلے اکھڑ کر نکلے وہ اگر عورت کے گلے میں ڈال دیا جائے تو اُسے حمل نہ ٹھہرے گا۔ جو شخص اپنے ہاتھ اور پیر پانی سے دھوکر پیروں کی میل والا وہ پانی جس کو پلا دے گا۔ وہ اس شخص کی محبت میں ایسا گرفتار ہو جائے گا کہ اس کی جدائی اس کے لئے ناقابل برداشت ہو جائے گی۔ یہ عمل بڑا مجرب ہے۔ اسی طرح اگر تم چاہو کہ تم سے کوئی شخص محبت کرنے لگے تو اپنی قمیض کی جیب کو دھوکر وہ پانی اسے اس طرح پلا دو کہ اُسے اس کا علم نہ ہو تو اُسے تم سے بے حد محبت پیدا ہو جائے گی۔ انسان کی داڑھ اور دہرے کے دائیں پیر کی ہڈی یہ دونوں چیزیں سوتے ہوئے انسان کے سر کے نیچے رکھ دی جائیں تو وہ کبھی نہ جاگے گا۔ جب تک کہ یہ دونوں چیزیں اس کے سر کے نیچے سے نکال نہ لی جائیں۔ انسان کا تھوک بھِڑ، بچھو وغیرہ حشرات الارض کے کاٹنے کی جگہ پر لگانے سے درد کو آرام آجاتا ہے۔ کتے کے کاٹنے کی جگہ انسان کا پیشاب لگانے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ انسان کے ناخن جلا کر جس شخص کو پلائے جائیں اُسے اُس سے بڑی محبت ہو جاتی ہے۔ جسم مجروح ہو جائے اور زخم سے خون بہنا بند نہ ہو تو اسی وقت اگر انسان اس پر پیشاب کر دے تو خون فوراً بند ہو جائے گا اور روزہ دار انسان کا تھوک کان میں ڈالا جائے تو کان کا کیڑا نکل جائے گا۔ جس کی نکسیر بہہ رہی ہو نکسیر کے خون سے اسی شخص کا نام کسی کپڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان وہ ٹکڑا لگا دیا جائے تو نکسیر بند ہو جائے گی۔

(حیوٰۃ الحیوان صفحہ ۳۳-۳۶ ج ۱)

انسان کے کسی عضو کو چوٹ آجائے تو ہتھیلی سے اُسے ملنے سے درد کو آرام آجاتا ہے اور یہ انسانی بدن کی تاثیر کی وجہ سے ہے، ورنہ اگر اُسے کسی چوب وغیرہ سے دبایا جائے تو درد اور بھی زیادہ بڑھتا ہے۔ کسی شخص کی دکھتی ہوئی آنکھ کی طرف اگر مسلسل دیکھا جائے، تو دیکھنے والے کی آنکھ بھی دُکھنے لگے گی۔ بچلبہری کا مریض اگر ننگے پاؤں زمین پر چلے تو اس کے قدموں کی جگہ پر کچھ نہ اُگے گا۔

نابینا آدمی لذت نکاح کا شائق ہوتا ہے۔ حائضہ عورت اگر باغ میں چلی جائے تو جس درخت کے پاس سے گزرے گی۔ وہ مُرجھا جائے گا۔ آئینہ کو دیکھے گی تو آئینہ مکدر ہو جائے۔ مرگی کے مریض کو چھُولے تو مرگی کا دورہ ختم ہو جائے گا۔ اور اگر سانپ کی کینچلی پر اس کا پاؤں پڑ جائے تو وہ سانپ جس کی وہ کینچلی ہے مر جائے گا۔ اور بکریوں کے جس ریوڑ کو چرائے گی اس ریوڑ کے پاس بھیڑیا نہ آئے گا اور اگر آجائے گا تو اس بھیڑیئے کے پیٹ میں درد ہونے لگے گا اور اس کے حیض کا کپڑا اگر کشتی کے پچھلے کنارے میں باندھ دیا جائے تو وہ کشتی مخالف ہواؤں سے محفوظ رہے گی۔

انسان کے آنسو جو خوشی میں آکر بہے ہوں۔ اگر جمع کر کے جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں کسی مغموم انسان کو پلائے جائیں تو اس کا غم جاتا رہے گا۔ اور جو آنسو غم کی وجہ سے بہے ہوں۔ وہ اگر کسی انسان کو پلائے جائیں تو وہ رونے لگے گا اور سخت روئے گا۔ روزہ دار انسان کا تھوک مقناطیس کے پتھر پر لگا دیا جائے تو اس کی قوتِ کشش باقی نہیں رہتی۔ (عجائب المخلوقات صفحہ ۱۲۱-۱۲۰ ج ۲)

تعبیر خواب میں اگر آدمی نظر آئے تو اگر اُسے پہچانتا ہے تو وہ وہی ہوگا۔ اگر نہیں پہچانتا تو وہ اس کا کوئی دشمن ہے۔ اور اگر کسی بوڑھے کو دیکھا تو وہ نیکی و سعادت کی علامت ہے۔ جوان کو دیکھنا قوت اور کسی بشارت ملنے کی علامت ہے۔ اور خواب میں اگر عورت کو دیکھا تو یہ دنیا ہے۔

حکم (بوجہ عزت وحرمت) حرام ہے۔

(حیوٰۃ الحیوان صفحہ ۳۶ جلد ۱)

ہمارا تبصرہ • انسان اشرف المخلوقات ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک شاہکار۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر اپنی معرفت کے کئی خزانے پیدا فرما دیئے ہیں۔ انسان اگر اپنے آپ ہی کو تعمق و تدبر کی نظر سے دیکھے تو اپنے خالق کی اُسے معرفت حاصل ہو سکتی ہے۔ چنانچہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ اور ایک عارف نے بھی لکھا ہے کہ:۔

زمین و آسمان و عرش و کرسی

ہمہ در تست تو از کے پرسی

جو شخص اتنے بڑے سامانِ معرفت کو رکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم رہے اور اُس کی ہستی کا اقرار نہ کرے۔ اس سے بڑا کور چشم اندھا اور بد بخت اور گمراہ اور کون ہوگا؟

• انسان کی ان گوناگوں صفات اور اس کی جامعیت و کمالات کو دیکھ کر عقل سلیم رکھنے والا بے ساختہ پکار اُٹھتا ہے کہ:۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

ہر حیوان کو اللہ تعالیٰ نے جھکا ہوا پیدا فرمایا اور انسان کو سر بلند رکھا۔ مگر یہ سر بلندی اُسی وقت تک ہے جب تک کہ سر بلندی عطا فرمانے والے اپنے خالق کے آگے جھکا رہے۔ ورنہ یہ سر بلندی تکبر بن جائے گی۔ جس کا نتیجہ ذلت و خواری ہے۔ نمرود و فرعون کا حشر اس حقیقت پر شاہد ہے۔

UP LOAD BY SALIMSALKHAN

پس اپنی اس سر بلندی کو قائم رکھنے کے لئے انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے اللہ کے آگے سر بسجود بھی رہے۔

انسان صفاتِ الٰہیہ کا مظہر ہے۔ سمیع و بصیر، عالم و قادر، مدبر و علیم اور موجود وحی ہے۔ اور یہ سب صفتیں اللہ کی ہیں اور اسی کی عطاء سے انسان کو یہ حاصل ہوئی ہیں۔ پھر جو لوگ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام کی بلند و بالا شانیں سن کر اپنا یہ عقیدہ شرک بھول کر بیٹھ جاتے ہیں اور یوں سناتے ہیں کہ یہ صفتیں تو اللہ کی ہیں جو کسی نبی و ولی میں ماننا شرک ہیں۔ وہ عوام الناس کے لئے سمیع و البصیر، عالم و قادر اور موجود وحی وغیرہ صفاتِ حق کیوں تسلیم کرتے ہیں؟ اور انسان کو گونگا بہرا، جاہل و عاجز اور معدوم و مردہ کیوں نہیں کہتے؟ اور اگر یہ صفات اللہ کی عطا سے عام انسانوں میں ہو سکتی ہیں تو اللہ کے مخصوص اور مقبول بندوں میں اس کی دیگر صفاتِ عالیہ بھی کیوں نہیں ہو سکتیں۔

• فقہاء کرام پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دین کی سمجھ عطا فرمائی ہے اور وہ بڑی بڑی مشکلیں آسان کر دیتے ہیں۔ جہاں دوسروں کی فہم کی رسائی نہ ہو سکے وہاں ان کے فہم کی رسائی ہو جاتی ہے۔ پس فقہ و فقیہ کا مخالف ہونا بہت بڑی نادانی ہے۔

• انسان ایک عالم صغیر ہے اور یہ ساری کائنات گویا اس کی تفصیل و تعبیر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں ساری صفات کا بیج بو کر اسے اختیار دے دیا ہے کہ چاہے وہ بُری خصلتوں کو اختیار کر کے بدترین مخلوق بن جائے اور چاہے تو نیک صفات کو بروئے کار لا کر شرافت و افضلیت کا تمغہ حاصل کرے۔ چنانچہ انسانوں کی یہ دو ہی قسمیں چلی آرہی ہیں۔ پس ہمیں اچھی صفتوں کو بروئے کار لا کر اچھا انسان بننا چاہئے اور ہر قسم کی بُرائی سے بچنا چاہئے۔

پرہیز اور تقدیر الٰہی

عن ابی خزامۃ رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت رقی نسترقیہا ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ہل ترد من قدر اللہ شیئا قال ہی من قدر اللہ ——— (ابن ماجہ، ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابی خزامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! (آپ پر اللہ کا درود و سلام ہو) آپ کیا فرماتے ہیں یہ جھاڑ پھونک جو ہم کرتے ہیں اور دوا جس سے ہم علاج معالجہ کرتے ہیں اور وہ پرہیز جو ہم اختیار کرتے ہیں کیا یہ تقدیر الٰہی کو کچھ روک سکتے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب فرمایا۔ یہ خود تقدیر الٰہی سے ہے۔

حدیث مبارک کے الفاظ خود واضح ہیں، کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ سوال کرنے والے نیک دل صحابی کا سوال یہ تھا کہ دم و تعویذ (جھاڑ پھونک) دوا دارو اور پرہیز و احتیاط جو ہم کرتے ہیں اس سے اللہ کا لکھا بدل سکتا ہے۔ اگر کسی کی تقدیر میں بیماری لکھی ہے یا بیماری کے نتیجہ میں موت ہی لکھی ہے تو کیا یہ باتیں حکم الٰہی کو ٹال سکتی ہیں؟ اکثر عوام کے ذہن میں بھی اسی قسم کے شکوک و شبہات آتے ہیں۔ نبی اکرم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب کس قدر مختصر مگر جامع ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ دم و درود، علاج معالجہ اور پرہیز و احتیاط کسی حکم الٰہی سے ہی ہیں۔ کسی کو کیا پتہ کہ اللہ کریم نے ان کے ذریعہ ہی شفا لکھ دی ہے۔

ان حالات میں ہم پر لازم ہے کہ ہر ضروری احتیاط اور مناسب پرہیز کو لازم پکڑیں اور اسے توکل کے خلاف نہ سمجھیں اس لئے کہ پرہیز یا احتیاط حکم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ توکل کے منافی نہیں۔ ——— ••

خارش میں ریشمی لباس

اسلام اپنے ماننے والوں کو تعیش کے بجائے سادگی سکھاتا ہے۔ راحت طلبی اور آرام پسندی کی جگہ سخت کوشی اور محنت کشی پیدا کرتا ہے۔ اسلامی عبادات اس حقیقت پر شاہد عادل ہیں اور پورا اسلامی دستور حیات اسی امر کیلئے بھی گواہی پیش کرتا ہے ——— خوراک اور لباس کو ہی لیجئے۔ اسلامی معاشرت میں چاندی سونے کے برتن استعمال کرنے کی مطلق کسی کو اجازت نہیں، عورتوں کو سونے چاندی کے زیورات پہننے کی اجازت مشروط ہے۔ لیکن ایک حد سے بڑھ جانے پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے، مردوں کیلئے سونا چاندی اور ریشمی لباس استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ اس حکم سے استثنیٰ کی ایک صورت سبب اور وجہ بیماری کی مجبوری ——— چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو (ان دونوں صحابیوں کو جو ان کو) ریشمی لباس پہننے کی اجازت دی خارش کے مرض کی وجہ سے ——— (بخاری و مسلم) ——— ریشمی لباس نرم ہونے کے علاوہ ٹھنڈا بھی ہوتا ہے۔ خارش کے مریض کو بہت ہی راحت پہنچاتا ہے۔

سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کے خواہش مندوں کیلئے نایاب کتابیں

افاداتِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ

کتاب	قیمت
العلم والعلماء۔	[illegible]
دعوت و تبلیغ کے اصول و احکام۔	[illegible]
اسلامی شادی۔	[illegible]
اصلاحِ خواتین۔	[illegible]
احکام میت عقل و نقل کی روشنی میں۔	[illegible]
تربیت اولاد۔	[illegible]
حقوق معاشرت تحفۂ زوجین۔	[illegible]
اذکار و اعمال اور تعویذات۔	[illegible]
اسلامی تہذیب اور آدابِ زندگی۔	[illegible]
سود رشوت زکوٰۃ کے احکام۔	[illegible]
اسلامی لین دین و معاملات۔	[illegible]
حکایاتِ اولیاء۔	[illegible]
گناہوں کا وبال دنیا میں۔	[illegible]
نیک خاوند۔	[illegible]
نیک بیوی۔	[illegible]
معارفِ امدادیہ۔	[illegible]
معارفِ گنگوہی۔	[illegible]
معارفِ نانوتوی۔	[illegible]
ملفوظات۔	[illegible]
بہشتی زیور کے طوطی	[illegible]
لطائف و لطیفے۔	[illegible]
معارفِ مجدد	[illegible]
اسلامی عقائد	[illegible]
اسلامی تعلیمات اور	[illegible]
اصولِ تصوف۔	[illegible]

تالیفات مجموعہ
مفتی محمود حسن صاحب مفتی اعظم ہند

کتاب	قیمت
فتاویٰ محمودیہ (۱۶ جلدیں)۔	[illegible]
ملفوظات فقیہ الامت۔ (۲) قسط۔	[illegible]
ملفوظ۔ فقیہ الامت (۲) قسط۔	[illegible]
مکتوبات فقیہ الامت (۲) قسط۔	[illegible]
ذکر فقیہ اور خدمات فقیہ الامت	[illegible]
وصیت شیخ۔	[illegible]
وصف محبوب۔	[illegible]
حدود اختلاف۔	[illegible]
اسبابِ غضب اور چہل احادیث۔	[illegible]
اسبابِ لعنت کی چہل حدیث	[illegible]
اسبابِ مصائب اور ان کا علاج۔	[illegible]
شوریٰ و اہتمام۔	[illegible]
شاہد قدرت۔	[illegible]
مسلکِ علماء دیوبند۔	[illegible]
مرقع بدعت۔	[illegible]
حقیقت دین۔	[illegible]
آسان فرائض۔	[illegible]
ارمغانِ اہل دل۔	[illegible]
سرکاری سود کی تحقیق۔	[illegible]
خلاصہ تصوف۔	[illegible]
ملفوظات حضرت شیخ الحدیث۔	[illegible]
نشر الطیب طالب۔	[illegible]
آپ بیتی حضرت شیخ۔	[illegible]
امام الحرمین۔	[illegible]
امام اعظم۔	[illegible]

مواعظ اختری
مولانا حکیم محمد اختر صاحب پاکستان

کتاب	قیمت
استغفار کے ثمرات۔	[illegible]
فضائلِ توبہ۔	[illegible]
تعلق مع اللہ۔	[illegible]
علاج الغضب۔	[illegible]
علاجِ کبر۔	[illegible]
خوشگوار ازدواجی زندگی۔	[illegible]
تسلیم و رضا۔	[illegible]
حقوق النساء۔	[illegible]
بدگمانی اور اس کا علاج۔	[illegible]
منازلِ سلوک۔	[illegible]
تجلیاتِ جذب۔	[illegible]
تزکیہ نفس۔	[illegible]
طریق ولایت۔	[illegible]
تحصیل معرفت۔	[illegible]
مقصد حیات۔	[illegible]
فیضانِ محبت۔	[illegible]
حقیقی عشق مجازی۔	[illegible]
الدوائے عجائب	[illegible]
معارف القرآن	[illegible]
فتاویٰ دار العلوم (۱۲ جلدیں)۔	[illegible]
خطباتِ حکیم الاسلام	[illegible]
مجالس حکیم الاسلام مجموعہ	[illegible]
مجالس حکیم الاسلام کامل	[illegible]
اسلامی خطبات پانچ جلد	[illegible]
آثارِ دیوبند کیا ہے۔	[illegible]

دعوت و تبلیغ
اور اسکی مستند کتابیں

کتاب	قیمت		کتاب	قیمت
راہِ نجات۔	[illegible]			
پیغامِ فلاح۔	[illegible]			
تعمیرِ حیات و زندگی۔	[illegible]			
پاکیزہ زندگی۔	[illegible]			
حصولِ جنت کا طریقہ۔	[illegible]			
کارگزاری	[illegible]			
جماعت میں کیوں جائیں۔	[illegible]			
جماعت میں کیسے جائیں۔	[illegible]			
اصولِ تبلیغ۔	[illegible]			
چار نمبر۔	[illegible]			
بے روزگاری کا علاج۔	[illegible]			
معمولاتِ نبوی۔	[illegible]			
تقریری مقالات۔	[illegible]			
علماءِ کرام اور ان کی ذمہ داریاں۔	[illegible]			

افاداتِ مولانا ابرار الحق صاحب ہردوئی

کتاب	قیمت
مجالس ابرار۔	[illegible]
ایک سنت کا عدد حصہ۔	[illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں۔	[illegible]
ہماری تباہی اور اس کا حل۔	[illegible]
اصلاحِ باطن کی اہمیت۔	[illegible]
اصلاحِ ظاہر و باطن۔	[illegible]
اصول الفلاح۔	[illegible]
پریشانیوں کا آسان حل۔	[illegible]
اشرف الہدایات۔	[illegible]
خصائلِ مومن۔	[illegible]

[illegible]

صدیقی کتاب گھر دیوبند ۲۴۷۵۵۴ (یوپی)

SIDDIQI KITAB GHAR DEOBAND-247554 (UP)

نادیدہ حصار

ڈاکٹر اسلم اصلاحی

دولت کے متلاشی ایک شخص کا عبرت انگیز قصہ جو تشنگی ... بھلانا چاہتا تھا۔

میں اس وقت عمر کے اس دور میں ہوں جب سب کچھ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ ڈھنگ میں رنگ نہیں رہتے، پھولوں کی خوشبو اڑ جاتی ہے اور مایوسی ہر طرف ڈیرے ڈال دیتی ہے۔ اس عمر میں بھلا جھوٹ بول کے مجھے کیا ملے گا؟ ستر سال کی عمر تو ایسی ہوتی ہے کہ انسان سود و زیاں سے بے خیال ہو جاتا ہے۔

یہ تمہید میں اس لئے باندھ رہا ہوں کہ آپ میری داستان کو جھوٹ نہ سمجھیں۔ اس داستان کا ایک ایک لفظ حقیقت پر مبنی ہے۔ اب تک میں نے اس خیال سے زبان بند رکھی کہ سننے والے اسے دیوانے کی بڑ سمجھ کے ہنسیں گے۔

میری زندگی کی شام ہونے والی ہے۔ ہر لمحہ یہی دھڑکا لگا رہتا ہے کہ نہ جانے کب فرشتۂ اجل نمودار ہو جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے اپنی پوتیوں اور نواسی نواسوں کو اپنی زندگی کا وہ رخ دکھا دوں جو آج تک ان کی نظروں سے اوجھل ہے۔

میں شہر کانپور کا رہنے والا ہوں۔ میں نے ہوش سنبھالا تو اس دور کے عام مسلمانوں کی طرح ہمارا گھرانا بھی تنگ دستی کا شکار تھا۔ والد صاحب کی لکڑی کی چھوٹی سی ٹال تھی۔ اس زمانے میں کانپور کے زیادہ تر مسلمان لکڑی کا بزنس کرتے تھے۔ آج کل کی طرح اس دور میں تعمیرات کا زور نہیں تھا اس لئے دستکاری وغیرہ میں لکڑی فروخت ہوتی تھی جو جلانے کے کام آتی تھی۔ یوں سمجھئے کہ ہماری ٹال میں عمارتی لکڑی بھی رکھی تھی مگر وہ شاذ و نادر ہی فروخت ہوتی تھی۔ وہ بھی کبھی کوئی اپنے مکان میں ترمیم یا اضافہ کرتا یا مرمت کراتا تو اس کی نوبت آتی تھی۔ بہرحال یونہی رو دھو کر گزارہ ہو رہا تھا اور حیرت کی بات یہ تھی کہ اللہ بخشے والد مرحوم اس پر بھی مطمئن تھے۔ وہ اٹھتے بیٹھتے یہی کہتے تھے کہ اللہ کا لاکھ احسان ہے کہ وہ عزت سے روزی دے رہا ہے۔ ورنہ لاکھوں خاندان ایسے ہیں جو پیٹ بھر کر کھانے کو بھی ترستے ہیں۔

مجھے ان کے خیالات سے اتفاق نہیں تھا۔ میں سوچتا تھا بے شمار خاندان ایسے بھی تو ہیں جن کے ملازمین بھی ہم سے کئی درجے اچھے ہیں۔ اچھا کھاتے ہیں اور اچھا پہنتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار میں والد صاحب کے سامنے نہیں کر سکتا تھا۔ اتنی ہمت ہی نہیں تھی۔ والد صاحب خود تو نہیں پڑھ سکے تھے مگر انہیں پڑھانے کا بہت شوق تھا اس لئے وہ ہم لوگوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔ محدود آمدنی میں تعلیم دلانا مشکل کام تھا۔ اس کے باوجود وہ ہم لوگوں کو تعلیم دلا رہے تھے۔ میں سب سے بڑا تھا مجھ سے چھوٹے دو بھائی صولت اور فرحت تھے۔ پھر ان سے چھوٹی ایک بہن تھی۔ یوں ہمارا کنبہ چھ افراد پر مشتمل تھا۔

میں نے انہی حالات میں کسی نہ کسی طرح میٹرک کر لیا۔ والد صاحب اس دن بہت خوش تھے۔ اس موقع پر انہوں نے خاندان بھر کی دعوت کی تھی۔ اس کے نتیجے میں وہ مقروض بھی ہو گئے مگر پورے خاندان میں ان کی واہ واہ ہو گئی۔ میں اپنے خاندان کا پہلا لڑکا تھا جس نے میٹرک پاس کیا تھا۔ پورے خاندان میں میری قابلیت اور ذہانت کے ڈنکے بجنے لگے۔

گھر کی عسرت اور تنگ دستی دیکھتے ہوئے میں نے ایک دن والد صاحب سے کہا: "ابا جی اب میں کاروبار میں آپ کا ہاتھ بٹاؤں گا۔"

انہوں نے گھور کر مجھے دیکھا اور درشت لہجے میں بولے "تو بڑھش میں تو بہ رفاقت! تو پڑھ کر لکڑیاں بیچے گا۔ ناک کٹوائے گا خاندان کی۔"

"مگر ابا جی! اس میں برائی کیا ہے؟" میں نے کہا: "میں چاہتا ہوں کہ اب آپ کو بھی کچھ آرام ملے۔ میں..."

"رفاقت!" ابا جی نے میری بات کاٹ دی: "میں تجھے پڑھا لکھا کر ڈپٹی کلکٹر بنانا چاہتا ہوں۔ خبردار آئندہ ایسی بات مت کرنا۔"

"مگر ابا جی میں اکیلا تو پڑھنے والا نہیں ہوں۔ صولت اور فرحت بھی ہیں۔ دو سال بعد صولت بھی میٹرک کر لے گا۔ پھر اس کی تعلیم کے اخراجات بھی ہوں گے۔ کیا آپ اتنا بوجھ برداشت کر لیں گے؟"

"یہ تیرے سوچنے کی بات نہیں ہے رفاقت!" ابا جی نے عجیب لہجے میں کہا۔ "دو سال تو بہت ہوتے ہیں۔ ہمارے حالات تو چھ مہینے کے اندر اندر بدل جائیں گے۔"

گئے......"

میں نے چونک کر انہیں دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔ میری ہمت نہ پڑی ان سے پوچھنے کی کہ ہمارے حالات کیسے بدل جائیں گے۔ مجھ سے اتنی زیادہ باتیں ابھی انہوں نے نہ جانے کیسے کی تھیں، ورنہ عموماً وہ خاموش ہی رہتے تھے۔ تیوریاں ہر وقت چڑھی رہتی تھیں۔ یہ بھی شاید اس دور کے بزرگوں کا خاصہ تھا۔ وہ گھر میں گھستے تو اماں سمیت ہم بھی سہم جاتے تھے۔

میں الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ وہاں سے اٹھا۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ صرف چھ مہینے میں ہمارے گھر کے حالات کیسے بدل جائیں گے؟ میں دیر تک اس بات پر سر کھپاتا رہا پھر یہ سوچ کر اس الجھن کو ذہن سے جھٹک دیا کہ شاید ابا جی نے مجھے ٹالنے کو یہ بات کہی ہے۔

اس واقعے کے ایک ہفتے بعد جب میں ایک اور دن گیا پہنچا۔ اماں نے مجھے بتایا کہ ابا جی ٹال بیچ رہے ہیں۔ میں سناٹے میں رہ گیا۔ چھوٹی سی وہ ٹال ہی تو ہماری روزی کا ذریعہ تھی۔ ابا جی روزی کے اس دروازے کو بھی بند کر رہے تھے۔ میں نے اماں سے کہا "اماں! تم نے پوچھا نہیں کہ ٹال بک گئی تو گھر کا خرچ کیسے چلے گا، ہم کھائیں گے کہاں سے؟"

"یہ بات ان سے میں پوچھوں؟" اماں نے تلخ لہجے میں کہا۔ "آج تک انہوں نے کبھی میری کوئی بات سنی ہے؟"

"ٹھیک ہے اماں! پھر میں ہی بات کروں گا۔" میں نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ذرا سوچ سمجھ کر بات کرنا بیٹا!" اماں گھبرا گئیں۔ "صولت بچارے نے صرف اتنا پوچھا تھا کہ آپ ٹال کیوں بیچ رہے ہیں تو انہوں نے سب لوگوں کے سامنے اس کے منہ پر طمانچہ مار دیا تھا۔"

"ابا جی چاہے مجھے بھی ماریں مگر میں ٹال نہیں بکنے دوں گا۔" یہ کہہ کر میں گھر سے نکل کر سیدھا بانس منڈی کی طرف چل دیا۔

ڈپٹی کے پڑاؤ سے گزرتے ہوئے میری نظر حلوائی کی دوکان پر پڑی جہاں گرم گرم جلیبیاں تلی جا رہی تھیں۔ ابا جی جلیبیاں بہت شوق سے کھاتے تھے۔ میں نے ایک دونے میں گرم جلیبیاں لے لیں تاکہ ان کے ذریعے ابا جی کو رام کر سکوں۔

میں دوکان میں داخل ہوا تو ابا جی اکیلے نہیں تھے ان کے ساتھ ایک سادھو بھی بیٹھا تھا۔ اس کی بڑی بڑی جٹائیں شانوں پر بکھری ہوئی تھیں۔ گلے میں چھوٹی بڑی کئی مالائیں تھیں، کلائیوں میں لوہے کے کڑے تھے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں انگوٹھیاں تھیں۔ اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ مجھے دیکھتے ہی وہ ابا سے بولا "دیکھا میں نے کیا کہا تھا۔"

ابا جی کا منہ حیرت سے کھلا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا۔ "رفاقت بیٹا! اس دونے میں جلیبیاں ہیں؟"

"جی ہاں ابا جی!" میں نے جواب دیا۔

"ابھی ابھی سادھو مہاراج نے کہا تھا کہ تمہارا بیٹا جلیبیاں لے کر آ رہا ہے۔"

مجھے ہنسی آگئی۔ وہ سادھو مہاراج کھڑکی کے بالکل سامنے بیٹھے تھے۔ شاید انہوں نے مجھے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ ظاہر ہے میرے ہاتھ میں دونا دیکھ کر وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ اس میں جلیبیاں ہیں۔ یہ بات تو کوئی بھی بتا سکتا تھا۔ میں نے تحقیر آمیز انداز میں کہا۔ "واہ سادھو مہاراج واہ! آپ نے تو چمتکار دکھا دیا۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اس دونے میں جلیبیاں ہیں؟"

میرے طنز کو شاید سادھو نے محسوس کر لیا۔ وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور گرج کر بولا۔ "ہماری شکتی اڑاتا ہے بالکے! تو نے یہ جلیبیاں ڈپٹی کے پڑاؤ سے دو پیسے میں رگھو رام حلوائی کی دوکان سے نہیں خریدیں؟"

میں خاموش کھڑا رہا مگر دل میں سوچا کہ یہ بھی کوئی ایسی بات نہیں۔ گھر سے آتے ہوئے ڈپٹی کا پڑاؤ راستے میں پڑتا تھا اور رگھو رام اس بازار کا مشہور حلوائی تھا۔

"اچھا تو سوچ رہا ہے میں اندازے سے بتا رہا ہوں۔" سادھو کی بات سن کر پہلی دفعہ میں چونکا۔ اس نے گویا میرے من کی بات پڑھ لی تھی۔ پھر وہ آہستہ سے بولا۔ "بالکے مجھے تو کسی

ہے کہ تو نے جلیبیاں ہی خریدی ہیں؟"

"اس میں کوئی بھی شک ہے کیا؟" میں نے کہا۔

"اچھا ذرا یہ دونا کھول۔ میں بھی تو دیکھوں تو کیسی جلیبی لایا ہے۔"

میں نے دونے پر ڈھکا ہوا پتا ہٹایا تو اچھل پڑا۔ اس میں جلیبیوں کے بجائے لڈو تھے۔ رگھو رام نے میری آنکھوں کے سامنے اس دونے میں جلیبیاں ڈالی تھیں۔ پھر وہ جلیبیاں کہاں گئیں۔ میں حیرت سے کبھی سادھو کو دیکھ رہا تھا کبھی لڈوؤں سے بھرے ہوئے دونے کو!

"کیا بات ہے رفاقت!" ابا جی نے کہا۔ "تیری طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

"میں ٹھیک ہوں ابا جی!" میں نے بمشکل کہا اور دھم سے تخت پر ڈھے گیا۔

سادھو کے چہرے پر عجیب تضحیک آمیز تبسم تھا۔

"پریشان کیوں ہوتا ہے بالکے!" سادھو نے ہنس کر کہا۔ "اپنے باپ کو جلیبی کھلا۔ یہ بہت شوق سے کھاتا ہے۔"

سادھو کی بات سنتے ہی ابا جی نے دونا مجھ سے لے لیا اور ہنس کر بولے۔ "واہ بیٹا دل خوش کر دیا! رگھو کی دکان سے لایا ہے؟"

میری نظر اب تک سادھو مہاراج پر جمی ہوئی تھی۔ ابا جی کی بات سن کر میں نے ان کی طرف دیکھا تو بے ہوش ہوتے ہوتے بچا۔ ان کے ہاتھ میں جلیبی تھی۔ میں نے جلدی سے پوچھا۔ "ابا... جی... یہ جلیبی کہاں سے آئی؟"

"کہاں سے آئی؟" ابا جی نے حیرت سے میری بات دہرائی۔ "ارے تو خود ہی تو لے کر آیا ہے۔"

"بالکے!" سادھو نے گمبھیر لہجے میں کہا۔ "اب کسی سادھو پر شک مت کرنا ورنہ جیون بھر پچھتاتا رہے گا۔" یہ کہہ کر سادھو مہاراج اپنی جگہ سے اٹھے اور کڑے چمٹے اور زنجیریں کھڑکاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

میرا ذہن بری طرح الجھ کر رہ گیا تھا۔ میں اسی الجھن میں یہ بھی بھول گیا کہ وہاں آیا کیوں تھا۔ ابا جی بڑے غور سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ مجھے پریشان دیکھ کر بولے۔ "کیا بات ہے رفاقت! تو اتنا پریشان کیوں ہے؟"

میں نے انہیں جلیبیوں کے لڈو بننے اور پھر دوبارہ جلیبیوں میں تبدیل ہونے کا واقعہ بتایا اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ میں نے دل ہی دل میں سادھو مہاراج کا مذاق اڑایا تھا۔

ابا جی کا رویہ ایک دم تبدیل ہو گیا۔ انہوں نے جلیبیوں کا دونا دیوار سے دے مارا اور چیخ کر بولے۔ "دفع ہو جا یہاں سے تو نے سادھو مہاراج کو ناراض کر دیا بدبخت! اتنی مشکل سے تو وہ میری مدد کرنے پر آمادہ ہوئے تھے۔ تو یہاں آیا ہی کیوں تھا؟"

ابا جی کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ "میں نے تجھ سے کہا بھی تھا کہ آئندہ دکان پر مت آنا۔"

"ابا جی... وہ... میں... آپ....."

"کیا بکواس کر رہا ہے؟" ابا جی پھر گرج کر بولے۔

"جانے بھی دو شرافت علی! بچہ ہے" اچانک سادھو مہاراج کی آواز سنائی دی۔ وہ نہ جانے کس وقت دوبارہ آگئے تھے۔ "بالکوں کے من میں ایسے خیال آہی جاتے ہیں۔"

"مگر مہاراج..."

"چھوڑو شرافت علی!" سادھو مہاراج نے کہا "تم بھی پوچھو ہو کہ یہ یہاں کیوں آیا تھا؟ یہ تم سے یہ پوچھنے آیا تھا کہ تم دوکان کیوں بیچ رہے ہو؟ جوان بیٹا ہے، یہ پوچھنے کا حق تو رکھتا ہے نا! اسے بتاؤ کہ دکان تم نے کیوں بیچ دی۔"

میں سناٹے میں رہ گیا۔ گویا ابا جی نے دکان بیچ دی تھی۔ اب کچھ کہنا سننا بے کار تھا۔ میں اٹھا اور بغیر کچھ کہے باہر کی طرف چل دیا۔ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب پڑھنے کی بجائے نوکری کروں گا۔

شام کو ابا جی گھر پہنچے تو سادھو مہاراج بھی ان کے ساتھ تھے۔ میں اس سادھو کی پراسرار قوتوں سے خائف تو تھا مگر مجھے اس سے نفرت ہوتی جا رہی تھی۔ ابا جی نے کھانا بھی مردان خانے میں کھایا۔ اس دوران میں وہ دو ایک دفعہ اندر بھی آئے مگر میں نے ان سے کوئی بات نہ کی۔ ان کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہ رہے ہیں مگر کہہ نہیں پا رہے ہیں۔

رات کو جب میں سونے کیلئے لیٹا تو ابا جی میرے کمرے میں آگئے۔ میں احتراماً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ میرے پلنگ پر بیٹھ گئے اور دھیمے لہجے میں بولے۔ "رفاقت بیٹا! تو مجھ سے کیا پوچھنا چاہتا تھا کہ میں نے دکان کیوں بیچ دی؟"

"وہ آپ کی چیز تھی ابا جی!" میں نے آہستہ سے کہا۔ "میں بھلا کیوں پوچھوں گا، ویسے بھی اب میں جوان ہو گیا ہوں۔ کب تک آپ پر بوجھ بنا رہوں گا بلکہ اب تو میرا فرض ہے کہ...."

"رفاقت!" ابا جی شکستہ لہجے میں بولے۔ "مجھے مزید شرمندہ مت کر بیٹا۔ میں نے یہ سب تم ہی لوگوں کیلئے کیا ہے۔ غور سے میری بات سن!" ابا جی سرگوشی میں بولے۔ "میں سادھو مہاراج کے کہنے پر دولت کی دیوی کو قابو میں کرنے کیلئے ایک جاپ شروع کر رہا ہوں۔ اس کیلئے مجھے تقریباً تین ہزار روپے کی ضرورت تھی اتنی بڑی رقم میں کہاں سے لاتا؟ اس لئے میں نے دکان بیچ دی۔ چند دنوں کی بات ہے پھر اتنی دولت ہوگی کہ تم لوگوں سے سنبھالے نہیں سنبھلے گی۔"

میں حیرت سے ابا جی کا چہرہ تک رہا تھا۔ مجھے لگ رہا تھا کہ ان کا ذہنی توازن بگڑ گیا ہے۔ کوئی ہوش مند آدمی ایسی باتیں نہیں کر سکتا تھا۔

"مجھے اس طرح مت دیکھ رفاقت!" ابا جی نے کہا۔ "تمہارا خیال شاید یہ ہے کہ میں پاگل ہو گیا ہوں، بہکی بہکی باتیں کر رہا ہوں۔ میں پورے ہوش و حواس میں ہوں بیٹا اور میں نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے۔" پھر وہ سانس لینے کو رکے اور ذرا توقف کے بعد بولے "میں کل سادھو مہاراج کے ساتھ بنارس جا رہا ہوں۔"

"بنارس جا رہے ہیں؟" میں نے چونک کر پوچھا۔

"مگر ابا جی...."

"میری بات غور سے سنو رفاقت!" ابا جی نے اسی سنجیدگی سے کہا۔ "ممکن ہے مجھے وہاں دو مہینے لگ جائیں، ممکن ہے چار مہینے لگ جائیں، یہ مہینے بھی لگ سکتے ہیں مگر جب میں واپس آؤں گا تو ہمارے سارے دلدر دور ہو جائیں گے۔ تم اپنی ماں اور بہن بھائی کا خیال رکھنا۔" یہ کہہ کر انہوں نے جیب سے

کچھ روپے نکال کر مجھے دیتے ہوئے بولے۔ "اور اب کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تمہاری ماں کو بھی کچھ نہیں بتایا۔ وہ صرف یہ جانتی ہے کہ میں کسی نئے کاروبار کیلئے بمبئی جا رہا ہوں۔"

مجھے حیرت ہو رہی تھی کہ ابا جی کو اس عمر میں بھلا یہ کیا شوق ہوا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ کہیں یہ اس سادھو مہاراج کی کوئی چال نہ ہو۔ وہ ابا جی سے پیسے بٹورنے چاہتا ہو۔ مگر میں بھلا کر بھی کیا سکتا تھا۔ ابا جی پر تو گویا جنون سوار تھا دولت مند بننے کا۔ اس سے زیادہ حیرت مجھے اس بات پر تھی کہ ابا جی ایسا راسخ العقیدہ مسلمان ان دیوی دیوتاؤں کے چکر میں کیسے پڑ گیا؟ وہ تو کسی بھی حال میں نماز ترک نہیں کرتے تھے۔

دوسرے دن ابا جی نے تیاری کی اور بنارس کیلئے روانہ ہو گئے۔ میں ان کی لاعلمی میں ان کا پیچھا کرنا چاہتا تھا مگر پھر یہ سوچ کر رک گیا کہ ان کی غیر موجودگی میں مجھی کو گھر کی ذمہ داری پوری کرنا تھیں۔

اس رات گرمی کچھ زیادہ تھی اس لئے میں نے اپنا پلنگ دالان میں اسی جگہ ڈال لیا جہاں ابا جی سوتے تھے۔ رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا کہ اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے غور کیا تو احساس ہوا کہ آنکھ کھلنے کا سبب گھنگھروؤں کی جھنکار تھی۔ چھم چھم چھم کوئی بہت قریب چل رہا تھا۔ میں چونک کے اٹھ بیٹھا۔ پھر مجھے مکان کے وسیع و عریض صحن میں ایک ہیولا سا دکھائی دیا۔ چاند کی روپہلی کرنیں بکھری تھیں۔ اس میں واضح طور پر دیکھ سکتا تھا کہ وہ کوئی عورت ہے چھم چھم کی آواز واضح ہوتی جا رہی تھی۔ وہ عورت آہستہ آہستہ میری طرف بڑھ رہی تھی۔ میں ڈرپوک تو نہیں ہوں مگر اس وقت میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو سہم جاتا گھبراہٹ کے مارے میرا سارا جسم پسینے میں شرابور ہو گیا۔ اماں اور دوسرے لوگ صحن کے دوسری طرف دالان میں سوتے تھے ابا جی چونکہ سب سے الگ تھلگ رہتے تھے اس لئے انہوں نے اپنے سونے کیلئے دالان کا وہ حصہ منتخب کیا تھا جو پورے مکان سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ میری سمجھ میں آج تک نہیں آیا کہ اس علاقے کے بزرگ لوگ ہی کیوں

ہی تیوریاں کیوں چڑھا لیتے تھے اور گھر کے افراد اتنے ڈرے ڈرے کیوں رہتے تھے؟

گھنگھروؤں کی آواز میرے بالکل نزدیک آ کر تھم گئی۔ میں نے دیکھا۔ وہ کوئی عورت تھی۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ یہ عورت کون ہے اور رات کے اس پہر ہمارے گھر میں کیسے آ گئی؟ عورت نے عجیب سی منمناتی ہوئی آواز میں کہا۔ "بچہ دے دو بابا لے۔ بچہ دے دو بابا لے۔"

میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میں نے ذرا سرد آگے سے پوچھا۔ "کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو؟" اس کے بعد اپنی آواز خود اجنبی لگ رہی تھی۔

وہ جواب میں مکروہ انداز میں ہنسنے لگی۔ پھر بولی۔ "اب باپ کی جگہ تو نے سنبھال لی ہے۔"

"تم ہو کون؟" میں نے ہمت کر کے اپنا سوال دہرایا۔

"میں مایا ہوں" اس نے عجیب لہجے میں کہا۔ "مجھے تیری بھینٹ چاہئے۔" اس نے دانت نکوسے "مگر جب تک تیرا باپ مجھے اس بات کی اجازت نہیں دے گا میں تیری بھینٹ حاصل نہیں کر سکتی۔" وہ پھر ہنسنے لگی۔ "کہاں ہے تیرا باپ؟"

"وہ... بنارس گئے ہیں۔" میں نے الجھ کر جواب دیا۔ اس کی ایک بات بھی میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

"بنارس گیا ہے؟" وہ چونک کر بولی۔ "وہ مجھے لے کر کسی پلید آدمی کے حوالے کرنا چاہتا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا حلیہ بدل گیا۔ اب میرے سامنے ایک حسین صورت عورت کے بجائے مکروہ صورت کی ایک خوفناک بڑھیا کھڑی تھی جس کے بڑے بڑے دانت ہونٹوں سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ "میں اسے چھوڑوں گی نہیں۔" اس نے خوفناک آواز میں کہا۔

میری گھگھی بندھ گئی۔ میں بری طرح کانپنے لگا۔ پھر مجھے کچھ ہوش نہ رہا۔ بس اتنا یاد ہے کہ میں نے زور زور سے چیخ کر کچھ کہہ رہا تھا۔

مجھے ہوش آیا تو اماں اور بھائی بہن میرے ارد گرد بیٹھے تھے۔ دائیں طرف ایک مولوی صاحب بیٹھے تھے۔ مجھے ہوش میں آتا دیکھ کر اماں بے اختیار بولیں۔ "یا اللہ تیرا شکر ہے۔"

"مجھے کیا ہوا تھا اماں؟" میں نے اٹھتے ہوئے سوال کر دیا۔

"تم سوتے میں ڈر گئے تھے شاید۔" اماں نے جواب دیا۔

میں نے مولوی صاحب کی طرف دیکھا۔ وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے پانی کا کٹورا اٹھا کر اس پر دم کیا اور کٹورا میری طرف بڑھاتے ہوئے بولے۔ "رفاقت میاں یہ پانی پی لو۔"

مجھے پیاس بھی محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے ایک سانس میں پورا کٹورا خالی کر دیا۔

"میاں پانی ٹھہر ٹھہر کر اور تین سانس میں پینا چاہئے۔" مولوی صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

ان کے جانے کے بعد ماموں جان آ گئے۔ وہ بھی کانپور سے باہر گئے ہوئے تھے اور ابھی ابھی پہنچے تھے۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ "ارے یار رفاقت! لڑکیوں کی طرح تم نیند میں ڈرنے کیسے لگے؟"

"میں نیند میں نہیں تھا ماموں جان!" میں نے جواب دیا۔ "میں نے اس عورت کو جاگتی آنکھوں سے دیکھا تھا۔"

"عورت کو؟" اماں چونک کر بولیں۔ "کیسی تھی وہ عورت؟" ان کی آواز میں لرزش تھی اور چہرہ دھلے ہوئے لٹھے کی طرح سفید ہو رہا تھا۔

"ہاں اماں! وہ کوئی عورت تھی دبلی پتلی اور خوبصورت سی بنگالن عورت!" میں نے اس کا حلیہ یاد کرتے ہوئے کہا۔ "اس کے جسم پر ایسا لباس تھا جیسے قدیم زمانے میں ہندو عورتیں پہنتی تھیں، ماتھے پر بندیا لگی تھی۔ وہ مجھ سے کہہ رہی تھی کہ بچہ دے دو بابا لے۔"

میں نے بولتے بولتے اماں کی طرف دیکھا۔ ان کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحے بے ہوش ہو جائیں گی۔ انہوں نے بے بسی سے ماموں جان کی طرف دیکھا اور وحشت زدہ لہجے میں بولیں۔ "اب تو کچھ کیجئے بھائی جان! میں پچھلے تین برس سے آپ کی خوشامد کر رہی ہوں مگر آپ ہیں کہ کچھ بتاتے ہی نہیں۔"

"میرا اس خیال سے کہنا تھا کہ کہیں تم دہشت زدہ ہو کر نہ رہ جاؤ لیکن جو بات رفاقت میاں نے بتائی ہے اس کے بعد میں کچھ نہ بتاؤں۔ وہ دراصل لالچ میں آ گیا اور یہ خزانہ"

"بھاڑ میں گیا خزانہ!" اماں تڑپ کر بولیں۔ "آپ اللہ کا واسطہ کچھ کیجئے بھائی جان! انہیں اس عذاب سے نجات دلائیے۔"

"تم ٹھیک کہتی ہو۔" ماموں جان نے کہا۔ "یہ خزانہ بچے کی جان سے بڑھ کر نہیں ہے۔ میں آج ہی کسی پیر صاحب سے ملتا ہوں۔ وہ چلے میں بیٹھے ہوئے ہیں، پرسوں سے پہلے حجرے سے باہر نہیں آئیں گے۔" پھر ماموں جان اماں کو تسلیاں دیتے ہوئے رخصت ہو گئے۔

میری سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ آخر یہ مسئلہ کیا ہے۔ اماں کے انداز سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ بھی اس سلسلے میں بہت کچھ جانتی ہیں۔ مگر مجھ سے چھپا رہی ہیں۔ میں نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ میں اماں سے ہر صورت میں پوچھوں گا کہ یہ سب ہے کیا؟

اماں بھی کمرے سے چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ میرے لئے دودھ لے آئیں۔ میں نے جھنجھلا کر کہا۔ "اماں! تم نے تو مجھے واقعی مریض بنا دیا۔"

"خاموشی سے پی جا۔" اماں نے کہا۔

"مجھے ایک بات بتاؤ اماں!" میں نے دودھ کا کٹورا لیتے ہوئے کہا۔ "یہ سب کیا ہے؟ مجھ سے تم کیا چھپا رہی ہو؟ مجھے بتاؤ اماں! تمہیں میری قسم۔"

اماں نے بے بسی سے میری طرف دیکھا اور طویل سانس لے کر بولیں۔ "تو شاید میرا مذاق اڑائے گا، کچھ بھی سہی مگر اب تو نے قسم دے ڈالی ہے تو میں تجھے ضرور بتاؤں گی۔" وہ سانس لینے کو رکیں پھر بولیں۔ "اس گھر میں کہیں خزانہ دفن ہے۔ وہ عورت جو تم نے دیکھی وہ کوئی جیتی جاگتی عورت نہیں ہے بلکہ اس خزانے کی رکھوالی ہے۔ ایک خاص مدت کے بعد وہ خزانے کی حفاظت سے بیزار ہو جاتی ہے تو اسے چھوڑنا چاہتی ہے مگر اس کیلئے اسے انسانی خون کی ضرورت پڑتی ہے، پہلوٹی کے بچے کے خون کی ضرورت!" اماں کی آواز لرزنے لگی۔ "وہ رات میں آ کر یہی آواز لگاتی ہے، بچہ دے دو بابا لے۔ مگر ماں یا باپ کی اجازت کے بغیر وہ یہ بھینٹ قبول نہیں کرتی ہے۔"

مجھے بے اختیار ہنسی آ گئی اور میں نے کہا۔ "اماں تم بھی کیا بچوں والی کہانی سنا رہی ہو مجھے! تم تو جانتی ہو

ہو۔ ان خرافات پر یقین رکھتی ہو تم؟"

"یہ تو نے رات اس عورت کو نہیں دیکھا تھا؟" اماں نے کہا۔ "کیا تو نے اس کی آواز نہیں سنی تھی؟"

ان کی اس بات کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ میں خاموشی سے ان کی شکل دیکھتا رہا۔

"لیکن اب مجھ سے کچھ مت پوچھنا۔" اماں نے کہا۔ "پہلے مجھے بھی یقین نہیں تھا مگر جب میں نے اس عورت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو ان باتوں پر یقین کرتے ہی بنی جو تمہارے بابا کے بیٹے میں کرتے رہے تھے۔"

"مگر اماں! ابا جی تو بنارس گئے ہیں اس سلسلے میں؟" روانی میں میرے منہ سے نکل گیا۔ حالانکہ ابا جی نے مجھے منع کیا تھا کہ کسی کو اس سلسلے میں کچھ نہ بتانا۔

"تیرے ابا بنارس گئے ہیں؟" اماں گھبرا کر کھڑی ہو گئیں۔ "الٰہی خیر!" وہ بری طرح گھبرا گئی تھیں۔ میں انہیں یہ بتا کے پچھتا رہا تھا۔

پھر کئی دن یونہی گزر گئے۔ وہ عورت اس دن کے بعد مجھے دکھائی نہیں دی۔

اماں البتہ اس دوران میں بہت بدحواس رہیں۔ روز شام کو ماموں جان بھی آ جاتے تھے۔ ان دنوں میرا باہر نکلنا بند ہو گیا تھا۔ اماں ہر وقت مجھے اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہتی تھیں۔ میں اس قید سے بہت پریشان تھا۔

ایک دن شام کو ماموں جان آئے تو خوش خوش بولے "رفاقت میاں! میرے پیر صاحب نے تمہارے بارے میں بات کی تھی۔ آج میں تمہیں ان کے پاس لے جاؤں گا۔"

میں تیار ہو کر ان کے ساتھ پیر صاحب کے آستانے پر پہنچا۔ پیر صاحب پرانی طرز کی ایک حویلی میں رہتے تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو پیر صاحب کے بے شمار معتقدین اور سائل اپنی باری کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ ماموں جان شاید ان کے مرید خاص تھے اس لئے جلد ہی ہماری باری آ گئی۔

میں نے پیر سید آفتاب نقشبندی کو دیکھا تو دیکھتا رہ گیا۔ ان کے چہرے پر نور کا ایک ہالہ سا تھا۔ آنکھوں میں ایسی مقناطیسی کشش تھی کہ مخاطب خود بخود ہو جاتا تھا۔ وہ سفید براق کپڑوں میں ملبوس تھے۔ سر پر عمامہ بھی سفید تھا۔ انہوں نے شفقت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا

میرا بازو پکڑ کر دیر تک کچھ پڑھتے رہے۔ پھر انہوں نے مجھے گلے میں پہننے کو ایک تعویذ دیا اور مسکراتے ہوئے بولے۔ "رفاقت میاں! ہم نے تمہارے گرد حصار کھینچ دیا ہے۔ اب کوئی شیطانی قوت تمہیں گزند نہیں پہنچا سکتی۔ اس تعویذ کی حفاظت کرنا اور رات بھر پہنے رہنا۔ آگے خدا سب کچھ آسان کرے۔" انہوں نے آنکھیں بند کر کے جیسے کچھ سوچا اور پھر "اللہ حافظ" کہہ دیا۔

میری زبان گنگ ہو کر رہ گئی تھی۔ میں نے انہیں سلام کیا اور ماموں جان کی تقلید میں ان کی طرف پیٹھ کئے بغیر الٹے قدموں چلتا ہوا دروازے تک پہنچا اور باہر نکل گیا۔

ماموں جان نے باہر نکل کر کہا۔ "تمہاری تو عاقبت بھی سنور گئی اور دنیا بھی! پیر صاحب کسی کسی پر اتنے مہربان ہوتے ہیں۔"

میں گھر پہنچا تو معلوم ہوا ابا جی واپس آ گئے ہیں۔ سادھو مہاراج بھی ان کے ساتھ ہی بنارس سے آئے ہوئے تھے۔ ابا جی کچھ اور تھکے تھکے سے لگ رہے تھے۔ وہ کچھ پریشان بھی تھے۔ ابا جی نے مجھ سے زیادہ بات نہیں کی۔

رات ہوئی تو ابا جان نے مجھ سے کہا۔ "رفاقت بیٹے! میں اب وہ مخصوص جاپ کرنے جا رہا ہوں۔ تم برآمدے کے اس حصے میں کسی کو آنے مت دینا۔" پھر وہ کچھ سوچ کر بولے۔ "میں حصار کھینچ کر بیٹھوں گا۔ میرے نزدیک ہی دوسرے حصار میں سادھو مہاراج جاپ کریں گے۔ بس تم کسی کو ادھر آنے مت دینا۔"

"جی ابا جی۔"

"اگر کچھ ہو بھی جائے تو جیسا کہا جا رہا ہے ویسا کرو۔"

رات کے ٹھیک بارہ بجے ابا جی نے اور سادھو مہاراج نے حصار کھینچے اور بیٹھ کر جاپ کرنے لگے۔ گھر کے دوسرے افراد اس وقت گہری نیند سو رہے تھے۔

ابا جی نے تیزی سے جاپ شروع کر دیا۔ میرا دل اس بری طرح دھڑک رہا تھا گویا پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔ اچانک مجھے گھنگھروؤں کی چھن چھن سنائی دی۔ میں بدحواس ہو کر دائیں طرف دیکھنے لگا۔ پھر اندھیرے میں سے وہی عورت نمودار ہوئی مگر اس کے چہرے پر اذیت کے آثار تھے۔ اس نے چیخ کر کہا۔ "رفاقت علی بات مان جا بچہ دے دے بابا لے۔"

ابا جی تنا گئی بات۔ جاپ دے کے جاتے ہی عورت نے اچانک دلخراش چیخ ماری اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا روپ بدل گیا۔ اب جیسے سامنے آگ کا شعلہ عورت بن گئی ہو جائے۔ ایک جھلک جیسے والی عورت کھڑی تھی۔ اس کے بال بھجا بھجا کر کسی طرح اکیلے ہو رہے تھے۔ لمبے لمبے دانت باہر نکلے ہوئے تھے اور آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ والان میں ایسی بو پھیلی ہوئی تھی جیسے کسی کو گرم کر جلایا جاتا ہو۔

بڑھیا نے مڑ کر چیخ کر کہا "دیکھ بابا! تیرا قصور ہے جو میں تیرے پورے خاندان کو ختم کر دوں گی۔" ابا جی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

بڑھیا کی صورت اچانک مڑی اور تیزی سے میری طرف دوڑی۔ اس لمحے میں بالکل بھول گیا کہ پیر صاحب نے میرے گرد حصار کھینچ دیا ہے اور میرے پاس ان کا دیا ہوا تعویذ بھی ہے۔ میں وحشت زدہ ہو کر چیخا۔ "ابا جی!"

میری چیخ سے ابا جی تڑپ کر حصار سے باہر نکل آئے۔ بڑھیا نے سانپ کی طرح پھن پھیلا دیا۔ ایک ڈنک ابا جی تک پہنچ گیا۔ پھر جو کچھ ہوا وہ آج تک میرے ذہن میں نقش ہے۔ اس نے ایک جھٹکے میں ابا جی کی جان لے لی۔ پھر چھناکے سے جیسے ابا جی کو گرا کر اس کی آواز کے ساتھ والان سے کئی دیگیں برآمد ہو گئیں۔

سادھو مہاراج زور زور سے جاپ کرنے لگے۔ بڑھیا نے اچانک ایک زور دار چیخ ماری اور اندھیرے میں کہیں گم ہو گئی۔

پھر مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ مکان کے اندر والے حصے سے کوئی بھاگتا ہوا میری طرف آ رہا تھا۔ وہ اماں تھیں۔ ان کے پیچھے میرے دونوں بھائی اور بہن بھی تھے۔ پھر میں اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔

اس کے بعد پتہ نہیں کتنا وقت گزرا۔ اس دولت کے بارے میں بعد میں بھی کچھ نہ کہا۔ وہ تمام برس گزر گئے مگر میں نے آپ کو کہانی کا آخری حصہ نہیں سنایا۔ وہ یہ کہ جب اماں، میرے دونوں بھائی اور بہن کو ساتھ لے کر گئیں تو میں وہاں سے کہیں چلا گیا۔ پیر صاحب کا دیا ہوا تعویذ حصار اور وہاں کا دیا ہوا تعویذ تھا۔ وہ تعویذ آج بھی میرے گلے میں پڑا ہے مگر اس دولت کو پاک کرنے میں بڑی محنت ہوئی۔ میں نے اسے اللہ کی راہ میں دونوں ہاتھوں سے لٹایا اور آج بھی لٹا رہا ہوں مگر یہ دولت ختم نہیں ہوتی۔ یہی بات ہے کہ اللہ کی راہ میں دیا گیا مال ختم نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں کہ یہ کہانی واقعی عجیب ہے۔ ہمارے گھر والے اس کو سچا مانتے ہیں۔

انسانی مزاج بروج کی روشنی میں

مرسلہ ——— غفار قادر جلوند

سرطان متعلقہ مورخہ ۲۱ جون تا ۲۰ جولائی پیدا ہونے والے لوگ برج سرطان سے متعلق رکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ذہین ہوتے ہیں۔ اور بات کی گہرائی تک پہنچنا ان کے لئے بہت آسان ہوتا ہے ——— یہ قوت شاید ان میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ گفتگو اور تقریر میں یہ بے مثال ہوتے ہیں۔ یہ لوگ فطرتاً نرم مزاج لیکن بے حد حساس ہوتے ہیں۔ ان میں بردباری کی صفت تقریباً مفقود ہوتی ہے۔ یہ لوگ نکتہ چینی سے بہت گھبراتے ہیں۔ اگر ان کی تعریف کی جائے تو یہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ یہ اپنے معاملات میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتے۔ برج سرطان کے لوگ بہترین استاد اور رہنما بن سکتے ہیں۔ یہ لوگ عشق کے معاملات میں بہت کامیاب ہوتے ہیں۔ اور محبت کے جواب میں محبت چاہتے ہیں۔

خواتین برج سرطان سے تعلق رکھنے والی عورتیں اپنے بچوں سے بہت ... کرنے کیلئے اپنا وقت بھی قربان کر دیتی ہیں۔ سرطان عورتوں میں شرافت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان میں سلیقہ مندی ہوتی ہے۔ یہ بچوں سے بہت محبت کرتی ہیں۔ یہ ادا ایسی کمال درجہ کی ہوتی ہیں۔ اور مکمل مردوں کی ضرورت محسوس کرتی ہیں۔

اوورکوٹ

اے آر ٹی سمتھ ——— ترجمہ ل م شاہد

مجھے پرانے کھنڈروں اور محلوں کو دیکھنے کا شوق رہا ہے۔ ایک دن اسی شوق کے تحت میں نے سائیکل پر ۲۰ میل کا سفر کرنے کا ارادہ کیا۔ چلتے چلتے میں ایک جنگل میں داخل ہوا۔ راستہ میں طوفان اور بارش نے گھیر لیا۔ میں اوپر سے نیچے تک بھیگ گیا تھا۔ بھوک بھی بری طرح ستانے لگی تھی — اچانک سائیکل کا پچھلا ٹائر پھٹ گیا۔ اب میں گھنے جنگل میں پیدل اپنی سائیکل کھینچتا ہوا جا رہا تھا۔

ایک بل کھاتی ہوئی پگڈنڈی کے موڑ پر ایک عالیشان عمارت نظر آئی جو چھوٹے چھوٹے درختوں سے گھری ہوئی ہے۔ عمارت بڑی اداس لگ رہی تھی۔ نہ جانے کیوں مجھ جیسے پریشان حال کو اس عمارت کو دیکھ کر کوئی خوشی نہیں ہوئی۔

مجھے تو خوش ہونا چاہیے تھا کیونکہ اس ویران علاقہ میں ایک عمارت نظر آئی تھی۔ کم از کم طوفان اور بارش سے بچ تو سکوں گا اور کچھ دیر آرام کرنے کا موقع بھی ملے گا ممکن ہے بھوک مٹانے کا بھی کوئی بندوبست ہو جائے۔ یہ سوچ کر میں تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا عمارت کی طرف چل پڑا۔ تقریباً دو سو قدم چل کر میں عمارت کے پھاٹک تک آ پہنچا۔ پھاٹک کے پاس چوکیدار کی کوٹھری تھی مگر اس کوٹھری پر کوئی چھت نہیں تھی۔ دیوار گری ہوئی نظر آ رہی تھی۔ کوٹھری کے دروازے بھی گل سڑ گئے تھے۔ اس سے پتہ چلتا تھا کہ عمارت خالی تھی۔

مجھے ناامیدی تو ہوئی پھر بھی دھیرے دھیرے سائیکل کو گھسیٹتا ہوا عمارت کے پورچ تک پہنچا۔ عمارت قدیم زمانے کی تھی۔ پورچ پر لیٹس چڑھ کر بے تحاشا پھیل گئی تھیں۔ شاید کسی زمانے میں کسی بڑے شوقین مزاج آدمی نے خوبصورتی بڑھانے کیلئے لیٹس لگوائی تھیں۔ دیوار پر دو بجلی اور ایک شیر کا منہ بنا ہوا تھا۔ ایک تلوار لگی ہوئی تھی۔ پورچ کے ارد گرد دو توپیں رکھی ہوئی تھیں۔ پتہ چلتا تھا کہ عمارت کا مالک اونچی حیثیت کا مالک رہا ہوگا۔ پورچ کے اندر چار سیڑھیاں تھیں ——— اور سیڑھیوں کے بالکل سامنے کا برآمدہ اور اس برآمدے کے بعد عمارت کا خاص بڑا دروازہ تھا۔ دروازے کے بازو میں دو کھڑکیاں تھیں جن میں لکڑی کے تختے جڑے ہوئے تھے۔ ظاہر ہوتا تھا کہ عمارت عرصہ سے خالی پڑی ہے۔

میں نے عمارت میں گھسنے کیلئے بڑے دروازے کو دھکا دیا۔ جب ہاتھ کے دھکے سے کام نہیں چلا تو کندھے سے دھکا دیا۔ دونوں پٹ اندر کی طرف کھل گئے

کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی میری ناک میں گندگی، باسی ہوا اور اس ہوا کے ساتھ پرانے دستاویز، پرانے قالین اور پرانے پردوں کی بدبو سما گئی۔ کسی پرانی اور ویران عمارت میں داخل ہونے پر جیسا خوف طاری ہوتا ہے کچھ اسی طرح کا خوف مجھ پر طاری ہو گیا۔ میں تھوڑی دیر سہما ہوا کھڑا رہا۔ میں اس وقت عمارت کے بڑے ہال میں تھا۔ میرے سامنے پتھر کی زینہ نما سیڑھی تھی۔ اور سیڑھی جہاں ختم ہوتی تھی وہاں دیوار میں ایک کھڑکی تھی جس کا شیشہ مکڑی کے جالوں اور دھول کی موٹی تہہ کی وجہ سے دھندلا ہو گیا تھا۔ میں سیڑھی چڑھ گیا اور اوپر پہنچ کر جو پہلا دروازہ نظر آیا اسے دھکے سے کھول کر اندر داخل ہوا۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا، جو بہت خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔ بہت عرصے دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے کمرے کی حالت ٹھیک نہ تھی۔ پھر بھی یہ سمجھنا مشکل نہ تھا کہ یہ اس عمارت کا خاص کمرہ تھا۔ کھڑکیوں پر لگے ہوئے قیمتی پردے پھٹ کر چیتھڑا ہو گئے تھے۔ ایک طرف کی دیوار کا پلستر سیلن کے باعث گل کر اکھڑ گیا تھا۔ کمرے میں میز اور کرسیوں پر دھول کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ اور فرش پر بچھے ہوئے خوبصورت اور بیش قیمت ایرانی قالین کے نصف سے زیادہ حصے پر اسی قسم کی چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔

سامنے کی دیوار میں مینٹل پیس کے نیچے کمرہ گرم کرنے والی انگیٹھی دیکھ کر مجھے ایک بات سوجھی۔ اگر کہیں سے لکڑی کا انتظام ہو جائے تو اس انگیٹھی میں آگ جلا کر اپنے کپڑے بھی سکھا سکتا ہوں اور چائے جیسی کوئی گرم چیز پینے کیلئے تیار کر سکتا ہوں۔ میری سائیکل کی سفری ٹوکری میں چائے وغیرہ کا سامان رکھا تھا۔

ادھر ادھر سے کچھ لکڑیاں تلاش کرنے کیلئے میں کمرے سے باہر ہو رہا تھا کہ نہ جانے کیوں میرے قدم دہلیز پر رک گئے۔ ایسا لگا گویا میرے پیر مجھے آگے لے جانے سے انکار کر رہے ہوں۔ جیسے کوئی چیز مجھے لوٹ جانے اور عمارت سے باہر چلے جانے کا اشارہ کر رہی ہو۔ میں نے ... حالت میں کھڑا تھا۔ لکڑیاں وہیں ڈال دیں۔ نہ جانے کیوں مجھے اس عمارت کا ماحول ڈراؤنا لگ رہا تھا۔ کمرے کی ہر چیز ویسی ہی تھی جیسی کہ میں نے لکڑی اٹھانے سے پہلے دیکھی تھی۔ پھر بھی مجھے عجیب سی کیفیت کے ساتھ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کمرے میں میرے جانے کے بعد اور لوٹ آنے کے درمیان جو تھوڑا سا وقت گزرا تھا اسی دوران یہاں کوئی آیا تھا۔

سے بھوت پریت پر اعتقاد رکھنے والا نہیں ہوں۔ مجھے بھوت پریت سے ڈرنے والا بھی نہیں ہوں لیکن میرے دل میں اس وقت تک ایک انجانا سا خوف سمایا ہوا تھا۔ میں نے جھک کر لکڑیاں اٹھائیں اور اپنے قدموں پر پہرا ہوا آگے بڑھا اور سیڑھیوں کی طرف لوٹ پڑا۔ اس کمرے میں داخل ہونے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی مجھے کچھ ایسا لگ رہا تھا کہ مجھ پر ایک عجیب سا خوف طاری ہو رہا ہے۔ اسی کے اشارے پر میں چلا جا رہا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ پچھلی منزل کے کسی کمرے میں آگ جلاؤں تو وہاں زیادہ آرام ملے گا۔

جب میں سیڑھیوں کے نیچے اترنے کو تیار ہوا تو میں نے جو کچھ دیکھا اس سے ٹھٹک کر پیچھے ہٹ گیا۔ سیڑھی پر اوپر سے نیچے تک دھول کی موٹی تہہ جمی ہوئی تھی۔ اس پر ایک لکیر سی کھنچی ہوئی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے کوئی وزنی شخص ایک بورا گھسیٹتا ہوا سیڑھی سے اتر گیا ہو۔

سیڑھی کے نیچے ہال میں ختم ہوتی تھی اور وہاں سے آگے چلتی ہوئی یہ لکیر بالکل سامنے کی دیوار پر ٹنگے ہوئے ایک پرانے کوٹ کے نیچے ختم ہوتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا یہ کوٹ صدیوں پرانا ہے۔ جگہ جگہ کیڑوں نے کاٹ کاٹ کر اس میں سوراخ کر دیئے تھے۔ غور سے دیکھنے پر مجھے اسی طرح کی اور بھی لکیریں ہال میں نظر آئیں۔ کوئی لکیر ہال کے دروازے تک جا کر ختم ہو جاتی تھی تو کوئی لکیر مکان کے پچھلے حصے کی طرف جاتی نظر آتی تھی۔ بہت سی لکیریں تھیں لیکن سب سے خاص بات جو میں نے دیکھی وہ یہ تھی کہ ہر لکیر دیوار پر ٹنگے کوٹ کے نیچے سے شروع یا ختم ہوتی تھی۔ اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات تو یہ تھی کہ دھول پر میرے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاؤں کے نشان نظر نہیں آتے۔

یہ تو ظاہر تھا کہ اس مکان میں کوئی نہیں رہتا تھا۔ مگر محسوس ہوتا تھا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے کوئی آدمی یا کوئی شئے وہاں متحرک تھی۔ کون تھا یا کیا چیز تھی جس نے دیوار پر ٹنگے ہوئے کوٹ کے پاس سے ہال اور سیڑھیوں پر عجیب نشان بنا رکھے تھے؟ وہ کس چیز کی تلاش میں گھوم رہا تھا؟ کیا کوئی عورت تھی جس کی ساڑی یا لباس کے گھسیٹنے سے ایسی عجیب لکیریں بن گئی تھیں اور پیروں کے نشان مٹ گئے تھے؟

میں سیڑھیوں سے نیچے اترا اور کوٹ کے پاس جا کر اسے غور سے دیکھا۔ بہت پرانے فیشن کا اونی اوور کوٹ تھا۔ جس پر چاندی کے دو گول بٹن اب بھی لگے ہوئے تھے۔ کوٹ کی حالت بتا رہی تھی کہ کافی پرانا ہو گیا ہے۔ الٹ پلٹ کر دیکھا تو کوٹ کے بائیں کندھے کے نیچے ایک سوراخ نظر آیا۔ اس سوراخ کے اردگرد کا کپڑا جھلسا ہوا معلوم ہوتا تھا اور اس کے آس پاس کچھ دھبے جیسا نشان تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس جگہ سے کسی نے گولی ماری ہو۔ اگر یہی بات تھی تو پھر طے تھا کہ کوئی آدمی اس کوٹ کو پہنے ہوئے گولی سے مرا تھا۔ دوسرے لفظوں میں دیوار پر ٹنگا ہوا کوٹ کسی مرے ہوئے آدمی کا تھا۔

میں یہ سوچ کر سہم گیا اور میں نے کوٹ کو چھوڑ دیا۔ شاید یہ میرا وہم تھا۔ لیکن نہ جانے کیوں اس کے بعد مجھے اس کوٹ کے سڑے ہوئے اون اور اس پر لگی ہوئی میل کی بو کے علاوہ ایک اور بو بھی آئی۔ ایسا محسوس ہوا کہ اس کوٹ سے سڑے ہوئے گوشت کی بو آ رہی ہو۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ کوئی خوفناک چیز اس عجیب پرانی عمارت کی ہوا میں سمائی جا رہی ہے اور میں اس میں قید ہوتا جا رہا ہوں۔ میں نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا۔ آخر ڈرنے کی کیا بات تھی؟ کسی انسان سے مجھے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میری جیب میں چھوٹا سا پستول پڑا تھا۔ جو کسی بھی بدمعاش کی جان لینے کو کافی تھا اور جہاں تک بھوت پریت کی بات تھی اگر اس جیسی کوئی چیز واقعی ہوتی بھی ہو تو دن کے وقت اس سے نکلنے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ وہاں رات گزارنے کے خیال ہی سے میرا دل کانپ اٹھا۔ سوال تو یہ تھا کہ وہاں رات کیسے گزاروں۔ لیکن باہر نکلنے سے پہلے کم سے کم ایک پیالہ گرم چائے کا بنا کر پی لوں۔ اور پھر سائیکل کے ٹائر کی مرمت بھی تو کرنی تھی۔

یہی سب کچھ سوچ کر میں نے ہال میں بائیں طرف والے ایک دروازے کو کھولا اور ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا۔ دروازے کے بالکل سامنے ایک انگیٹھی تھی جس میں کسی زمانے کی جلائی ہوئی آگ کی بجھی ہوئی ٹھنڈی راکھ کا ڈھیر تھا۔ میں نے کمرے کو غور سے دیکھا۔ چند الماریاں تھیں جن میں اندر شاید کتابیں تھیں۔ غالباً یہ کمرہ پڑھنے کا کمرہ تھا۔ میں نے لکڑیوں کو انگیٹھی میں ڈالنے سے پہلے انگیٹھی کی راکھ باہر نکالی۔ اور پھر آگ سلگانے لگا۔ کمرہ دھوئیں سے بھر گیا۔ اتنے میں باہر ہال سے ایک آواز آئی جیسے کسی نے کوئی بھاری کپڑا زمین پر پھینک دیا ہو۔

میں چونک کر کھڑا ہو گیا۔ اور دھیان سے آواز کو سننے کی کوشش کرنے لگا۔ پھر کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ میں نے ہاتھ میں پستول تھام لیا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ ہال میں کہیں کچھ نہ تھا۔ باہر بارش اب بھی ہو رہی تھی۔ ہاں جہاں کوٹ ٹنگا تھا اس کے نیچے فرش پر گرد کا ایک گولا جیسا اٹھا ہوا نظر آیا جیسے وہاں کچھ گرا ہو۔

"وہم ہو گا۔" یہ کہہ کر میں پھر واپس لوٹ گیا اور آگ جلانے لگا۔ ابھی آگ جلانے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ پھر ایک آواز سنائی پڑی۔ آواز بہت تیز تو نہیں تھی پھر بھی بالکل صاف تھی۔ اب شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

میں دوڑ کر ہال میں گیا اور اس بار پھر مجھے کوٹ کے نیچے فرش پر دھول کا ہلکا غبار جیسا اٹھتا نظر آیا۔ اس کے علاوہ نہ کوئی چیز نظر آئی اور نہ بارش کی آواز کے علاوہ کوئی آواز ہی سنائی پڑی۔ مگر اب میرے دل میں نہ جانے کیوں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ یہ جگہ خطرے سے خالی نہیں ہے۔ یہاں سے بھاگ چلوں۔ مجھے ایسا لگنے لگا کہ میں اس وقت بالکل اکیلا نہیں ہوں میرے علاوہ بھی کوئی ہے چاہے میں اسے نہ دیکھ سکوں۔

میں نے سوچا کہ اس وقت بہتری اسی میں ہے کہ اپنا سارا سامان سنبھال کر نکل بھاگ جاؤں۔ چنانچہ میں واپس کمرے میں لوٹا اور جلدی جلدی اپنا سامان

سمیٹنے کو سارا سامان ویلیو بیگ میں رکھنے لگا۔ سارا سامان رکھ کر میں بیگ اٹھانے ہی والا تھا کہ ہال کی طرف سے ایک ہلکی سی پراسرار آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی مجھے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ میں نے فوراً پستول تھام لیا اور دروازے کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو گیا۔ اس وقت میرے بدن کا خون جم کر برف ہو گیا تھا۔ لمحہ بھر بعد مجھے دروازے کے سامنے دہلیز پر ایک سایہ نظر آیا۔ دروازہ پورا کھلا تھا۔ اور دوسرے ہی لمحے میں دروازے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ وہی پرانا اوور کوٹ بالکل سیدھا کھڑا تھا۔ جیسے سیدھا کھڑا رہنے کی کوشش کر رہا ہو۔ وہی پرانا کیڑا کھایا ہوا کوٹ جو میں نے دیوار پر ٹنگا ہوا دیکھا تھا۔ اس کے کالر اور کندھے یوں پھیلے ہوئے تھے جیسے کسی قیمتی آدمی نے اس کوٹ کو پہن رکھا ہو۔

وہ اوور کوٹ ایک منٹ تک دہلیز پر کھڑا رہا اور میں ایک بت کی طرح اسے دیکھتا رہا۔ میرے بدن میں جیسے جان ہی نہ رہ گئی ہو۔ میری انگلیوں میں کوئی چیز پکڑنے کی طاقت نہیں رہ گئی تھی۔ پستول ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر پڑا تھا۔ لیکن تعجب تو یہ تھا کہ میرا دماغ بالکل خبردار تھا۔ ویسے مجھ پر دہشت طاری تھی۔ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ میرے سامنے بھوت کھڑا ہے۔ دہلیز پر کھڑی ہوئی یہ خوفناک چیز دوزخ کا وہ کیڑا ہے جو اگر مجھے چھو لے گا تو میرے جسم اور میری روح دونوں کو برباد کر دے گا۔

اور وہ چیز دھیرے دھیرے عجیب جھکولے لیتی ہوئی دہلیز پار کرکے کمرے کے اندر بڑھنے لگی۔ اس کی پھیلتی ہوئی بانہیں جھٹکے کے ساتھ اچھل اچھل کر بغل سے ٹکرا رہی تھیں اور نچلا حصہ زمین پر گھسٹتا جا رہا تھا۔ اب کوٹ دھیرے دھیرے میری طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ جیسے جیسے میرے قریب آ رہی تھی اور میں بے بسی کی حالت میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ جیسے جیسے کوٹ میرے قریب آ رہا تھا ویسے ویسے میں پیچھے کی طرف ہٹتا جا رہا تھا۔ اور وہ کوٹ میری طرف بڑھتا رہا اور میں پیچھے ہٹتا رہا۔ یہاں تک کہ میری پیٹھ دیوار سے لگ گئی اور میرے لئے مزید پیچھے ہٹنا ممکن نہ رہا۔ اس کے باوجود وہ خوفناک شئے میری طرف بڑھتی آ رہی تھی۔

اچانک اس کوٹ کی بانہیں اٹھیں اور میری گردن کی طرف بڑھنے لگیں۔ نہ جانے کیسے میرا سر جھک گیا۔ مجھے محسوس ہونے لگا کہ میری سوچنے سمجھنے کی ساری طاقت مجھے دھوکہ دے جائے گی۔ ایک آخری کوشش کرکے میں نے جھکا۔ نیچے ایک لکڑی پڑی تھی۔ میں لکڑی اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ لکڑی کے سہارے میرے ہوش و حواس واپس لوٹ آئے۔ میں نے پوری طاقت سے لکڑی گھمائی اور اس خوفناک شئے پر دے ماری۔ وہ شئے ایک بار لڑکھڑائی اور پھر فرش پر ڈھیر ہو گئی۔ ویسے ہی جیسے ٹنگا ہوا کوئی بھی کوٹ ہوا کے جھٹکے سے نیچے گر پڑتا ہے۔ میرے سامنے کوئی بھیانک چیز نہیں تھی صرف ایک پرانا کوٹ پڑا تھا۔ محض ایک کوٹ لیکن میں [illegible] دروازے کی طرف بھاگتے وقت میں نے کنکھیوں سے صاف صاف دیکھا کہ وہ کوٹ اپنے آپ کو سنبھالتا ہوا کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ جیسے میرا پیچھا کرنے کا ارادہ کر رہا ہو۔

عمارت سے نکل کر میں بے تحاشا بھاگا۔ بھاگتا رہا کب تک بھاگتا رہا مجھے یاد نہیں۔ لیکن اتنا ضرور یاد ہے کہ جب میں رکا اس وقت ایک سرائے کے دروازے پر تھا۔ پھر میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ جب ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک چارپائی پر پایا۔ سرائے کا مالک، اس کے دو لڑکے اور ایک بڑھیا مجھے گھیر کر بیٹھے تھے۔ انہوں نے جب میری آپ بیتی سنی تو سرائے کے مالک نے جو قصہ سنایا وہ یہ تھا۔

"وہ ویران عمارت غدر کے زمانے میں کسی انگریز افسر نے اپنے لئے بنوائی تھی وہ افسر پاگل اور بہت ہی ظالم قسم کا آدمی تھا۔ اس نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا تھا اور اپنی دو بیٹیوں کو بھی بہت ستایا کرتا تھا۔ انہی بیٹیوں میں سے ایک نے اس کے ظلم سے تنگ آکر اسے پستول سے ہلاک کر دیا تھا۔ اس کے بعد ہی سے وہ عمارت خالی پڑی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ آسیبی عمارت ہے۔ آس پاس کے علاقے کے سبھی لوگوں کو یہ بات معلوم ہے۔ کوئی آدمی لاکھ روپے دینے پر بھی اس عمارت کے اندر تو کیا اس کے نزدیک بھی جانے کو تیار نہیں ہوتا!" ▲▲

یقیناً۔ حیدرآباد اور بمبئی کا سفر: ۔ بمبئی میں ہمارے قیام کا بندوبست حاجی شرف الدین [illegible] صاحب نے کرایا تھا۔ شرف الدین صاحب سے ہمارا تعلق طلسماتی دنیا ہی کے توسط سے ہوا تھا۔ لیکن ان سے تعلقات کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے ان سے برسوں کی شناسائی ہے۔ انہوں نے قیام کا بندوبست بھی کیا اور مسلسل طعام کا بھی۔ اور ایک [illegible] دیکھ بھال کے لئے بھی مامور کیا۔ ان کے صاحبزادے الطاف میاں بھی ہر طرح کا تعاون کر رہے تھے اور محبت و عقیدت کی تمام ترغیبوں کے ساتھ ہمارے ساتھ رہے تھے۔

روزنامہ انقلاب کے سب ایڈیٹر سے ملاقات ہوئی۔ اور روحانیت کے موضوع پر ان سے خاصی دیر تک گفتگو چلی۔ ان سے ملاقات کے بعد یہ اندازہ ہوا کہ خدا کی مخلوق روحانیت کی پیاسی ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ روحانیت کا پرچار کرکے اس کے ذریعہ ان الجھنوں کو دور کیا جائے جو سیاسی لوگوں نے عام کر دی ہیں۔ انشاء اللہ ہم طلسماتی دنیا کے ذریعہ ایک ایسی روحانی تحریک کی داغ بیل ڈالیں گے جو تمام عالم انسانیت کیلئے سکون و عافیت فراہم کرنے والا ہوگا۔ اور اللہ کے دین کی تبلیغ بھی اسی دور میں [illegible] اسی راستے سے ہو سکتی ہے جسے علماء اور صلحاء نے ناجائز سمجھ کر ترک کر رکھا ہے۔

بمبئی کے دوران قیام میں اختر [illegible] صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جو [illegible] کے بانی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سکولر [illegible] کی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے دین داری کی توفیق دے۔ [illegible] نے محبت و خلوص کا برتاؤ کرکے یہ ثابت کر دیا ہے۔ محبت کا فطری تعلق [illegible] رشتے سے بالا ہے۔ یہ رشتہ دنیاوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے۔

UPLOAD BY SALIMSALKHAN

نزلہ اور زکام

حکیم افضال احمد

نزلہ کے لغوی معنی اترنا بہنا ہیں۔ لیکن طبی اصطلاح میں دماغی رطوبتوں کے حلق اور سینے کی طرف گرنے کو نزلہ کہتے ہیں۔

زکام میں ناک سے رطوبت کا اخراج ہوتا ہے اور نزلہ میں حلق کی طرف سے اس مرض میں ناک اور حلق کی لعابدار جھلی میں ورم ہو جاتا ہے اور جب رطوبت کا زیادہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے تو دماغ پر اس کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ دماغی رطوبتیں بھی بہت زیادہ جذب ہو کر خارج ہونے لگتی ہیں۔

عام طور سے لوگ نزلہ و زکام کو معمولی مرض خیال کر کے علاج کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ لیکن درحقیقت یہ ام الامراض ہے۔ ان کی وجہ سے طرح طرح کے پیچیدہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض تو علاج کے قابل ہوتے ہیں اور بعض لاعلاج ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اگر نزلہ آنکھوں پر گرے تو ان کو کمزور اور بعض حالتوں میں بے نور بنا دیتا ہے۔ اگر کانوں کی طرف گرے تو سماعت سے محروم کر دیتا ہے۔ اگر دانتوں کی طرف آئے تو ان کی بنیادوں کو متزلزل کر دیتا ہے۔ اگر خدانخواستہ حلق، سینہ کی طرف رجوع ہو تو سل و دق، دمہ، کھانسی جیسی بیماریاں پیدا کر کے انسان کو زندہ درگور کر دیتا ہے۔

نزلہ اور زکام مندرجہ ذیل وجوہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

سردی کا لگنا خصوصاً سر گردن اور پاؤں کے سرد پانی میں دیر تک نہاتے رہنا۔ سرد ہوا یا نم جگہ میں دیر تک بیٹھے رہنا۔ بھیگے کپڑے دیر تک پہنے رہنا۔ ورزش، دوڑنے یا سفر سے آنے کے بعد فوراً سرد پانی سے نہانا، گرم کھانا کھا کر سرد پانی پینا۔ سرد و ترش اشیاء کا بکثرت استعمال کرنا۔ کسی قسم کی خراش پیدا کرنے والے ذرات یا بخارات کا ناک میں پہنچ کر خراش پیدا کرنا مثلاً ہوا کے ذرات اور آگ کا دھواں ناک میں پہنچ کر خراش پیدا کر دے۔

اس کے علاوہ ایسی چیزوں کے سونگھنے سے بھی نزلہ زکام ہو جاتا ہے۔ مثلاً مشک، زعفران، عطر، لہسن، پیاز وغیرہ بعض لوگ موتیا، گلاب، چنبیلی کے پھولوں کی خوشبو کو برداشت نہیں کر سکتے اور ان کے سونگھنے سے نزلہ کو تحریک ہو جاتی ہے۔

جدید تحقیقات کے مطابق اس مرض کا سبب خاص قسم کے جراثیم کے جاتے ہیں۔ جو ناک کی غشاء مخاطی میں پرورش پاتے رہتے ہیں اور بعض اشخاص کے حلق و ناک کی باریک شاخوں (ہوائی نالیوں) کی لیسدار رطوبت میں بحالت صحت موجود رہتے ہیں۔ لیکن شدید نزلہ زکام کی حالت میں ناک کی رطوبت میں اور لعاب دہن میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

نزلہ زکام کن لوگوں کو ہوتا ہے

نزلہ زکام کی استعداد ان لوگوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ جن کے اعصاب (پٹھے) کمزور ہوں جن میں یہ کمزوری کثرت جماع کے باعث لاحق ہوتی ہو۔ کیونکہ ان لوگوں میں ناک کی جھلی ہوائی شاخیں بھی کمزور ہو جاتی ہیں اور وہ ذرا سی معمولی تحریک کو برداشت نہ کر سکنے کے باعث متورم ہو کر نزلہ زکام کا باعث بنتی ہیں۔

اس کے علاوہ ان لوگوں میں بھی اس کی استعداد ہوتی ہے جن کا معدہ اور آنتیں کمزور ہوں، بھوک نہ لگتی ہو۔ غذا ٹھیک طرح ہضم نہ ہوتی ہو اور اجابت بافراغت نہ ہوتی ہو۔

نزلہ زکام کس موسم میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں

اگرچہ اس کیلئے کوئی خاص موسم مقرر نہیں لیکن بالعموم یہ شکایت موسم سرما میں موسموں کی تبدیلی کے زمانے میں پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ موسم کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ جسم انسانی میں بھی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اس کا اثر سب سے زیادہ معدہ اور آنتوں پر پڑتا ہے۔ بعض کو اسہال ساقط اور قبض لاحق ہو جاتا ہے۔

جسم کے مختلف حصوں پر اس کے اثرات

نزلہ زکام ہونے سے پہلے حواس پراگندہ طبیعت میں غیر معمولی سستی، سر میں خفیف درد، ناک بند محسوس ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ حلق میں خراش ہوتی ہے۔ لیکن یہ حالت دو ایک روز رہ کر متواتر چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ اور مندرجہ ذیل علامات مختلف اعضاء میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

سر میں درد اور بے چینی ہوتی ہے اور چھینکیں آنے کے بعد درد سر میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ لیکن بے چینی بدستور موجود رہتی ہے۔

ناک کی غشاء مخاطی متورم ہونے کے باعث آنسوؤں کی نالی بھی متورم ہو جاتی ہے۔ اور آنسو بہنے لگتے ہیں۔

ناک ابتداء میں بند محسوس ہوتی معلوم ہوتی ہے لیکن اس کے بعد چھینکیں آتی ہیں اور حلق میں خراش اور رطوبت خارج ہونے لگتی ہے اور بعض اوقات اس

شدت سے ہوتی ہے کہ مریض بولنے کے قابل بھی نہیں رہتا۔ قوت شامہ میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور مریض خوشبو اور بدبو میں تمیز نہیں کر سکتا۔ نتھنے سرخ ہو جاتے ہیں اور ان میں سوزش ہونے لگتی ہے۔ اور اکثر دانے بھی نکل آتے ہیں۔

کان بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ چنانچہ بعض لوگوں کو اونچا سنائی دینے لگتا ہے۔

بعض اوقات قوت ذائقہ میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور مریض کو کھانے کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے اور اکثر لبوں پر دانے بھی نکل آتے ہیں۔

حلق کو اندر سے اگر دیکھا جائے تو سرخی اور ورم معلوم ہوتا ہے گلے میں درد اور لقمہ نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔

جب حلق کا ورم حلق سے نرخرہ تک پہنچ جاتا ہے تو آواز بیٹھ جاتی ہے یا بالکل گرفتہ ہو جاتی ہے اور جب ورم اور نیچے نالیوں تک پہنچ جاتا ہے تو خشک کھانسی شدت سے آتی ہے۔

جسمانی حرارت

جب مرض شدید ہو جاتا ہے تو اکثر بخار بھی ہو جاتا ہے۔ جسم کی حرارت ۱۰۱ سے ۱۰۴ درجے تک پہنچ جاتی ہے۔

نزلہ زکام سے محفوظ رہنے کی تدابیر

موسموں کی تبدیلی کے وقت فروری، مارچ اور اکتوبر، نومبر میں صبح و شام کی سردی سے اپنے آپ کو بچائیں۔ اگر پسینے آ رہے ہوں تو ٹھنڈی ہوا میں زیادہ دیر تک نہ رہیں۔ بارش میں بھیگنے یا دیر تک نہانے سے پرہیز کریں۔ سرکہ، اچار اور سرد و ترش اشیاء سے پرہیز کریں۔ وہ لوگ جو مباشرت میں بے اعتدالی کرتے ہیں وہ بہت جلد نزلہ زکام کے دائمی مریض ہو جاتے ہیں۔ اور اگر علاج نہ کریں تو سل و دق جیسی خطرناک بیماریوں کے شکار ہو جاتے ہیں۔

قرض اور غم سے نجات کی دعا

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے سرکار کائنات حضور پر نور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بہت غم ہیں اور بہت سے قرض ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے ایسا کلام نہ بتاؤں کہ جب تو وہ پڑھے گا اللہ کریم تیرا غم دور کر دے گا اور تیرا قرض اتار دے گا۔ اس شخص نے کہا ہاں ضرور ارشاد فرمائیں تو آپ نے یہ دعا ارشاد فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

(اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے اور فکر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بے بسی سے اور سستی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غالب آنے سے اور لوگوں کی زبردستی سے۔

اس شخص نے کہا میں نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے سب غم دور کر دیئے اور میرے تمام قرض اتار دیئے۔)

اہلیہ سے ہمبستری کے وقت کی دعا

فرمایا سرور کائنات حضور پر نور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اپنی اہلیہ سے صحبت کرنے کے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو گے تو اس کے بعد اگر کوئی اولاد ہوئی تو شیطان اس کو کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

(ساتھ نام اللہ کے (شروع کرتا ہوں) اے اللہ بچا ہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو دے ہم کو۔)

بہترین دعائیں

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیماری کے وقت مریض پر یہ دعا سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور شفا بخشیں گے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت حاضر نہ ہو۔ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ۔ (میں سوال کرتا ہوں اللہ سے جو بڑا ہے رب عرش عظیم کا کہ شفا دیوے تجھ کو)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ دعا پڑھتے تھے۔

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ [illegible] اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ (کوئی ڈر نہیں پاکیزگی ہے ان شاء اللہ [illegible] اے اللہ شفا دے اس کو اے اللہ عافیت دے اس کو)

کسی کو رنج و بیماری یا مصیبت میں دیکھنے کے وقت کی دعا

جو شخص کسی کو رنج و تکلیف یا مصیبت میں دیکھے تو یہ دعا پڑھے۔ فرمایا سرور کائنات حضور پر نور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کو کسی بلا میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو وہ عمر بھر اس بلا سے محفوظ رہے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ (سب تعریفیں اللہ کو جس نے مجھ کو عافیت دی اس سے جس میں تجھ کو مبتلا کیا اور بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی)

روشن ضمیری

لغوی روشن ضمیری کے معنی دیکھتے ہیں مگر فلسفیوں کی اصطلاح میں اس کے معنی ہیں "روحانی مشاہدہ یا نظارہ" اس کے ذریعہ وہ چیزیں بھی انسان کو نظر آ جاتی ہیں۔ جو آنکھ سے نظر نہیں آ سکتیں۔

مثل دیگر دماغی اور روحانی قوتوں کے روشن ضمیری بھی ایک روحانی قوت ہے۔ اور وہ ہر شخص کی ذات میں ودیعت کی گئی ہے۔ اگر کسی کو اس میں زیادہ حصہ ملا ہے تو کسی کو کم۔ لیکن اس امر واقعی سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ کوئی بشر بھی اس سے خالی یا محروم ہے۔

روشن ضمیری کا اثر ایک طرح تموج کی شکل میں پیدا ہوتا ہے۔ جب کسی روشن ضمیر کے دل سے اس طاقت کا اخراج ہوتا ہے تو وہ موجوں کی شکل میں۔ اس کی موجیں بعینہ اسی قسم کی ہوتی ہیں جس قسم کی روشنی یا آواز کی موجیں۔

تموج کا مسئلہ نہایت اہم اور سائنس کا نہایت پیچیدہ ہے۔ اگر اصطلاحی الفاظ اور علمی زبان میں بیان کیا جائے تو ہر شخص کی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے ہم اسے نہایت سیدھے سادے الفاظ اور عام بول چال میں بیان کر کے ناظرین کے ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں۔

یہ بات قدیم یونانیوں کے عہد ہی سے معلوم ہو گئی تھی کہ آواز ہوا کے تموج سے پیدا ہوتی ہے۔ جب کسی باجے کے تار کو چھیڑا جاتا ہے تو تار کے ہلنے سے ہوا میں جنبش پیدا ہوتی ہے اور جنبش کی یہ حرکت آگے ہی کو بڑھتی ہے یہاں تک کہ ہوا کی لہریں ہمارے کان کے اندر پہنچ کر ایک پردہ سے جا ٹکراتی ہیں جو قوت سامعہ کا مرکز یا مقام یا آلہ ہے اور اس میں ایک قسم کا احساس یا تاثیر پیدا کرتی ہے جسے ہم آواز کہتے ہیں۔

اسی طرح روشنی اسے ہیوگنس نے آواز کی مانند ایک تموج قرار دیا۔ روشنی دراصل آفتاب و دیگر روشن اجسام فلکی مثلاً سیاروں اور ستاروں سے جو بلحاظ فاصلہ بہت دوری پر ہیں آتی ہے۔ یہ روشنی کرۂ ہوائی میں داخل ہونے سے پہلے خلا میں ہو کر آتی ہے۔ خلا میں ہوا کا تعلق نہیں ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ روشنی ہوا کا تموج نہیں ہے۔ اس لئے آفتاب اور زمین کے درمیان کوئی ایسی چیز ضرور ہونی چاہئے۔ جو روشنی میں تموج پیدا کرے۔ ایسی ہیوگنس نے یہ فرض کر لیا کہ خلا جو ستاروں اور زمین کے درمیان واقع ہے۔ وہ ایک قسم کی لچکدار اور نظر نہ آنے والی شے ہے۔ جسے ایتھر (ہوائے لطیف) کہتے ہیں۔ یہ چیز ہوا سے بھی ہلکی ہے اور وہ اس قدر باریک و لطیف ہے کہ ٹھوس اشیاء کے ذرات میں ہو کر پار نکل جاتی ہے۔ آفتاب اور دیگر روشن اجسام اس میں تموج پیدا کر دیتے ہیں اور اس کی موجیں یا لہریں آنکھ سے آ کر لگتی ہیں اور اس تصور یا احساس کے پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔ جسے ہم روشنی کہتے ہیں۔

جس طرح آواز اور روشنی دونوں تموج ہیں اور اسی طرح روشن ضمیری بھی ہے اور جب اس کا اخراج کسی شخص میں سے ہوتا ہے تو تموج ہی کی شکل میں۔

فلسفیوں کی رائے کے مطابق جس طرح انسان کے ایک مادی جسم ہے۔ اسی طرح اس کے دماغی یا روحی جسم بھی ہے۔ اور جس طرح مادی جسم اپنے افعال و خواص رکھتا ہے۔ اسی طرح دماغی اور روحی جسم بھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ کسی روشن ضمیر شخص کے جسم سے خارج ہونے والی تموج دوسرے لوگوں کے جسم سے پار نکل جاتی ہے۔ وہ نہ صرف ذی روح مخلوقات ہی پر اثر کر سکتی ہے۔ بلکہ غیر ذی روح اجسام پر بھی۔ اگر کسی لائق مشرقی یا مغربی سوفسٹ یا ماہر سے دریافت کیا جائے تو وہ تمہیں نہ صرف اس کی حقیقت الفاظ ہی کے ذریعہ بتائے گا۔ بلکہ اس کا تجربہ اور مشاہدہ بھی کرا دے گا۔

کیونکہ وہ کسی شے کا مشاہدہ اپنے جسم سے نہیں کرتا، بلکہ روح سے اور جو آنکھ سے نظر نہیں آتی ہے۔ اسے بھی وہ دیکھ سکتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص کسی شے کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے وہ اس سے جو کام لینا چاہے لے سکتا ہے۔

مشرقی ممالک نے جہاں اور علوم میں ترقی کی تھی۔ وہاں روشن ضمیری میں بھی۔ اور اس کے ذریعہ انہوں نے عجیب و غریب کام کر دکھائے تھے۔ لیکن اہل مغرب صدیوں تک لغو اور جھوٹا قرار دیتے رہے۔ کیونکہ وہ مادی باتوں کے قائل تھے۔ اور جن باتوں کا تعلق روح سے ہے اس سے بالکل بے پرواہ تھے مگر اب تو بہت سے لوگ اس امر کے قائل ہو گئے کہ اہل مشرق کے کرشمے سچے تھے۔ اور جو بعید الفہم یا فوق الفطرت باتیں ان سے ظہور میں آئیں۔ وہ بالکل درست تھیں

UPLOAD BY SALIMSALKHAN

اور یہ کہ روشن ضمیری کوئی حقیقی شے ہے۔

روشن ضمیر لوگ مراقبہ کے ذریعہ عجیب و غریب کام دکھاتے ہیں۔ جرمنی کے ایک مصنف کی حصہ لینگر منسٹر کوڈ نے اپنی کتاب "دی لاانٹ سائڈ آف نیچر" صفحہ ۱۲۸ میں ایک واقعہ لکھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ "ارواح قبلا لغبا" میں ایک بڑا پرحسن بزرگ رہتے تھے۔ وہ گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ کم سخن تھے متقی اور پرہیزگار تھے اور ان کو کرامات اور اسرار باتیں معلوم تھیں۔

ان سے ایک مرتبہ ایک جہازی کپتان کی بیوی نے جس کا خاوند یورپ سے افریقہ گیا تھا۔ اور جس کی مدت سے کوئی خیر خبر نہ ملی تھی، دریافت کیا کہ مہربانی سے یہ بتائیے کہ اس کا خاوند کس حالت میں ہے؟

اس بزرگ نے اس عورت سے کہا کہ اگر تھوڑی دیر کی مہلت دو تو تمہارا دل عورت اس پر راضی ہوگئی۔ اور وہ بزرگ ایک حجرہ میں چلے گئے اور بستر پر لیٹ گئے۔ عورت نے جب یہ دیکھا کہ وہ ابھی تک واپس نہیں آئے تو حجرہ میں کھڑکی سے جھانک کر دیکھنے لگی۔ دیکھتی ہے کہ بزرگ صاحب مردہ پڑے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ پیچھے ہٹ آئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ بزرگ صاحب باہر آئے اور کہنے لگے کہ بعض وجوہات کے باعث تمہارا خاوند تم کو خیریت کا خط نہیں لکھ سکا۔ مگر وہ لندن آگیا ہے اور وہاں سے امریکہ جانے کیلئے جہاز کی طرف جارہا ہے۔ عورت گھر چلی آئی۔ اور جب خاوند آیا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ فلاں دن لندن سے روانہ ہوا تھا اور فلاں وجوہات سے خط نہیں لکھ سکا۔

یہ واقعہ صاف بتاتا ہے کہ روشن ضمیری ایک بڑی زبردست طاقت ہے۔ اس کے ذریعہ وہ وہ کام کئے جاسکتے ہیں جو کشف و کرامات کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔

مسٹر ایڈ ہولٹن اپنی کتاب "خواب اور ارواح" میں ایک واقعہ یوں لکھتے ہیں کہ روم شہر میں ایک شخص جان گرنی نامی رہتا تھا۔ اس کی بیوی کا نام لیڈی تھا۔ اتفاق سے جس بیمار لڑکا تھا۔ باپ کے گھر چلی گئی جو دس میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ خواب نے دونوں میاں کو تنہا رہنے کے پاس چھوڑ گئی تھی جس بار اسے ایام تھے لیکن رات ایک بیٹے یاد آئے۔ اور رات کو ایک اور دو بجے کے درمیان وہ بے ہوش سی ہوگئی۔ اس کی آنکھیں پھٹ گئیں اور اس کا سانس رک گیا۔ ایک نرس نے جو عورت سے مرشد کو دیکھا تو وہ جس در کہتی تھی اور معلوم رہتا تھا کہ اس کا مرنے قریب ہے تو وہ ڈر گیا۔ صبح کو جب کو ہوش میں آنے کے بعد اس نے بیان کیا کہ میں رات کو اپنے بچوں کو دیکھنے گئی تھی۔ وہاں ایک ہی گھر میں بڑی لڑکی اپنے بچوں کو چھوڑ کر گئی تھی اس کا نام ایلزبیتھ تھا۔ اس نے دوسری شہادت بیان کیا کہ صبح سے پہلے دو ان کی اس ماں آئی ایک نے اور وہ بچے کے بستر میں آ کھڑی ہوئی تھی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک عورت مجھ بچوں کی شکل کی آئی۔ اور میرے سرہانے کھڑی ہوگئی، اس کے ہونٹ ہل رہے تھے اور اس کی آنکھیں جلتی تھیں میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کیسی ہو، اور کیسے آئی ہو، تو اس نے جواب نہ دیا۔ میں نے اٹھ کر اسے پکڑنا چاہا، مگر وہ ہاتھ نہ آئی۔ بلکہ غائب ہوگئی۔"

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ روشن ضمیری کوئی شے ہے اور اس کا جاننے والا مراقبہ کے ذریعہ اپنی روح کو ایک جگہ سے دوسری جگہ ایک قالب میں سے دوسرے قالب میں لیجاسکتا ہے۔ گویا انسان کی روح سیلانی ہے۔ وہ فی الواقعہ زیادہ قدرت رکھتی ہے۔

روشن ضمیر لوگ ایک جگہ کی خبر دوسری جگہ لیجاسکتے ہیں اور پیشین گوئی بھی کرسکتے ہیں۔ وہ بظاہر پاس ہی بیٹھے رہتے ہیں۔ مگر ان کی روح کہیں اور ہی پھرتی رہتی ہے۔ جو شخص سوفسطائی ہے وہ مسمریزم میں اعلیٰ درجہ کی ترقی کرسکتا ہے۔ کیونکہ سوفسطائی فرقہ والوں کا دستور العمل زندگی صرف روشن ضمیری پر منحصر ہے۔ اور ان لوگوں کو اپنی روحانی راحت کیلئے روشن ضمیری کی مشق کرنی پڑتی ہے۔ لیکن جب ایسے لوگ مسمریزم کی طرف توجہ دیتے ہیں تو اس میں ان کو آسانی کے ساتھ ید طولیٰ حاصل ہوجاتا ہے۔

مسز اینی بسنٹ صاحبہ جو ایک اعلیٰ درجہ کی سوفسطائی گزری ہیں۔ انہوں نے روشن ضمیری کے حاصل کرنے کا ایک نہایت آسان طریقہ بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ روشن ضمیری کرنی چاہیں۔ ان کو چاہئے کہ حیوانی غذا مثلاً گوشت مچھلی انڈے اور دودھ کو مطلق ترک کردیں۔ صرف نباتاتی غذا پر زندگی بسر کریں اور حبس دم کی مشق کرنی چاہئے۔ اس سے ان کی روح میں جلد قلب کی صفائی ہوجائیگی۔

مسز اینی بسنٹ صاحبہ کے اس خیال کی تائید قدیم زمانہ کے جوگیوں، رشیوں، منیوں اور مسلمانوں کے غوث و قطب ابدال کے خیالات سے ہوتی ہے جن کا وطیرہ یہ تھا کہ حیوانی غذا سے پرہیز کرتے تھے۔ اور غذا صرف اس لئے کھاتے تھے کہ رشتۂ حیات قائم رہے۔ اور وہ بھی بہت ہی قلیل مقدار میں۔

اس عمل سے اکثر لوگ زمین سے اوپر اٹھے رہتے تھے۔ گویا ہوا میں معلق بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور لوگ سمجھتے تھے کہ مقرب خدا ہیں اور اسی کی برکت کے باعث انکی یہ حالت ہوگئی ہے۔ مگر درحقیقت وہ لوگ صرف روشن ضمیری حاصل کرکے اس حالت کو پہنچ جاتے ہیں۔

بعض لوگوں نے خود فراموشی کا نام بھی روشن ضمیری رکھا ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ خود فراموشی کی حالت میں صرف حواس باطل ہوجاتے ہیں مگر روح میں کوئی صفائی نہیں آتی۔

روشن ضمیری کے کئی درجے ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ درجہ ہندوؤں میں ادھیاتم ، ا سے مایاوی روپا کہتے ہیں۔ اس کے ذریعہ ایک شخص جو زندہ ہو اِن لوگوں کو دیکھ اور اس دنیا سے دوسری دنیا میں چلے جاتے ہیں۔ مردہ نہیں بلکہ زندہ سمجھتا ہے۔ اور ان سے ہر قسم کا کام لے سکتا ہے یا کرا سکتا ہے جو ایک

زندہ شخص سامنے رہ سکتا ہے۔ زندہ شخص سے کرا سکے وہ تمام چیزوں کو حقیقۃً نہیں مانتا۔ بلکہ خود اک جسے اہل ہند کی اصطلاح میں عیانی کہتے ہیں۔ ایسا روشن ضمیر روح اور زندگی کے اسرار اور بھیدوں کا ماہر اور ان پر قادر ہوتا ہے۔

مایاوی روپا کے ذریعہ ایک شخص اپنے من یا آتما کو اپنے جسم سے باہر لے جاسکتا ہے۔ اور نہ صرف اس مادی دنیا ہی کی سیر کرسکتا ہے بلکہ عالم ارواح میں بھی جاسکتا ہے۔ اور غیر فانیوں سے ایک غیر فانی ہوسکتا ہے۔ اور یہ خود آخر تک حاصل کرسکتا ہے۔

جو لوگ روشن ضمیری میں ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کی ابتداء اور مشق مختلف طریقوں سے کرتے ہیں۔ حبس دم بھی ایک طرح کی روحانی مشق ہے۔ اس میں بھی اس مشق کرنے والے یا عامل کو آنند ملتا ہے۔ اور جب وہ اس پر قادر ہوجاتا ہے تو اس کے ذریعہ کشف اسرار بن جاتا ہے۔ ●●

مصیبت اور فتنوں کا زمانہ

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس قبل پیشین گوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب دنیا فتنوں سے بھر جائے گی اور جابجا فساد برپا ہوں گے چنانچہ صحیح حدیث ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب زمانہ میں ایسے فتنے اٹھیں گے کہ ان فتنوں کے زمانے میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور جو ان فتنوں کی طرف جھانکے گا وہ اس کی طرف کھینچ لیگا اس لئے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اس زمانے میں جس کو کوئی پناہ کی جگہ مل جائے وہاں پناہ حاصل کرلے۔ (بخاری مسلم)

اس پیشین گوئی کی روشنی میں جب ہم دنیا پر ایک گہری نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو محسوس ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ و فساد کے جس زمانے کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی ہے وہ زمانہ آگیا ہے چنانچہ گذشتہ جنگ عظیم میں جب جنگ زوروں پر تھی تو اس وقت سب سے بہتر آدمی وہی تھا جو کسی پناہ کی جگہ چھپ جاتا تھا۔ ورنہ وہ تمام اشخاص بری طرح سے بمباری کا نشانہ بن جاتے تھے۔ اور جب جنگ ختم کی اور دوسرے گوشوں کے حالات سامنے آگئے ہیں تو چند سال اور بھی اکثر خوفناک ہوگئے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا کے گوشے گوشے میں طرح طرح کے فتنے اور فسادات برپا ہیں اور کچھ نہیں کہا جاسکتا کل کیا ہونے والا ہے۔ واقعی یہ بڑا نازک زمانہ ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ حالات واقعات پر غور کرنے کے بعد عبرت حاصل کریں۔

قبولیتِ دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت پر احسان	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ا ر واحنا فداہ

نے عطا فرمائی اور انسانیت کو وہ نعمت عطا فرمائی۔ محروم و مجبور انسانیت کو وہ دعا کی دولت عطا فرمائی اور بندوں کو خدا سے ہمکلام کردیا اور دعا کی دولت عطا فرمائی۔ بندگی کی فکر زندگی کی لذت اور عزت عطا فرمائی۔ اس عطا و انسانیت کو جو اپنی بے بسی اور آدم کا جاگا ہوا فرزند تھا اپنے خالق و مالک کے آستانہ کی طرف یہ کہتا ہوا واپس ہوا ہے

بندہ آمد بر در تو بگریخت
آبروئے خود بعصیاں ریختہ

دعا سے محرومی کا ایک سبب	دعا سے محرومی کا ایک بڑا سبب جاہلیت کا یہ غلط خیال تھا کہ خدا ہم سے بہت دور ہے

ہماری آواز وہاں کہاں پہنچ سکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان فرمایا اور یہ مژدہ سنایا کہ "وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ" (البقرہ ۲۲)

ترجمہ: "اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں نزدیک ہوں دعا کرنے والوں کی دعا قبول کرتا ہوں"

حقیقی نافع و ضار	دوسرا غلط عقیدہ یہ تھا کہ خدا کے سوا کوئی اور بھی نفع و ضرر کا مالک اور انسانوں کی حاجات پوری کرتا ہے۔

اس عقیدے نے دعا و استعانت کو حقیقی نافع و ضار سے ہٹا کر خیالی معبودوں اور بزرگ ہستیوں کی طرف متوجہ کردیا تھا اور عالم کا عالم شرک و بت پرستی کا شکار تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری قوت اور وضاحت کے ساتھ اس فرمان کا اعلان کیا جس میں آپ ہی کو خطاب تھا۔

ترجمہ: کہدو اے لوگو! اگر تم میرے دین میں شک ہے تو میں اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ ایمان والوں میں ہوں اور یہ بھی کہ یکسو ہوکر دین کی طرف رخ کئے رہو اور مشرکوں میں نہ ہوں اور اللہ کے سوا اس چیز کو نہ پکار۔ جو نہ تیرا بھلا کرے اور نہ برا پھر اگر تو نے ایسا کیا تو بے شک ظالموں سے ہو جائے گا۔ اور اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی ہٹانے والا نہیں۔ اور اگر تجھ کو کوئی بھلائی پہنچانا چاہے۔ تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے۔ اپنا فضل پہنچاتا ہے۔ اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ●●

پتھر اور انسانی زندگی

خواجہ شمس الدین عظیمی

قسط ۔ ۲

زمرد زمرد یا زبرجد کے رنگ کا نگینہ انگوٹھی میں پہننے سے مرگی کا دورہ نہیں پڑتا۔ دل کی طاقت بڑھ جاتی ہے دوران خون میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔ خوفناک خواب نظر نہیں آتے۔ پیدائش کے وقت زمرد یا اسی رنگ کا نگینہ زچہ کے پاس ہو تو بچہ کی ولادت آسان ہو جاتی ہے۔ اس کے رنگ مندرجہ ذیل ہوتے ہیں۔

چقندر کا رنگ، لوبیے کے رنگ کا رنگ، تتلی کے پر کا رنگ، فیلی کا رنگ اور درخت کے پتے کا رنگ۔

ہیرا ہیرے کے کئی رنگ ہوتے ہیں۔ ان میں گلابی رنگ بھی شامل ہے۔ اور سفید کے علاوہ سبزی مائل اور زردی مائل۔ ان رنگوں کے معمولی نگینوں میں بھی وہی اثرات ملیں گے جو ہیرے میں موجود ہیں۔ اصل وجود ہی رنگ ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔

ہیرے کے رنگوں سے امراض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ طریقہ یہی ہے کہ ہیرے کے رنگ کا کوئی نگینہ انگوٹھی میں پہنا جائے اور اس نگینہ کو کبھی کبھی پانی میں دھو کر پانی پی لیا جائے۔ ہیرا اور ہیرے کے رنگ کے نگینے برص، سفید داغ، جذام، مثانہ کی پتھری، دیوانگی، مالیخولیا اور نظر بد سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اس کی موجودگی میں آسمانی بجلی انسان کے اوپر نہیں گرتی۔ ہیرے کے رنگ کا نگینہ ہیرے کی طرح انسان کے اندر ہمت اور شجاعت پیدا کرتا ہے۔ جس سے وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہتا ہے۔

ہیرے کے چھوٹے اور باریک ٹکڑوں کو ہیرے کی کنی کہا جاتا ہے۔ ہیرے کی کنی اگر کوئی شخص نگل لے تو اس کا جگر پاش پاش ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ احتیاط کا تقاضا ہے کہ ہیرے کو پانی میں دھو کر پانی نہ پیا جائے البتہ ہیرے کے رنگ کے کسی نگینہ کو پانی میں دھو کر پانی پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پکھراج پکھراج پانی، ہلکا نیلا، ہلکا سبز، گلابی، نارنجی اور زرد رنگوں میں ملتا ہے۔ انہی رنگوں میں سے کسی رنگ کا نگینہ آدمی کے اندر ہر قسم کی قوت بڑھاتا ہے۔ عقل میں اضافہ کرتا ہے۔ اور نسیان سے محفوظ رکھتا ہے۔

یاقوت یاقوت کا ایک جزو مختلف ان رنگوں کے اوپر مشتمل ہوتا ہے۔ سرخی مائل سیاہی، سفیدی، سبز رنگ، نیلا رنگ، سرمئی رنگ، کالی رنگ، کاہی رنگ، شمسی رنگ، زعفرانی رنگ۔

آدمی ان رنگوں میں سے کسی رنگ کا نگینہ پہنے ہوئے ہو۔ یا یاقوت پہنے ہوئے ہو ایک ہی بات ہے۔ مقصد یکساں حاصل ہوگا۔ یاقوت یا یاقوت کے رنگوں پر مشتمل کوئی نگینہ طاعون سے محفوظ رکھتا ہے۔ خون صاف کرتا ہے۔ اس کو منہ میں رکھنے سے دل کو فرحت اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔ پیاس کی شدت ختم ہو جاتی ہے۔ لوگ اس شخص کی عزت کرتے ہیں۔ جو انگوٹھی میں یاقوت یا ان رنگوں میں سے کسی رنگ کا نگینہ پہنتا ہے۔

عقیق عقیق عام طور سے سستے داموں میں مل جاتا ہے۔ اس وجہ سے عوام کیلئے قابل حصول ہے۔ عقیق کے رنگ یہ ہوتے ہیں۔ کلیجی کا رنگ، زرد رنگ، سفید رنگ، زرد اور سرخ رنگ، زردی مائل رنگ، سفیدی مائل رنگ۔ ان رنگوں میں سرخ رنگ سب سے زیادہ بہتر ہے۔ اس کے فوائد درج کئے جاتے ہیں۔

عقیق دانتوں کو جلا دیتا ہے اور مضبوط کرتا ہے۔ گندہ دہنی کو دفع کرتا ہے۔ دل و دماغ کو فرحت دیتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے۔ جلدی امراض مثلاً پھوڑے پھنسی سے حفاظت کرتا ہے۔ اکثر لوگ اسے برکت اور قبولیت دعا کیلئے پہنتے ہیں۔

لہسنیا انگریزی میں اسے CAT EYES کہتے ہیں۔ یہ بلی کی آنکھ کی طرح ہوتا ہے۔ اس پتھر کا رنگ خواہ کچھ ہو لیکن اس کے اندر ایک سفید چمکدار دھاری متحرک ہوتی ہے۔ اس کے چار رنگ ہوتے ہیں۔ زرد، بھورا، سبز اور سیاہ۔ سبز اور زیتونی رنگ کا پتھر اچھا مانا جاتا ہے۔ یہ پتھر ولادت میں آسانی پیدا کرتا ہے آسیب اور بری اثرات اور جادو ٹونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ جیسے ہاتھ کی بڑی انگلی میں اس کو پہننے سے ڈراؤنے خواب نظر نہیں آتے۔

سنگ سلیمانی سنگ سلیمانی عقیق کی ایک قسم ہے۔ یہ پتھر انسان کے ناخن سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہی کی طرح بھورا ہوتا ہے۔ اس پر سفید، سبز، بھورے اور سیاہ رنگ کے طبقات ہوتے ہیں۔ یہ پتھر نقش و نگار بنانے اور کتبے لکھنے کے کام بھی آتا ہے۔ اس کے پہننے والا "مرگی" سے محفوظ رہتا ہے۔

UPLOAD BY SALIMSALKHAN

پنجہ بولتا ہے

دست شناسی معلومات کے لئے نیابت ہی دلچسپ مضمون جس میں ایک ماہر دست شناس سیف الدین حسام ہاتھ کی لکیروں کا مطالعہ کر کے مستقبل کے امکانات کا جائزہ لیتے ہیں۔

آج سے پچیس تیس سال پہلے پروفیسر اکرم ملک کی ایک کتاب شائع ہوئی تھی "ہاتھ کی لکیریں" اس میں اس وقت کے دوسرے مشاہیر کے علاوہ محمد علی جناح بانی پاکستان کے ہاتھ کا نقشہ بھی تھا۔ اس ہاتھ کی دیگر لکیروں کا تو ہمارے موضوع سے تعلق نہیں لیکن ایک نہایت ممتاز علامت ان کے ہاتھ پر تھی، جسے قوس سلیمانی کہتے ہیں۔

یہ قوس انگشت شہادت کے عین نیچے مشترکہ کے ابھار پر ہوتی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں خاکہ نمبر ۱) لیکن یہ بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہے۔ پروفیسر صاحب کی مندرجہ بالا کتاب پڑھ کر میرا تاثر یہ تھا کہ یہ قوس کسی سربراہ مملکت کے ہاتھ پر ہوتی ہے۔ یہ تاثر اس وقت مزید پختہ ہو گیا جب پانچ چھ سال پہلے ایک صاحب نے مجھے امام خمینی سربراہ ایران کے ہاتھ کے پرنٹ دیتے ہوئے اس کا تجزیہ کر کہا۔ قوس سلیمانی (یا حلقہ انگشتری) میں نے آیت اللہ خمینی کے ہاتھ پر بھی نہایت واضح دیکھی۔ چنانچہ اس وقت تک میں یہی سمجھتا رہا کہ یہ محض کسی بادشاہ یا سربراہ مملکت کے ہاتھ پر ہوتی ہے۔

لیکن عملی پامسٹری میں جب میں نے بے شمار مختلف صورتوں میں کئی ہاتھوں پر دیکھا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ زیادہ تر ان لوگوں کے ہاتھوں پر ہوتی ہے۔ جن کی شخصیت میں دوسروں کیلئے نہ صرف کشش ہو بلکہ لوگ ان سے بہ آسانی مرعوب بھی ہو جاتے ہوں۔ یہ لوگ فیصلہ کن پوزیشن میں ہوتے ہیں۔ لوگوں کے نہایت اہم مسائل پر فیصلہ صادر کرنے والے ہوتے ہیں ایسے لوگ اپنے حلقے والوں پر اس قدر اثر انداز ہوتے ہیں کہ بعض اوقات وہ ان کے بغیر نہ تو کچھ سوچ سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے بارے میں خود ہی کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ان کی شخصیت کے بارے میں ان کے حلقے والے اپنی رائے قائم کرنے کے لئے ان کا تجزیہ کرتے ہیں۔

خاکہ نمبر ۲ ملاحظہ فرمائیں۔ یہ صاحب مجھے ہاتھ دکھانے کیلئے باہر تشریف لائے۔ ملاقات کے وقت کا تعین پہلے سے ہو گیا تو آدمی کسی قدر دیر سے آئے۔ میں اپنے معمول کے پروگرام تلبیث کر کے ہاتھ دیکھ رہا تھا۔ ان صاحب نے بار بار ملاقات کا وقت پہلے سے طے کر رکھا تھا۔ یہ تشریف لائے تو میں ان کی شخصیت سے متاثر ہوا اور انکار نہ کر سکا۔ اور جب ہاتھ دیکھا تو میں قوس سلیمانی دیکھ کر ٹھٹک گیا اور جب انہوں نے بتایا کہ وہ پچاس ہزار روپے ماہوار تنخواہ لے رہے ہیں تو میں ہکا بکا رہ گیا۔

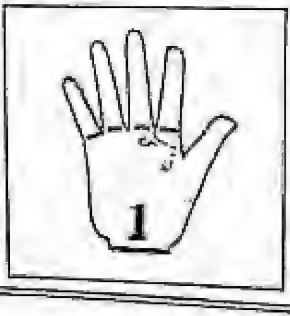

ان صاحب نے باقاعدہ میٹرک پاس نہیں کیا تھا۔ اگرچہ بعد میں اپنی علمی صلاحیت کو کافی بڑھا لیا لیکن بچپن میں نہ وہ کبھی ریت۔ جیسے دوسروں سے ممتاز اور الگ نظر آنے کی کوشش کرتے۔ مثلاً جب یہ فوج میں سپاہی تھے تو افسران بالا کی توجہ حاصل کرنے اور اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ جانے کیلئے غیر معمولی کام کرتے۔ اچھے خاصے جیب مرا لیکن فوجی زندگی میں اگر کسی ڈراپ میں جاتے تو بتولی ان کے لڑکی تک قرب الہی دکھاتے۔ انہوں نے کئی پیشے تبدیل کئے۔ بالآخر اب ایک بڑی پرائیویٹ کمپنی کے بہت اچھے عہدے پر ہیں۔ یعنی یہ لوگ جس دوڑ کی تیاری کرتے ہیں اس کیلئے وہ خاص تیاری کرتے ہیں۔ وہ جہاں ہوں گے اپنے میدان میں نمایاں ہوں گے۔

ان لوگوں میں بحرانوں کی نمٹنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور انسانی فطرت کا مطالعہ کرنے کے شاید انہیں پلس پوائنٹ جیسے حرف دلچسپی ہوتی ہے بلکہ مہارت بھی۔ جو ماسٹر لیول بحث چھڑ جائے۔ میں ان کی پامسٹری میں دلچسپی کا اندازہ اس بات سے لگاتا ہوں کہ وہ آتے ہی پامسٹری کا ذکر چھیڑ دیتے ہر حال میں وہ تین تجربے کر دیتے۔

لیکن ان کی تمام صفات صرف قوس سلیمانی کی بنا پر نہیں ہیں۔ یعنی قوس سلیمانی کے ساتھ دماغ کی لکیر اور انگوٹھے کا ہونا ضروری ہے۔ خاکہ نمبر ۲ میں اعلیٰ صفات کی علامتیں دیکھی گئیں۔ عمدہ اور طویل دماغی لکیر، لمبا اور مضبوط انگوٹھا، جرائم کی قوت دلیل اور عمدہ قوت فیصلہ کا مظہر ہوتا ہے۔ سب سے بڑھ کر ان کی انگشت شہادت کی لمبائی جو زحل کی انگلی سے بھی کسی قدر لمبی ہے۔ یہ تمام چیزیں گویا کہ عطا کا کام دیتی ہیں۔ قوس سلیمانی کے بااثر ہونے کیلئے۔ لیکن اب اس کے مقابلے میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہ صاحب بھی کاروباری آدمی ہیں۔ ان کے ہاتھ پر قوس سلیمانی دو ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کی صورت میں ہے۔ (خاکہ نمبر ۳ اور ب)

اس ہاتھ میں دماغی لکیر تو تقریباً اتنی ہی طویل ہے جتنی خاکہ ۲ میں۔ لیکن ان کا انگوٹھا چھوٹا اور بھدا ہے۔ جو اس بات کی نشانی ہے کہ ان صاحب کے کردار میں دلیل اور قوت فیصلہ یا قوت ارادی متوازن نہیں ہے۔ نیز ان کی انگشت شہادت بمقابلہ خاکہ ۲ کے چھوٹی ہے اور اس میں رعب و دبدبہ کی کمی ہے۔ اس قوس سلیمانی

کر دیا وہ تجربات سے تصدیق دیتا ہوں تو مشرقی کرتے ہیں کہ جب تک جلد میں تحقیق کرتے ہیں اور کسی شخص کی جو اولیت ہے جتنا اور عرصہ لگتا ہے۔ جو لوگ درست طرز کے تقاضے خواہ کتنے ہی کامیاب نظر آئیں لیکن اپنے معیار کے مطابق انہیں آئندہ کی کامیابی نصیب نہیں ہوتی اور اس بے اطمینانی کا اظہار وہ صاف طور پر کرتے ہیں۔ خاکہ میں بھی ان صاحب کی ناکامی کی وجوہات سامنے نظر آتی ہیں۔

علاوہ ازیں انگوٹھا اور چھوٹی انگلیوں کا ان کے دل کی لکیر کا بار بار ٹوٹنا ... [illegible]

[illegible]

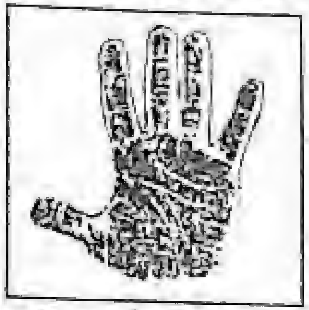

[illegible]

[illegible]

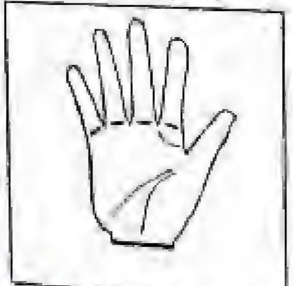

[illegible]

کوشش تھی۔ لیکن یہ سب بیکار ثابت ہوئی تھیں۔ لوگ اس کے پاس بیماریاں، دکھوں اور تکلیفوں کے لئے آتے لیکن وہ ان کے دکھوں، تکلیفوں سے زیادہ دولت کی فکر کرتی تھی۔ ایسی ایک عورت خاتون کو تو وہ دوا دینا چاہیے تھا لیکن وہ پیسے گنا شروع کر دیتی۔ وہ جلدی کرتی تھی اور کچھ دنوں بعد مر جاتی۔ دیکھتے ہی دیکھتے چند برسوں میں اس کے پیسوں کے انبار لگنے لگے اور اس کے اپنے گھر کو ملبے [illegible] بدل گیا۔

خط سلیمانی کو [illegible] کوشش و محبت کی نشانی ہے۔ ایک ڈاکٹر جس کے ہاتھ پر یہ ہو اسے لوگ چاہتے ہیں، اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور وہ دل سے چاہتے ہیں لیکن خود [illegible] لوگوں سے محبت نہیں کرتے لوگوں جیسے ان کے علاج کی کوشش نہیں ہوتی اور یہ دل کے بجائے دماغ سے چلتے ہیں۔

جوان لڑکے کے ہاتھ پر زہرہ کا ابھار اچھا تھا [illegible]۔ اگرچہ انہوں نے چار شادیاں کی تھیں۔ لیکن زہرہ اور [illegible] ابھار اس بات سے زیادہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا تھا کہ وہ دنیا اور اس کی رونقوں اور تکلیفوں میں پوری طرح [illegible] تھیں۔ کوشش کے باوجود ان کے ہاتھ پر [illegible] کو اس کی [illegible] ان کی روحانیت کے متعلق کچھ اندازہ لگا سکتی۔

ان کا انگوٹھا روحانی طور پر [illegible] اور معاملات میں [illegible]۔ ایسے شخص کو پتہ ہوتا ہے کہ اسے کس موقع پر کیا بات کہنی ہے اور کس سے کیسے کیا کام لینا ہے۔ ایسا شخص ہسپتال میں وقتی طور پر [illegible] کرتا ہے۔

سب سے زیادہ دلچسپ ان کی روحانی لکیر تھی۔ یہ خط [illegible] ایک بڑی شاخ (یعنی لکیر) جو ابھار قمر کی طرف جاتی تھی۔ لیکن [illegible] اور عطارد کے ابھار پر جا کر ختم ہوتی تھی اور جہاں یہ لکیر ختم ہوتی تھی وہاں عطارد کے ابھار پر ایک جال کا نشان تھا (گرلنگ) یہ صورت حال بڑی عجیب تھی۔

قمر کا ابھار [illegible] روحانی لکیر [illegible] تخیل پسند ہونے کی علامت تھی لیکن یہ شخص [illegible] کہ [illegible] سکتا ہے اور [illegible]

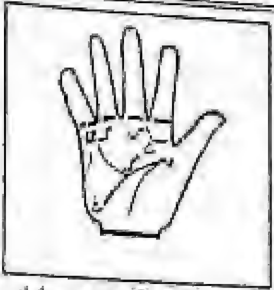

کیفیت طاری ہوگی تو اس کی عملی صلاحیتیں بالکل ختم ہو جائیں گی۔ وہ اگر خود بیمار پڑ جائے تو ڈاکٹر کے پاس جانے کے بجائے تعویذ گنڈوں سے کام نکالنے کی کوشش کرے گا۔ یہی کچھ وہ اپنے مریضوں سے بھی کرتے تھے۔ ایک لڑکی کے پاس ایک [illegible] ایک مریض لایا گیا۔ انہوں نے اسے ہسپتال بھیجنے کی بجائے دم درود پر اکتفا کیا اور وہ بے چارہ مر گیا۔ اس وقت ایک انگریز نے اسے (LEGALIZED MURDER) یعنی قانونی قتل کہا تھا۔

وہ لائن جو دوسری شاخ (انگلی) [illegible] عطارد کے ابھار کی طرف جاتی ہے۔ وہ اصل میں [illegible] ہوتی ہے۔ حساب کے اعتبار سے یہ اس لڑکے کی عمر کے بیس سال کی عمر میں شروع ہوتی [illegible] لئے [illegible] اللہ کی طرف [illegible] ہوتی تھی۔ پامسٹری [illegible] کہتی ہے کہ وہ [illegible] میں دلچسپی رکھتی تھی۔ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] لیکن [illegible] علوم [illegible] سے [illegible] میں مکمل طور پر [illegible] تھیں۔ اس بات کا ثبوت [illegible]

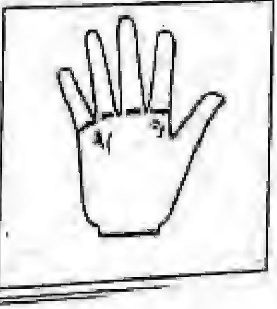

کے بعد ان کے جسم کے ساتھ چپکے دیکھے گئے۔ واللہ اعلم ایسا کیوں تھا؟ لیکن جب یہ پتہ چلا تو [illegible] غسل دینے والی عورت نے خود [illegible] کے حوالے کی تھی۔

اس کے علاوہ عطارد کے ابھار پر جال (گرلنگ) بڑی ناخوشگوار چیز ہے۔ یہ [illegible] ہیرا پھیری کی نشانی ہے۔ [illegible] سلیمانی کے ساتھ اس جال کا ہونا بڑی عجیب اور [illegible] بات ہے۔ لیکن یہ [illegible] سلیمانی [illegible] ہے؟ اس میں [illegible] ہے جو اس کی صفات کو [illegible] دیتا ہے۔ عام [illegible] ہیرا پھیری [illegible] کی علامت ہے۔ لیکن اس [illegible] الزام [illegible] والوں اور عقیدت مندوں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے والی بات ہے۔ یعنی ان سے چندہ لیا جائے [illegible] کے بدلے میں [illegible] یا بالکل نہ دیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

میڈیکل نشان

خاص طور پر تیسری انگلی اور عطارد کے ابھار کے درمیان تین ترچھے سے نشان نظر آ رہے ہیں (م) اور ایک افقی لکیر انہیں کاٹ رہی ہے۔ اسے پامسٹری میں میڈیکل سٹگمیٹا (MEDICAL STIGMATA) کہتے ہیں۔ ہمارے یہاں تمام [illegible] کے غلط معنی سمجھتے ہیں کہ یہ نشان ڈاکٹر کے ہاتھ پر ہوتا ہے۔ ایسا لازمی طور پر نہیں ہوتا۔ اسے دراصل میڈیکل سٹگمیٹا کے بجائے (HEALING STIGMATA) کہنا زیادہ مناسب ہے۔ یہ نشان جس شخص کے ہاتھ پر ہو ایک تو اس کی [illegible] تجزیہ [illegible] ہوتی ہے۔ وہ محض سطح پر ایک نظر ڈال کر بتا سکتا ہے کہ اندر کیا کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے [illegible] ہر کام میں دوسروں کیلئے صحت کا [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] جسمانی صحت ہی نہیں بلکہ اس شخص کا عمل دوسروں کیلئے [illegible] سکون، اطمینان مسرت اور خوشی لئے ہوتا ہے۔

ہر ڈاکٹر کے ہاتھ پر اس نشان کا ہونا ضروری نہیں ہوتا لیکن اگر کسی ڈاکٹر کے ہاتھ پر یہ نشان ہو تو خوش قسمتی سے [illegible] صحیح معنوں میں ڈاکٹر ہوتا ہے۔ اس

BY SALIMSALKHAN

ڈاکٹری کی تشخیص کی صلاحیت بھی بہترین ہوگی اور نسخہ بھی مکمل ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ میں بدرجہ اتم شفا دے رکھی ہوتی ہے۔ اس کی باتوں میں بھی شفا ہوتی ہے۔ اس کے جاتے ہوئے لوگ بھی بہتر ہو رہے ہوں گے وہ مٹی کی پڑیا باندھ کر دے دے گا تو وہ دوا سے بھی بہتر ثابت ہوگی۔ اس کا یہ مطلب بھی نہ لیا جائے کہ جس ڈاکٹر کے ہاتھ پر یہ نشان نہ ہو وہ ڈاکٹر ہی نہیں ہوتا تو وہ کبھی ڈاکٹر ہوتا ہے۔ اس نے ڈاکٹری کی سند حاصل کرنے کیلئے سالہا سال محنت کی ہوتی ہے اور تجربہ اور تعلیم ورثا اس کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ وہ خوب محنت سے علاج کرتے تو شفا اللہ تعالیٰ دیتے ہیں۔ لیکن اس نشان والا پیدائشی ڈاکٹر ہوتا ہے۔ اگر اس کے پاس سند نہیں بھی ہے تو اس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے شفا دے رکھی ہوتی ہے۔

اگر یہ نشان کسی نرس کے ہاتھ پر ہو تو وہ اپنی باتوں اور حسن سلوک سے مریض کی بیماری آدھی تو ویسے دور کر دے گی۔ اس کے علاوہ بھی معاشرے میں کچھ ایسے ہمدرد لوگ موجود ہوتے ہیں جن کے اردگرد بیٹھنے والے یا ان کی بات کے حلقے کے لوگ اپنے اندر ایک خوشگوار سا انقلاب محسوس کرتے ہیں اور وہ زندگی کے مسائل حل کرنے کے بہت مجرب اور آسان نسخے بتاتے ہیں۔ ان لوگوں کے ہاتھ پر بھی یہ صحت بخش نشان موجود ہوتا ہے

اُستاد کا نشان

بعض اوقات مشتری کے ابھار پر ایک کثیر لکیر نہایت واضح اور آزاد وخود مختار مربع ہوتا ہے۔ جو کسی اور لکیر کا حصہ نہیں ہوتا (شکل نمبر ۱۱) اس طرح کا نشان کسی ہاتھ پر نایاب دیکھا۔ لیکن یہ اپنی دستیابی کا دعویٰ ہے کہ یہ مربع "اُستاد" کی علامت ہے۔ یعنی اس نشان کے حامل لوگ لوگوں کو سکھا سکتے ضروری نہیں اسکول میں پڑھا سکتے۔ اس کی قوت بیان اور اظہار بہت عمدہ ہوتی ہے اور اپنے فن کا ماہر بھی اسے بہت ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ یہ تعلیم اسکول ہی میں دے۔ ورکشاپ میں کوئی تکنیکی ماہر بھی ہو سکتا ہے۔ کسی فیکٹری کا کوئی ایسا فورمین بھی ہو سکتا ہے جو اپنے ماتحتوں کو زیادہ سے زیادہ علم دیتا جاتا ہو۔ یہ نشان علماء اور پیر ایسے ہی لوگوں کے ہاتھوں پر موجود ہوتا ہے۔ ■■

خیر ابھی مشورہ کرتے ہیں۔ آپ ایسا کریں بیٹھک میں تشریف رکھیں — اور بچوں سے گپ شپ کریں۔ میں ابھی حاضر ہوا۔

انھیں بیٹھک میں بٹھا کر میں اپنی بیگم کی طرف لپکا۔ اور انہیں صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ صوفی ڈلڈل صاحب مع لوازمات کے تشریف لائے ہیں — اور ارادہ کر رہے ہیں وجہ لوازمات کو بھی بلالیں۔

کیا آپ نے بچوں کو بھی مدعو کیا تھا؟ بیگم کے لہجے میں استفسار تھا۔

مدعو تو نہیں کیا تھا — لیکن بچے تو غیر قانونی طور پر دعوت کے حقدار بن ہی جاتے ہیں — اور یہ تو دیوبند ہے یہاں کسی دعوت کا ضابطہ تو چلتا نہیں۔ لیکن اگر آپ کے سب ہی یار دوست مع اولاد تشریف لاتے ہیں تو کھانا کم پڑ جائے گا — میرا خیال ہے دو کھو جا دال اور جھلو دوں۔؟

کیا ضرورت ہے — میں نے جواباً کہا۔ اس سے تو بہتر ہے کہ تم فوراً حسن الہاشمی کے گھر چلی جاؤ —— اور ان سے تعویذ لے آؤ۔ سنا ہے کہ وہ ایسا تعویذ دیتے ہیں کہ دو آدمیوں کا کھانا سو آدمیوں کو کافی ہو جاتا ہے۔ ان کے تعویذوں کی آزمائش بھی ہو جائے گی۔

یہ مذاق کا وقت نہیں ہے۔ مجھے جلد از جلد یہ بتایئے کہ اندازاً کتنے افراد بڑھ سکتے ہیں۔ ورنہ ناک کٹ جائے گی۔

بیگم نے ابھی اپنی بات پوری نہیں کی تھی کہ مجھے پھر کسی کے آنے کی آواز سنائی دی۔ میں بیٹھک میں پہونچا تو دیکھا کہ صوفی ترنم اور خشی مروارید تشریف لا چکے تھے اور اللہ کا فضل تھا کہ دونوں اکیلے ہی آئے تھے — کوئی دوسری مخلوق ان کے ساتھ نہیں تھی۔

میں نے بیگم کو آکر یہ خوشخبری سنا دی کہ صوفی ترنم اور خشی مروارید کسی انڈے بچے کو لیکر نہیں آئے ہیں۔ لہٰذا گھبرانے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں — دو چار افراد بڑھ بھی گئے تو کیا ہے اللہ برکت دیگا۔ اللہ سے ہمارا ابھی کچھ نہ کچھ رشتہ ہے اگرچہ آج کل ملنا جلنا کچھ کم ہو رہا ہے۔

اچھا اب آپ جایئے۔ ان لوگوں کو باتوں میں لگایئے۔ ابھی کھانے میں ایک گھنٹہ ہے۔ مجھے سکون سے کھانا پکانے دیجئے۔

میں واپس بیٹھک میں پہونچا تو دیکھا کہ کچھ احباب اور بھی آچکے تھے اور مشائخ طریقت الحاج حضرت مولانا قالولی صاحب بھی اپنے ایک خادم کے ساتھ جلوہ افروز ہو چکے تھے۔ قالولی شہر کے ایک معزز شخص ہیں۔ ہر کس و ناکس کی دعوت یہ قبول نہیں کرتے لیکن فدوی نے تو انھیں جب بھی بلایا ہے سر کے بل چل کر آئے ہیں۔ اکثر فرماتے ہیں۔

صاحبزادے — تمہارے گھر کے کھانوں سے مجھے جنت کے کھانوں کی بو آتی ہے — لہٰذا دل چاہتا ہے کہ تم بار بار دعوت کا اہتمام کرو — تم بلاتے رہو — اور ہم آتے رہیں — تم کھلاتے رہو اور ہم کھاتے رہیں —

تھوڑی دیر خاموشی رہی — خاموشی کا طلسم توڑتے ہوئے میں نے اُن سے پوچھا — حضرت اب مزاج کیسے ہیں۔؟

برخوردار مزاج تو ٹھیک ہیں — لیکن اب ہندوستان میں طبیعت نہیں لگتی — اجمیر کی گلیاں یاد آتی ہیں — وہ بہاریں۔ وہ صبح و شام کا سنہرا منظر — وہ نور برستے ہوئے لمحات — یہاں کیا دھرا ہے — جینے کو تو جی ہی رہے ہیں — لیکن —

حضرت — میں نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا — صبر کیجئے کچھ ہی دنوں کے بعد وہ بہاریں اور وہ صبح و شام کے سنہرے مناظر یہاں بھی دکھائی دیں گے — اب ہمارا دیوبند بھی کافی ترقی کرتا جا رہا ہے — اب یہاں بھی مزارات کی اہمیت ہو گئی ہے — اب عُرس یہاں بھی معروف ہیں۔ انکار کار بھی ہو رہے ہیں — کچھ دنوں کے بعد آپ کے دل کی گھٹن ختم ہو جائے گی — اور نور حق یہاں بھی برسے گا۔ پیچ ملنے کا سنت و بدعت شیر و شکر ہونے کے لئے بے قرار ہیں — جنگ صرف لفظوں کی ہے عمل سب کا یکساں ہے — یقین نہ آئے تو میری آنکھوں سے دیوبند شریف دیکھئے۔ اسی وقت چند احباب اور بیٹھک میں داخل ہوئے۔ صوفی اذا جار بھی پورے اہتمام کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ انہوں نے پیازی رنگ کی اچکن پہن رکھی تھی — لیکن نہیں — وہ تو سفید ہی رنگ کی اچکن پہنے ہوئے تھے۔ لیکن یہ سفید اچکن تین چار سال سے نہ دھلنے کی وجہ سے پیازی رنگ کی محسوس ہو رہی تھی — کرتا ان کا لمبا تھا جو شیروانی سے باہر جھانک کر شیروانی کی مسلسل توہین کر رہا تھا۔ صوفی اذا جار حضرت قالولی کے برابر میں بیٹھ گئے۔ اور بیٹھتے ہی بولے۔

حضرت — بڑے دنوں کے بعد دیدار ہوئے — کچھ کمزور نظر آتے ہیں۔

عنایت ہے ان ابن ملا کی — کہ ہم سب اہل اللہ ایک جگہ اکھٹے ہو گئے ہیں ورنہ اب دوستوں میں اٹھنے بیٹھنے کا رواج ہی ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ ہر شخص مصروف ہے اور دنیا کے پیچھے دوڑنے میں لگا ہے۔ یا پھر بیوی کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔

سچ فرمایا حضرت "میں بولا" — بس آپ کی یہی باتیں تو رہ رہ کر یاد آتی ہیں — اگر آپ جیسے لوگ نہ رہیں تو یہ دنیا تو غارت ہو کر رہ جائے۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے — اور دنیا کو غارت ہونے سے بچائے۔

مختلف قسم کے موضوعات پر طبع آزمائی کی ہوتی رہی اور گھنٹہ یوں ہی گزر گیا — تقریباً سبھی احباب آچکے تھے اور کھانا بھی تیار ہو گیا تھا — چند غزلوں کے بعد ہم سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔

کھانا کھانے کے دوران گفتگو بھی چلتی رہی اور چھیڑ چھاڑ بھی۔ صوفی تبارک علی جو مولوی شاہ ذوالجلال کے منجھلے داماد ہیں اور اپنے

کعبے سے تبخانے تک

انشاء ملا ابن العرب مکی

دیوبند کی کالی بلا

خدا خدا کرکے آج وہ مبارک دن آہی گیا جب مجھے اپنے دل و جان سے زیادہ عزیز دوستوں کو کھانے پر مدعو کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آج بیگم بھی صبح سے بہت خوش تھیں۔ ان کے چہرے پر نور برس رہا تھا۔ وہ دل کی گہرائیوں سے کھانے کی ڈشیں پکانے میں مصروف نظر آرہی تھیں۔ ایسے موقعوں پر وہ اپنی بھابی خالدہ کو بلالیتی ہیں جو گھریلو کھانے میں ایکسپرٹ ہے۔ چنانچہ آج خالدہ صبح ہی سے باورچی خانہ میں گھسی ہوئی تھی اور بیگم کی خصوصی ہدایات پر پوری توجہ کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ آج بیگم نے سفید چوڑی دار پائجامہ پر سفید ہی فراک پہن رکھی تھی۔ وہ مغل اعظم کی انارکلی لگ رہی تھیں۔ تنہائی ہوتی تو میں ان کا ہاتھ پکڑ کر محمد رفیع کی آواز میں کوئی دلربا گیت ضرور شروع کر دیتا لیکن اس طرح کی خواہشات پر کیا تبادلوں کی بار دم گھٹتے گھٹتے رہ گیا۔ اور آرزو میں پوری نہ ہو سکیں۔ ایک حیرتناک بات یہ تھی کہ آج ہماری بیگم صاحبہ صبح سات بجے ہی سے مسلسل گنگنا رہی تھیں۔ میں حیران تھا کہ انہیں ہو کیا گیا ہے۔ میرے ایک شکم پیا یار تھے جو اگرچہ صوفیوں ہی کے خاندان میں پیدا ہوئے تھے لیکن دنیائے حسن و عشق کے بڑے ہی کامیاب شہسوار تھے۔ انہوں نے پندرہ سال کی عمر میں پورے پندرہ عورتوں سے کامیاب عشق کیا تھا۔ انہوں نے عشق و محبت پر سو صفحوں کا ایک رومانی کتابچہ لکھ کر عالمی رابطہ حسن و عشق سے "مجنوں ایوارڈ" حاصل کرکے تمام اہل دل کو محبت کرنے کا حوصلہ عطا کیا تھا۔ وہ بڑی تفصیل سے بتایا کرتے تھے کہ عورت کیوں ہنستی ہے اور کیوں روتی ہے۔ انہوں نے ہی ایک بار مجھے یہ بات بتائی تھی کہ جب عورت کو اچانک کسی سے عشق ہو جاتا ہے تو وہ بے اختیار گنگنانے لگتی ہے۔ یا پ رے باپ اب کیا ہوگا۔ آج صبح سے بیگم صاحبہ تواتر کے ساتھ گنگنا رہی تھیں اور ظاہر ہے یہ اس بات کی علامت تھی کہ محبت ہو گئی ہے میرے نامہربان کو کسی مہربان سے۔ شاید میں اُلٹا

کہہ گیا۔ لیکن میرے گھریلو معاملات میں بات یوں ہی درست بھی ہے۔ بیگم کہنے کو میرے حق میں تو نامہربان ہی تھیں۔ کیونکہ انہوں نے کبھی مجھ پر اس وقت رحم نہیں کھایا جب مجھے رحم و کرم کی شدید ضرورت ہوئی۔ اب کیا ہوگا؟ فکر مجھے اس بات کی نہیں تھی کہ بیگم کسی اور کو دل دے بیٹھیں تو میرا کیا ہوگا۔ دل کا کیا ہے تو آنی جانی چیز ہے۔ اور مجھے اپنی بھی فکر نہیں تھی کیونکہ میں تو بیگم کے مائیکے چلے جانے پر بھی ساون بھادوں کا مزا لے لیتا ہوں — اور ہو جاتا ہوں مطمئن۔

مجھے یہ غم ستائے جا رہا تھا کہ بیگم جس پہ فدا ہو گئی ہے اب نظر آرہی ہیں اس بے چارے کا کیا ہوگا —؟ میں تو شروع ہی سے تیس مار خاں تھا بیگم کی عطا کردہ عنایات کو خوشی خوشی جھیل گیا لیکن وہ بے چارہ — جو ناگہانی عشق کا شکار ہو گیا ہے وہ تو بیگم کی ادنیٰ سی عنایت بھی برداشت نہیں کر سکے گا۔ اور مرنے سے پہلے ہی قبرستان پہونچ جائے گا۔ میں ان ہی پاکیزہ خیالات میں گم تھا کہ دروازے پر کنڈی بجی۔ میں استغفار کرتا ہوا دروازے پر پہونچا۔

ماشاءاللہ۔ صوفی ڈلڈل اپنے تین صاحبزادوں سمیت جلوہ افروز ہو چکے تھے۔ وہ مجھے دیکھتے ہی مہک دار آواز میں بولے۔

اماں یار — تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ ہم اپنے بچوں کے بغیر کسی دعوت میں نہیں جاتے۔ اس لئے میں انہیں ساتھ لیتے آیا ہوں۔

کوئی حرج نہیں — لیکن صوفی جی آپ نے تو غلطی کی ہے آپ ان کی امی کو بھی ساتھ لیتے آتے۔ انہوں نے ہی کیا قصور کیا تھا جو انھیں چھوڑ آئے۔

بہت ہی اچھا خیال ہے — آپ اگر ارشاد فرمائیں تو میں انھیں بھی بلوائے لیتا ہوں — وہ آنے کے لئے بالکل تیار بیٹھی ہیں۔

ان کا جواب سنکر میں سٹ پٹا گیا — میں نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

حلقۂ احباب میں صاحب کشف و کرامت کے نام سے مشہور ہیں شامی کباب کا مزا لیتے ہوئے کہنے لگے۔

یار مُلّا۔ تمہاری اہلیہ کھانا پکانے میں ید طولیٰ ہے — جی چاہتا ہے کہ بس کھاتے چلے جاؤ — میں سمجھتا ہوں کہ ایسا بہترین کھانا پکانے والی پورے دیوبند میں نہیں ہوگی۔

حضرت دیوبند کیا — صوفی بُڈبُڈ بولے "ایسا پکانے والی تو پورے اترپردیش میں نہیں ہے — میں کئی بار یوپی کا دورہ کرکے دیکھ چکا ہوں۔ میرے دل میں تو مدت سے ایک تمنا انگڑائی لیتی ہے — یہ جملہ مولوی ترازم کی زبان سے نکلا تھا۔

کونسی تمنا؟

دل چاہتا ہے کہ ایسا عمدہ کھانا پکانے والی کا کم سے کم ایک بار دیدار بھی ہو۔

بھائی واہ — کیا بات ہے "صوفی تندور چہکے" تم نے تو ہمارے منہ کی بات چھین لی — میں بھی عرصۂ دراز سے یہ آرزو رکھتا ہوں کہ مُلّا کی بیگم کو کسی طرح ایک جھلک دیکھا جائے — کہ اللہ میاں نے انہیں کیسے بنایا ہے۔

ہم تو چشم تصور سے کئی بار دیکھ چکے ہیں" حضرت قالوبلی نے فرمایا: ماشاء اللہ بہت خوبصورت ہیں — ہندوستان فلموں کی ہیروئن لگتی ہیں۔ انہیں دیکھ کر کھا جانے کو دل چاہتا ہے — لیکن کیا کریں گا ہماری شریعت میں حرام ہے۔

میں خاموش تھا۔ اور تمام اکابرین کے فرمودات سے مستفیض ہو رہا تھا۔ منشی مروارید مجھے مخاطب کرتے ہوئے بولے۔

عزیز دوست! آج تو بس یہ نیک کام ہو ہی جائے۔

کونسا نیک کام — مجھے خاموشی توڑنی پڑی۔

یہی — اپنے احباب صد احترام کی مقدس تمناؤں کی تکمیل — اپنی قابل قدر زوجہ کے چہرۂ پُر نور سے نقاب کشائی کی رسم بسم اللہ......

بات یہ ہے" میں منشی مروارید کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔ میں تو خود اسی آرزو میں اپنی صحت تباہ کر چکا ہوں کہ کسی طرح اپنی بیگم کو لاکر آپ سب کے روبرو کھڑا کردوں۔ تاکہ آپ خدائی قدرت کے قائل ہو جائیں۔ اور غور و فکر کریں کہ لبنان کا حُسن و جمال ہمارے ہندوستان میں کیسے پیدا ہوا — لیکن کیا کروں وہ تو پکی وہابن ہے — اور اس کے اندر مودودیت کے بھی جراثیم ہیں — وہ شرعی پردے کی قائل ہے۔ کہتی ہے کہ آواز کا بھی پردہ ہے — رشک آتا ہے مجھے ان شریف عورتوں کو دیکھ کر جو دیوبند کے مینا بازار میں اپنے چہرے کا پورا حدود اربعہ سب کے سامنے کر دیتی ہیں — ایک یہ ہماری دقیانوسی بیوی ہے شادی کو ایک مدت

گذر گئی آج تک بعض معاملات میں مجھ سے بھی پردہ رکھتی ہے۔ لعنت ہے ان مودودیوں پر انہوں نے پردہ" نامی کتاب چھاپ کر تمناؤں کا قتل عام کر رہا ہے کتنی ہی اسمارٹ قسم کی اچھی خاصی عورتوں یہ زہریلی کتاب پڑھ کر قریبی رشتے داروں سے بھی پردہ کرنے لگی ہیں۔

ٹھیک کہہ رہے ہو" صوفی اذا جار بولے "میرے مرحوم ماموں کے سالے کی سوتیلی خلیا ساس نئے ذہن کی عورت تھی — باغوں میں — بازاروں میں — بہاروں میں تتلی کی طرح اُڑی اُڑی پھرتی تھی — نہ جانے کس کمبخت نے مودودی کی کتاب پردہ اسے پکڑا دی — اس کتاب کو پڑھنے کے بعد وہ ایسی گمراہ ہوئی کہ اللہ کی پناہ — اب حال یہ ہے کہ مجھ ذرا بھی ادھر سے اُدھر نہیں ہوتا — جب دیکھو اُمہات المومنین کا ذکر کرتی رہتی ہے — پہلے ہر وقت نرگس اور مدھو بالا کی باتیں کیا کرتی تھی۔

خیر کچھ بھی سہی" منشی آریار بولے "مُلّا اگر تم چاہو تو کسی بھی بہانے سے کم سے کم ایک بار تو زیارت کرا ہی سکتے ہو — ہم نے تمہاری بیوی کے حُسن کے چرچے سُنے ہیں — کوئی انہیں کوہ قاف کی پری بتاتا ہے۔ کوئی چین کی گڑیا۔ کوئی مصر کی دوشیزہ — ایسی باتیں سُنکر اور بھی دماغ خراب ہوتا ہے — اور یہ گھر تم نے اس طرح کا بنا رکھا ہے کہ کہیں سے جھانک کر کچھ نظر ہی نہیں آتا۔

میں ان سب دوستوں کی حالت پر رحم کھاتے ہوئے بولا۔ بھائیوں میں کوشش کروں گا کہ وہ کسی طرح رام ہو جائے — اور آپ سب کو اپنی جھلک دکھا دے۔ بظاہر مجھے اُمید نہیں ہے کیونکہ وہ پُرانے دور کی چھٹی چھٹائی عورت ہے دینی کتابیں پڑھنے کا اسے ہیضہ ہے۔ ان کتابوں نے اس کے ذہن کو اور زیادہ خراب کر دیا ہے۔ پھر بھی مولا علی کا نام لیکر میں اسے سمجھانے کی کوشش کروں گا......

تنہائی میں ایک بار مجھ سے ملاقات کرا دیجئے۔" قالوبلی کے چھوٹے بھائی صوفی کربلانے فرمایا"

حضور۔ تنہائی کا موقعہ تو وہ مجھے بھی نہیں دیتی۔ بہت ہی محتاط رہتی ہے۔ اور آج کل تو اس پر فکر آخرت سوار ہے۔ ہر وقت تسبیح و مصلی کی باتیں کرتی رہتی ہے۔

آپ انھیں مولانا عامر عثمانی کا یہ شعر سنا دیجئے۔ قالوبلی نے مشورہ دیا۔

آج تسبیح و مصلی سے بھلا کیا ہوگا
کوچۂ یار تو خطرناک رہا ہے یارو

یہ شعر سُننے کے بعد شاید ان کی اصلاح ہو۔

ابی حضرت — میں نے اس کی ذہن سازی کے لئے نہ پوچھئے کیا کیا جتن کئے۔ وہ ناول لاکر دیئے جو ہمارے ملک میں صرف اس لئے بالغوں

کے لئے چھاپے جاتے ہیں تاکہ نابالغ لوگ چھُپ چھُپ کر انہیں خریدیں۔ وہ فلمیں دکھائیں کہ جن کے سین اور سین کو دیکھ کر قبرستان کے مُردے بھی اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور عشق فرمانے کیلئے عورتوں کی قبروں میں چھلانگ لگا دیتے ہیں۔ لیکن ایسے ناول پڑھکر بھی اس کے ذہن کی گرد نہیں جھڑ سکی۔ اور خصوصی فلمیں دیکھکر بھی یہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ اور اب تو حال یہ ہے کہ اس نے ناول پڑھنے چھوڑ دیئے فلم نہ دیکھنے کی قسم کھالی۔ کمبخت تاریخی فلمیں تک دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ حالانکہ ان فلموں کو دیکھکر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اور بے اختیار نذر و نیاز کو دل چاہتا ہے۔

تو پھر یہ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے۔ خواجہ قربار نے مُرغ کی ٹانگ پر طبع آزمائی کرتے ہوئے کہا۔ تمہیں ان کی اصلاح کے لئے سیریس ہونا چاہئے۔

پھر قطب الدین نے اپنی رائے پیش کی — سعادت حسن منٹو کے ناول پڑھواؤ اور بھیانک جرائم کے خصوصی مضامین گھول گھول کر پلاؤ نیکی کا بھوت ۱۲ اردن میں اُتر جائے گا — اور پھر آپ کی جلد جبہ کے بغیر تھیلی سے باہر آجائے گی۔

میر صاحب — اس نے مجھے اپنی قسم دیکر ایک دن کہا تھا کہ اگر آئندہ بھیانک جرائم جیسے رسالے گھر میں لائے تو میں اپنے گھر چلی جاؤں گی۔

اگر یہ بات ہے۔ تو پھر تم اپنی بیوی کو پہلی فرصت میں آگرے جاؤ اور اس کے دماغ کو جھٹکے دلواؤ۔ ورنہ حیات زندگی اجیرن بن جائیگی۔ عورتوں پر اگر بھری جوانی میں نیکی کا دورہ پڑ جائے تو پھر اس دنیا میں رہ کیا جائے گا۔ ہم لوگ کہاں جائیں گے اور کہاں اپنا دل بہلائیں گے۔

کتنے اچھے اچھے مشورے موصول ہو رہے تھے — روح کو بڑا سکون مل رہا تھا — اور دل چاہ رہا ہے کہ داڑھی سمیت سب کے بیچ کھڑا ہو کر رقص کروں — میرے تمام دوست کتنے مخلص ہیں۔ کتنی فکر ہے انہیں میری کمبخت بیوی تیس سال کی عمر میں رابعہ بصری بننے کی کوشش کر رہی ہے آج رات کو اس سے نمٹوں گا۔

مُلّا بھائی — ذرا کباب منگائیے — صوفی اذا جار نے نواں کباب اپنے منہ کی طرف لیجاتے ہوئے کہا۔

جی — ابھی لاتا ہوں — اور میں پلیٹ لیکر زنان خانے میں داخل ہوا۔ بیگم — ذرا دس بیس کباب دیجئے — واللہ کیا کھانا پکایا ہے۔ کئی دوستوں نے ایک ساتھ کہا۔

بیگم صاحبہ نے پلیٹ میں آٹھ کباب دیتے ہوئے کہا۔ کل کائنات بس یہی ہے۔ میں نے اپنے اور خالدہ کے لئے بھی کوئی کباب نہیں بچایا ہے۔ کیا بات کم پڑ گئے۔

کم کیا پڑ گئے۔ سرشد کباب تو پہلے ہی بھجوا چکی ہوں۔ تمہارے دوستوں کی تو خوراکیں ہی دنیا سے نرالی ہیں۔

لاؤ لاؤ یہی دو — میں کباب اور گرم گرم بریانی لیکر بیٹھک میں پہونچا۔ صوفی نمکین عمر ستر سال کھانے سے فارغ ہو گئے تھے لیکن گرم بریانی دیکھکر بولے۔ رزق کی کیا ناقدری جب گرم گرم سے آئے تو لاؤ چند لقمے اور لیں۔ یہ کہکر انہوں نے چاولوں کی ڈش اپنے ہاتھوں میں لے لی۔

بعض احباب اب زردے اور فرنی پر ٹُٹے ہوئے تھے۔

میں نے اپنے رب کا شکر ادا کیا۔ کیونکہ کھانے کی تمام ڈشیں — راجستھان کے جنگل کا سا منظر پیش کر رہی تھیں۔ بالکل چٹیل میدان۔ اندیشہ تھا کہ اگر کھانا کم پڑ گیا تو کیا ہوگا — لیکن اس کے بعد جلد ہی لوگ کھانے سے احباب فارغ ہو گئے۔ میں نے برتن اندر پہونچا دیئے۔ اب چائے کی تیاری تھی۔

چائے میں کچھ دیر تھی۔ کیونکہ بیگم اور خالدہ بچوں کے ساتھ کھانا کھا رہی تھیں — میں نے سوچا چلو تھوڑی دیر دوستوں کی گفتگو کے مزے لوٹیں۔ کھانا کھا کر سب بہت خوش تھے۔ صوفی ترنم کی داڑھی کے بال کھلے ہوئے تھے۔ صوفی اذا جار کی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔ قالوبلی کھانا کھاتے ہی سہری پر دراز ہو گئے تھے۔ دوستوں میں سب سے بڑی وہی ہیں۔ اس لئے ہم سب بھی ان کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ ان کی عمر اسی سال کے قریب ہوگی لیکن دل ابھی تک جوان ہے۔ آج بھی حسن و عشق کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور دیکھئے میری بیوی کو دیکھنے کے لئے بے تاب ہیں۔

بات چل رہی تھی۔ رسم نقاب کشائی کی۔ صوفی ہلاکت بولے۔ تو اب کب ارادہ ہے دیدار کرانے کا۔ اپنی زوجہ محترمہ کے۔

انشاء اللہ کوشش کروں گا۔ میں نے جواب دیا۔ دعا کیجئے کہ اللہ اسے شوہر کا حکم ماننے کی توفیق عطا کرے۔ میری بیوی اس معاملے میں بڑی ظالم ہے — میں اس سے اس بارے میں ناخوش ہوں۔ ہزار بار سمجھا چکا ہوں کہ حیا کی ان پردہ تو آنکھ کا ہوتا ہے۔ بڑے بڑے ذمہ دار گھرانوں کی عورتیں دہلی جاتی ہیں تو غازی آباد تک برقعہ اوڑتی ہیں اس کے بعد برقعہ اچانک غائب ہو جاتا ہے — ہر چیز کی ایک حد ہے۔ یہ برقعہ ہی بے حد کیوں ہو؟

لیکن اس کے دماغ میں خرابی تو پہلے ہی سے تھی — پھر قاری طیب صاحب کی تقریروں اور مولانا مودودی کی کتابوں نے اور زیادہ ستم ڈھائے اب تو اس کا حال یہ ہے کہ ذرا سی بھی آنکھ اِدھر اُدھر نہیں کرتی۔ ڈرتا ہوں کہ مجھ سے کسی دن پردہ نہ کرنے لگے بہر حال ہوں تو میں بھی مرد ہی — اور مرد بھی بڑا چاق و چوبند۔

اسی دوران چائے بھی آگئی ۔ اور چائے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے بھی اسی طرح کی باتیں چلتی رہیں ۔ موضوع گفتگو میری بیوی کا ہی بنی رہی ـــ مجھے بھی مزا آرہا تھا ۔ میں خود چاہتا ہوں کہ ہر محفل میں بس میری بیوی ہی کا ۔۔ تذکرہ ہوتا ہے ۔ اللہ نے جب دی ہے تو کیوں نہ اس کی باتیں کریں ۔ وہ اپنی ہے پرائی تھوڑی ہے ـــ چائے سے فراغت کے بعد رفتہ رفتہ محفل پھیکی پڑتی رہی اور احباب کی روانگی رفتہ رفتہ عمل میں آتی رہی ـــ جب سب لوگ چلے گئے تو میں نے بیٹھک کا دروازہ بند کرلیا ۔ اب کمرے میں میں اور میرے لنگوٹیا یار منشی مروارید تھے ۔ منشی مروارید ایک خاندانی حکیم کے صاحبزادے ہیں اور یونانی جڑی بوٹیوں اور قیمتی خمیروں کا لحاظ کرتے ہوئے خاندان کے عقل مندوں نے ان کا نام "مروارید" تجویز کیا ۔ ان کے ایک مدد حیاتی بھی تھے ان کا نام گل قند تھا ۔ وہ بہت میٹھی گفتگو کرتے تھے ۔ وہ جب بھی زبان کھولتے تھے مٹھاس کی وجہ سے مکھیاں بھنکنے لگتی تھیں ۔ وہ اچھے خاصے صحت مند تھے لیکن اچانک ایک دن بغیر کسی پروگرام کے مرگئے ـــ ان کے مرنے پر پورے شہر کو ماتم کرنا پڑا تھا ۔ کیونکہ وہ اپنی حماقتوں کی وجہ سے پورے شہر میں ہر دلعزیز تھے ۔ آج بھی جب کسی مجلس میں ان کا تذکرہ ہوتا ہے بے شمار ارمان دل میں اچھلنے لگتے ہیں ـــــ منشی مروارید ایک عظیم شخصیت ہیں ۔ خاندانی حکیم کے گھران کا جنم ہوا ۔ اور اللہ نے انھیں اپنے خاندان کی مناسبت سے شکل و صورت عام انسانوں سے نرالی عطا کی ہے ۔ وہ دیکھنے میں انسان کم اور خاندانی مطلب مزیادہ دکھائی دیتے ہیں ۔ چھوٹے موٹے نزلے کے مریض تو انہیں دیکھ کر ہی ٹھیک ہوجاتے ہیں ۔ میرے بچپن کے دوستوں میں ہیں ـــ ان ہی سے مجھے تحقیق کرنی تھی اس کالی بلا کی جو دیوبند کی مقدس سرزمین پر مختلف محلوں میں کبھی مردانہ صورت میں اور کبھی زنانہ صورت میں نظر آرہی تھی ـــ مجھے صوفی اذابھا نے بتایا تھا کہ اس کالی بلا پر منشی مروارید نے باقاعدہ ریسرچ کی تھی ۔ اور اسکی گہرائی تک شاید وہ پہونچ گئے تھے ۔

میں نے ان سے عرض کیا ۔ عالی جناب ۔ ہمارے سالے صاحب کو تو آپ جانتے ہی ہیں ۔ ایڈیٹر طلسماتی دنیا کو ان کی اوپر کی منزل بالکل خالی ہے انہیں نہ معلوم کیا سوجھی ہے کہ فرمانے لگے کہ دیوبند کی کالی بلا پر کچھ لکھو ۔

یہ شخص پاگل سا ہوگیا ہے ۔ منشی مروارید بولے ۔

پاگل سا نہیں مکمل اور باضابطہ پاگل ۔ جو انسان تعویذ گنڈوں کا رسالہ نکال کر الو اپنے کے بیٹے دیکھ رہا ہے اس کے پاگل ہونے میں کسی پاگل کو بھی کوئی شبہ نہیں ہوسکتا ـــ لیکن اس نے تو آجکل مجھے پاگل بنا رکھا ہے ۔ اب بتائیے میں اس موضوع پر کیا لکھوں ـــ ؟ وہ لکھتے فرماتے کہ میں عمران خان کی پسلیاں گن کر بتادوں کتنی ہیں تو واللہ مجھے کوئی پریشانی نہ ہوتی آدھے سکینڈ کی چوتھائی میں عمران کی رگیں اور نسیں سب گن کر بتا دیتا ۔ وہ اگر مجھ سے فرماتے کہ میں جیہ پردہ کی ناک میں کتنے بال ہیں ۔ گن کر بتاؤں ۔ تو میں ایک منٹ تامل کئے بغیر اپنا حساب وکتاب پیش کر دیتا وہ اگر فرماتے کہ مولوی گل بنجاولی کی آنتوں پر ریسرچ کر کے بتاؤں کہ کتنی ٹھیک ہیں اور کتنی ٹی بی سے متاثر ہوکر بے دم ہونے کے لئے آخری منصوبے بنا رہی ہیں تو میں ان کے پوچھنے سے پانچ منٹ پہلے ہی انھیں جواب تھما دیتا لیکن وہ تو ایسی بات پوچھ رہے ہیں جس کا جواب دیوبند کے سارے پاگل مل کر بھی نہیں دے سکتے ۔

میں ذرا خاموش ہوا تو منشی مروارید نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا ـــ ڈارلنگ مُلّا ! اندازہ یہ ہوا ہے کہ اس کالی بلا کی کوئی حقیقت ہی نہیں تھی ۔ یہ چند پولیس کے مخبروں کا کارنامہ تھا جو شاید پولیس ہی کا شاخسانہ ہوا ہو ۔ ایک ہوائی سے شروع ہو کر مختلف ہواؤں سے گزرتا ہوا ایک چرتہ بیجا زخم ہو گیا ۔

ہرگز نہیں ۔ دیوبند کی پولیس اتنی چھچھوری حرکت نہیں کرسکتی ۔ دیوبند کی پولیس پر ایک بزرگ کا سایہ ہے اور ان کا مزار تھانے کے بیچ میں بنا ہوا ہے ۔ اس مزار کی برکت سے دیوبند کی پولیس اگر کوئی نازیبا حرکت کرنا بھی چاہے تو نہیں کرسکتی ۔۔۔۔

پولیس دیوبند کی ہو یا شکار پور کی ـــ ان سب کی عادت و اطوار ایک جیسے ہوتے ہیں ۔ کبھی کبھی اہم باتوں سے جنتا کا دھیان ہٹانے کے لئے یہ جنتا ہی کے ساتھ آنکھ مچولی بھی کھیلنے لگتے ہیں ـــ یہ بھی ایک طرح کی آنکھ مچولی تھی ۔ جو دیوبند کے خصوصی حالات میں کھیل گئی ۔

لیکن اس طرح کی سوچ سے تو ہماری فرشتوں جیسا مزاج رکھنے والی پولیس بدنام ہوجائے گی ـــ میرے لب و لہجہ میں اندیشے کروٹ لے رہے تھے ۔

تو پھر یہ مان لیں کہ یہ کارنامہ پولیس کے مخبروں کا تھا ۔ منشی مروارید نے اپنی رائے پیش کی ۔

یہ ماننے میں بھی بھلائی نہیں ہے ـــ یہ فرض کر لینے سے شریفوں کی وہ جماعت بدنام ہوتی ہے جن کے ذریعہ پولیس سے کچھ معاملات تو طے کرائے جاتے ہیں ۔ اگر یہ لوگ ناراض ہوگئے تو تھانے میں رہنے والی مخلوق کا الو کس طرح سیدھا ہوگا ـــ اور میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ اگر پولیس کے مخبر نہ رہیں تو چبوتروں کی رونق ختم ہوجائے گی اور مسلمانوں کے پاس اب لے دیکے چبوترے ہی تو رہ گئے ہیں اور کیا اس قوم کے پاس دھرا ہے ؟

ایک صاحبہ تو یہ بھی کہہ رہی تھیں ۔ منشی مروارید نے بتایا ۔ کہ کالی بلا کی آڑ لیکر کسی نے مکان خالی کرالیا ۔ کسی نے اپنی دکان سے قبضہ ہٹوالیا ۔ اور تعویذ گنڈے والوں نے لوگوں کی جیبیں خالی کرالیں ۔

صاحبہ کی بات چھوڑئیے ـــ آپ جانتے ہیں کہ یہ مخلوق بائیں پسلی سے پیدا کی گئی ہے ۔ اس لئے ان کے سوچ کا انداز ہی الٹا ہے ۔

بات یہ ہے کہ جتنے منہ اتنی باتیں ـــ میں نے تو یہ دیکھا ہے کہ جن لوگوں کے پاس ذرا سی بھی عقل نہیں ہے وہ بھی اس بارے میں اپنے فرمودات کا اظہار کر رہے تھے ۔

تو پھر میری ایک رائے ہے ـــ منشی مروارید نے سینہ ٹھوک کر کہا ۔

اظہار کیجئے اپنی رائے کا ۔

پیارے مُلّا ـــ میری رائے یہ ہے کہ اس کالی بلا کی حقیقت جو بیان ہو لیکن پولیس والوں کی آبرو اور مخبروں کی عزت بچانے کے لئے ہم اپنا فرض کئے لیتے ہیں ۔ کہ وہ کوئی دیوی تھی ۔ جو لوگوں کے جرائم کا حساب و کتاب کرنے کے لئے کوہ قراقرم سے براہ راست آئی تھی اور پھر کسی عامل کا روحانی گھونسا کھا کر دفع ہو گئی ۔ وہ اور اب طور سینا پر اپنی گھونسے میں مصروف ہے ۔

ہاں مروارید صاحب ! میں اس سے ملتی جلتی رائے رکھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ اس ناگہانی بلا کو بالکل حقیقت سمجھا جائے ۔ ایسا سمجھ لینے سے پولیس کے چاند ستارے بھی بدنامی سے بچ جائیں گے اور مخبروں کی پُراسرار شخصیتیں بھی طعنہ کشی سے محفوظ رہیں گی ۔ ورنہ عوام کا کیا بھروسہ اگر ان کمبختوں کو حقیقت کا سراغ مل گیا تو بجلی کے کھمبے اکھاڑ کر چڑھ بیٹھیں گے شریفوں کے چبوتروں پر ـــ اور بے تحاشہ الزام تراشی کریں گے ان انسانوں پر جن کی سات پشتوں نے بھی کبھی گناہ کا ارادہ تک نہیں کیا

چلو مسئلے کا حل ہوا ـــ سمجھا دینا اپنے اس سالے کو جس کے دماغ کیا آتے ہیں نت نئے فتور ۔ اور پڑا ہوا پیچھے شریف لوگوں کے ہاتھ دھو کر اور ڈرتا نہیں خدا سے بالکل بھی ۔ حالانکہ ہے وہ فاضل دیوبند کا اور استاد تو میں سمجھا دوں گا ۔ فی الحال تو آج رات کو میں ان کی ہمشیرہ صاحبہ سے نمٹ لوں ۔ جو ہو گئی بالکل دقیانوس اور کھپتی ہے خود کو عقل کل ۔

اچھا تو میں چلتا ہوں ـــ منشی مروارید نے چلتے چلتے کہا ۔

ان کے جانے کے بعد میں گھر میں آیا تو بیگم صاحبہ پھر گن گنا رہی تھیں ۔ میرے بھیجے میں آگ لگ گئی ۔ پھڑک اٹھا میرا غصہ

میں نے اپنے شوہر ہونے کا حق پوری طرح استعمال کرتے ہوئے انتہائی غصے کی حالت میں کہا ۔ کان کھول کر سن لو بیگم ۔

پھر کیا کہا ـــ ؟

یہ جاننے کے لئے آپ لوگ جنوری کے شمارے کا انتظار کرلیں ـــ اور میں ذرا کھانا کھالوں ورنہ آنتیں شروع ہو جائیں گی میرے ساتھ آپ کو بھی ڈکار دیں ۔

خدا حافظ
آپ کا بھتیجا
ابن مُلّا

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند
BY SALIMSALKHAN

اپیل

حقیقت میں اگر گھر بنانا چاہتے ہو تو مدرسۂ عائشہ صدیقیہ الوطنیہ
علاقہ ... انشاء اللہ مدرسہ اس کی تعمیر کرکے اپنا گھر آخرت
کے لئے دستگیر لو انشاء اللہ ایک کا دس ... جب جو دین اسلام
کرینگے انشاء اللہ اس کی مدد کیجئے جو ہماری راہ میں خرچ کریگا ہم اس
زیادہ دینگے جس طرح کسان کھیت میں دھان ڈالتا ہے تو ایک
ایک چاول کا پودا اگتا ہے اور ایک پودے میں ۱۰ بالیں ہو
بال میں سو دانے ہوتے ہیں یہ مثال ہے سمجھانے کے لئے او
وعدہ کے خلاف نہیں کرتے اس مدرسہ عائشہ صدیقیہ کی زمی
جو کہ ہائیڈ ہاؤس ... بائی وے نمبر ... آگرہ روڈ پر ...
کاروں میں مسافروں کو سوار کرانے اور ان سے معاوضہ
زمین خرید کر مدرسۂ عائشہ صدیقیہ کے لئے وقف کی ہے اور ا
۴۰ بچے قرآنی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور مدرسہ بالکل کچی
انہوں نے پانی اور بجلی کا بھی انتظام کر دیا ہے لیکن وہ اس
بنانے کے لئے اب روپیوں سے زیادہ دل بھی نہیں سکتے
بھی ڈرائیور ہوں اپنی گاڑی میں مسافروں کو مائیگاؤں چھو
محمد گلاب بھائی سے ملاقات ہوئی انہوں نے اس مدرسہ کے
بتلایا اور مدرسہ کی تصویریں اور مدرسۂ عائشہ صدیقیہ کے
کے زیروکس دیئے ہیں جو صاحب اگر دیکھنا چاہتے ہوں وہ
پتہ پر آکر دیکھ سکتے ہیں یا اگر وہ خط کے ذریعے معلومات
مدرسہ اور رجسٹریشن کاغذات کے زیروکس بھی دے سکتے
مدرسہ کی تعمیر کرانا چاہتے ہوں وہ جاکر خود دیکھ کر تعمیر کرتے
مدرسہ کی تعمیر ہوجائے جس کا تخمینہ ساٹھ ہزار روپے ہیں ۔

فقط
شیخ عبدالرحمن ...
... گراؤنڈ فلور
... بھوپالی ...
...
بمبئی ۱۰--۳